

# سہ ماہی جماعت طب

جولائی ۲۰۱۵ء- دسمبر ۲۰۱۶ء

جلد: ۲۱-۱۷



سنٹرل کوسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسین

سہ ماہی

# جہاں طب

جولائی ۲۰۱۵ء - دسمبر ۲۰۱۹ء

جلد: ۲۱-۱۷

## مدیر اعلیٰ

پروفیسر عاصم علی خان

ڈائرکٹر جزل، سنٹرل کوسل فارریسرچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی

## مجلس مشاورت

حکیم سید خلیفۃ اللہ

پروفیسر حکیم سید ظل الرحمن

پروفیسر رئیس الرحمن

پروفیسر اختر الواسع

پروفیسر وی ایچ طالب

حکیم محمد خالد صدیقی

حکیم خورشید احمد شفقت عظی

حکیم منصور احمد صدیقی

حکیم ویم احمد عظمی

## مدیر

امان اللہ

## معاون مدیران

بلال احمد

ناہید پروین

معراج الحق

احمد سعید

محمد نیاز احمد

## ناشر و طابع

اسٹینٹ ڈائریکٹر (ایڈنٹریشن)

سنٹرل کوسل فارریسرچ ان یونانی میڈیسین

۶۱-۶۱، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جنک پوری

نئی دہلی-۱۱۰۰۵۸

۱۱۰۰۵۸-

## طبع

راکمو پر لیس پرائیویٹ لمیڈیڈ

۵۹-۵۹، اوکھا فیر، ائٹسٹریل ایریا، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۰

## خط و کتابت و ترسیل ذر کاپتہ

سنٹرل کوسل فارریسرچ ان یونانی میڈیسین

۶۱-۶۱، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جنک پوری

نئی دہلی-۱۱۰۰۵۸

## صدر دفتر

سنٹرل کوسل فارریسرچ ان یونانی میڈیسین

۶۱-۶۱، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جنک پوری

نئی دہلی-۱۱۰۰۵۸

فون:

+91-11- 28521981

+91-11- 28525982

unanimedicine@gmail.com

<http://ccrum.res.in>

ایمیل:

ویب سائٹ:

قیمت فی شمارہ:

سالانہ زرعاعون:

۵۰ روپے

۳۰۰ روپے



## ترتیب

۵	اداریہ	مدیر اعلیٰ
۷	ہندوستان میں طب یونانی کافروغ (بحوالہ خصوصی عہد سلطنت)	اشهر قدیر
۱۹	نظریہ اخلاط: منافع الاعضائی تو تصحیح	مغیث احمد انصاری، عبدالرؤف
۲۳	رسالہ فی الحکمة المستورہ: علم کیمیاء پر ابن سینا کی ایک اہم تحریر	شیم ارشاد عظیمی
۲۶	اردو شاعری میں نظریہ عناصر کی بحث	محمد ارشد جمال، عبدالقوی، محمد شاکر
۳۷	دستورالپیمانہ: ایک مطالعہ	محمد اختر علی، محمد موسیٰ، غلام الدین صوفی، حامد الدین
۴۱	طب یونانی میں فلسفہ غذا	وسیم احمد، نہال احمد
۴۶	منافع الاغذیہ و دفع مضارہ: غذائی احکامات کی ایک جامع دستاویز	معراج الحق
۵۳	درد اعصاب کی تشخیص میں طبی نظریات کا اطلاق	جمیر اباؤ، مسرور علی قریشی

۵۷	امراضِ اعصاب و مفاصل میں مستعمل ادویہ: ایک مطالعہ	رفعت خانم
۸۳	نو رائیدہ اطفال کی تدایر	عبدالخالق، عبدالرؤف، محمد یوسف صدیقی، محمد وصی اختر
۸۸	عرق النسائیں اطباء کے معمولات	محمد شیراز، اطہر پروین، غفران احمد
۹۲	اشاریہ سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی [جولائی ۲۰۱۰ء—جون ۲۰۱۵ء] — وسم احمد عظیمی	
۱۱۱	تعارف و تبصرہ: محیط عظیم (اردو ترجمہ)، اسنڈرڈ یونانی ٹریمنٹ — امان اللہ گانڈ لائز فارکامن ڈیزیز (انگریزی)	

## اداریہ

طب یونانی اپنی افادیت اور استعمال میں سادگی کی بنا پر عوام و خواص میں ہمیشہ سے مقبول رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہزارہا برس گذرنے کے باوجود یہ نظام طب آج بھی زندہ، تابندہ اور راجح ہے۔ قدرتی ادویہ کی فراوانی، عوامی مقبولیت اور حکومت کی سرپرستی کی بدولت طب یونانی نے ہندوستان میں ترقی کی کئی منزلیں طے کیں۔ ایک طرف جہاں اصحاب علم و فضل نے اس کے علمی سرمایہ میں گراں قدر اضافہ کیا وہیں دوسری جانب اطباء نے اپنی حفاظت سے مسیحائی کی نئی تاریخ رقم کی۔ ہر دور کے مخصوص صحتی مسائل پر اطباء کی گرفت قائم رہی اور چیلنج کی صورت میں سامنے آنے والے نئے نئے امراض کی تدبیر و معالجے پر بھی انہوں نے بھرپور کوششیں صرف کیں۔

گذشتہ عشروں کے دوران ملک میں امراض کی وقوع پذیری کے رجحان میں واضح تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ صنعت کاری کے نتیجے میں طرز زندگی بتدریج بہتر ہوا۔ سخت محنت و مشقت کی جگہ تن آسانی اور سہل پسندی زندگی کا حصہ بنی۔ لغزدیے کا معیار بہتر ہوا۔ شرح خوناگی میں اضافے سے صحت و مرض کے تعلق سے عوام میں بیداری آئی۔ ان تمام عوامل سے طرز زندگی میں ایک واضح تغیر پیدا ہوا۔ ایک طرف جہاں وباوں اور متعدی امراض پر قابو پانے میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی وہیں دوسری جانب ذرائع مختلف قسم کے امراض کا ظہور ہوا جو انسان کے تغیر پذیر ماحدوں اور طرز زندگی کا لازمہ ثابت ہوئے۔ ان امراض کو ”امراض طرز زندگی“ کی اصطلاح سے موسوم کیا گیا۔

صحت کے عالمی منظر نامے پر نگاہ ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ فی زمانہ اموات کا ایک بڑا سبب غیر متعدی امراض ہیں جو طرز زندگی میں بے اعتدالی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ان امراض میں عروقی قلبی امراض (ضغط الدم توی، اکلیلی امراض قلب، سکتہ دماغ)، ذیابیطس، مزمن تفیسی امراض اور کینسر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ یہہ امراض ہیں جن سے نہ صرف تحفظ بلکہ ان کے مؤثر علاج میں بھی طرز زندگی کا اہم کردار ہے۔ صحت مند طرز زندگی کو اختیار کیے بغیر نہ توان سے محفوظ رہا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کے عوارض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ حکومت ہند کی وزارت صحت و خاندانی بہبود اس سمت میں نیشنل پر ڈرام فار پر یونیشن اینڈ کنٹرول آف کینسر، ڈائپیٹر، کارڈیو اسکولر ڈیزیز اینڈ اسٹر وک (NPCDCS) کے ذریعہ سرگرم عمل ہے۔ 2016-2017 میں توسعہ کے بعد یہ پر ڈرام ملک کے اکیس صوبوں کے 616 اضلاع میں زیر تفہید ہے۔

امراض طرز زندگی میں آیوش نظام ہائے طب کی افادیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس اہم صحتی منصوبے میں ان طریقہاً علاج کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ مقصد واضح ہے۔ کسی بھی صورت ان امراض کی ہلاکت خیزی کو کم کیا جائے۔ اس کے لیے بیداری مہم، اسکریننگ، امراض کی جلد تشخیص نیز متبادل اور سنتے

علاج کی فرائی کی راہ اپنائی گئی ہے۔ اتر پردیش کا ضلع لکھنؤ پور کھیری سنشل کو نسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسین کے حصے میں آیا۔ کو نسل نے اپنے ادارے سنشل ریسرچ نسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، لکھنؤ کے ذریعہ ضلع لکھنؤ پور کھیری کے 17 کمیونٹی ہیلتھ سنشرز، 54 پارکرمی ہیلتھ سنشرز اور ضلع اسپتال کے NPCDCS Cell میں پروگرام کی تفہیزی کی۔ پورے ضلع میں کل 18 لاٹ اسٹائل کلینک (کمیونٹی ہیلتھ سنشرز میں 17 اور ضلع اسپتال میں ایک) قائم کیے گئے جن میں غیر متعدد امراض کی اسکریننگ کے ساتھ تشخیص شدہ مریضوں کا مختلف زمروں میں اندراج کیا گیا۔ علاج بالتدبیر اور یوگ کی سہولیات کے علاوہ یونانی علاج بھی فراہم کیا گیا۔ اس پروگرام کے تحت اسکریننگ اور بیداری مہم کی غرض سے دو ہزار سے زائد کمپ منعقد کیے گے۔ تقریباً اتنے ہی صحی پیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ اسکریننگ کے بعد پروگرام میں شامل مختلف امراض کے ضمن میں پانچ لاکھ سے زائد مریضوں کا اندراج ہوا جنہیں یونانی علاج کی سہولیات مہیا کی گئیں۔

صحت عامہ کے حوالے سے ماضی قریب میں سواستھ رکشن پروگرام کے نام سے ایک اور اہم ملک گیر پیانا نے پر شروع کی گئی۔ صحت کا تصور صفائی کے بغیر ممکن نہیں۔ پاکیزہ ہوا، سہرا ماحول، غیر آسودہ پانی اور غذا صحت کی صفائی ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس آسودگی نہ صرف امراض کا پیش خیمه بلکہ ترقی کے لیے ایک بڑا چینچ بھی ثابت ہوتی ہے۔ ایک صحت مندا اور خوش حال قوم کی تغیر کا تصور بھی پاکیزگی اور صفائی کے بغیر محال ہے۔ پھر یہ پاکیزگی ذہنوں کی ہو، جسموں کی ہو یا گرد و پیش کی۔ پاکیزگی اور صفائی کی اسی اہمیت کی وجہ سے وزارت آیوشا، حکومت ہند نے سواستھ رکشن پروگرام شروع کیا جس کا بنیادی مقصد صفائی سترائی کی کمی سے پیدا ہونے والے امراض پر توجہ مبذول کرنا تھا۔ طریقہ کار کے طور پر دیہاتوں اور شہروں کے ان علاقوں کو منتخب کیا گیا جہاں اس کی زیادہ ضرورت تھی۔ کو نسل نے ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے اپنے 12 علاقائی مرکز میں یہ پروگرام شروع کیا۔ ہر مرکز نے اپنی سرگرمی کے لیے ہر سال پانچ دیہاتوں کا انتخاب کیا۔ تین سالوں میں 180 دیہاتوں سے تعلق رکھنے والے دولاکھ سے زائد مریضوں کا اندراج کیا گیا۔ ان مریضوں کو ہیلتھ کمپ کے ذریعہ تشخیص، تقویتیں اور علاج کی سہولیات مہیا کی گئیں۔ مشتبہ مریضوں کی اسکریننگ بھی کی گئی۔ صحت و مرض کے حوالے سے بیداری کے لیے عوامی پیکچر منعقد کیے گئے نیز مقامی زبانوں میں تشویہی لٹریچر کی تقسیم بھی عمل میں آئی۔

مذکورہ دونوں پروگراموں کا حصہ بننے والے افراد اور مریضوں کے اعداد و شمار سائنسی خطوط پر جمع کئے جا رہے ہیں۔ یہ اعداد و شمار صحت و مرض کے حوالے سے متعدد اہم امور کی نشان دہی کریں گے جن کی مدد سے نہ صرف صحی منصوبہ بندی میں مدد ملے گی بلکہ طبی تحقیق کے لئے نئی راہیں بھی متعین ہوں گی۔

مہمنہ  
(پروفیسر عاصم علی خان)  
مدیر عالی

# ہندوستان میں طب یونانی کا فروغ

(بحوالہ خصوصی عہد سلطنت)

☆ اشہر قدیر

جوئی کی۔ ظاہر ہے ان بادشاہوں کے لشکروں میں جنگ جو افراد کے علاوہ علماء، فضلا، حکماء اور اطباء بھی رہے، لیکن ان شخصیات اور ان کی علمی اور فنی خدمات کے تعلق سے تاریخ خاموش ہے۔ البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ذریعہ طب یونانی کی ابتداء ہندوستان میں ہو چکی تھی، جیسا کہ سلطان خسرو ملک کے درباری طبیب ضیاء الدین عبدالرافع ہروی کا ذکر تاریخ میں محفوظ ہے۔

سلطان محمد غوری نے ہندوستان میں مستقل اپنا پایہ تخت نہیں رکھا، بلکہ وہ غزنی سے ہندوستان آتا جاتا رہا۔ محمد غوری نے لاہور کو مرکز بنانے کا مفتوح علاقوں کی نظامت کی۔ اپنے نائب کے طور پر اپنے ایک غلام قطب الدین ایک کو لاہور کی تخت نشینی سونپ دی۔ ۱۲۰۶ء میں محمد غوری جب غزنی کے لیے واپس ہوا تو یہ اس کا آخری سفر تھا۔ وہ راستے میں دشمنوں کے ذریعے ہلاک ہوا۔ اس کے انتقال کے بعد قطب الدین ایک بہ حیثیت بادشاہ تخت نشین ہوا۔

قطب الدین ایک کے آغاز بادشاہت (۱۲۰۶ء) سے ہی عہد سلطنت شروع ہوتا ہے۔ عہد سلطنت کا زمانہ کیا ہے؟ اور اس میں طب یونانی نے کیا فروغ پایا؟ یہی مقالہ ہذا کے مباحثت ہیں۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی تاریخ کی ورق گردانی سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی سے مشرق وسطیٰ کی جانب سے ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ سلسلہ کافی حد تک تجارتی امور پر مبنی تھا۔ تاریخ عوامی امور پر قدرے کم اور حکومتوں کے عروج وزوال پر زیادہ روشنی ڈالتی ہے۔ اس لیے جب مسلمانوں کی آمد سے ہندوستان کی حکومتیں متاثر ہوئے لگیں تب سے یہ تاریخ سنجیدگی اختیار کرتی نظر آتی ہے اور یہ باور کروا یا جاتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد غیر ملکی مسلم حکمرانوں کی آمد سے مربوط ہے جو آٹھویں صدی عیسوی میں محمد بن قاسم کے ہندوستان میں داخلہ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد سویں صدی عیسوی کے آخر (۹۹۸ء) میں محمود غزنوی ہندوستان میں داخل ہوا اور ۱۰۳۰ء تک شمالی و مغربی ہند پر حکومت کی۔ بارہویں صدی عیسوی کی نویں دہائی تک غزنوی سلاطین کی حکومت قائم رہی۔ اس سلسلہ کا آخری تاجدار خسرو ملک تھا جس کا دارالسلطنت لاہور تھا۔ خسرو ملک کا خاتمه ۱۱۸۶ء میں ایک اور مسلم حکمران محمد غوری کے ہاتھوں ہوا۔ غرض کہ محمد بن قاسم، محمود غزنوی اور محمد غوری نے سندھ اور پنجاب کے علاقوں پر حکومت سازی کے لیے جنگ

☆ پروفیسر، شعبہ کیاتیات، اجمیل خان طبیب کالج، علی گڑھ مسلم پور نورشی، علی گڑھ، اتر پردیش

## عہد سلطنت کا زمانہ

بے اعتبار زمانہ بعض مورخین نے عہد سلطنت کو تین اور بعض نے چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے دور کو جدید مصنفوں پڑھان، غلام بادشاہ، ابتدائی ترک سلاطین، ترک مملوک اور البری جیسے اسماء سے موسوم کرتے ہیں۔ [۱] اس دور کی ابتداء ۱۲۰۶ء اور انتہا ۱۲۹۰ء میں ہوتی ہے۔ دوسرا دور سلطنت عہد خلجی کہلاتا ہے۔ یہ ۱۲۹۰ء سے شروع ہو کر ۱۳۴۰ء میں ختم ہوتا ہے، جب کہ تیسرا دور تعلق خاندان کا ہے، جس کا زمانہ ۱۳۲۰ء سے ۱۳۱۳ء تک ہے۔

ذکورہ بالا تین ادوار کے علاوہ جن مورخین نے چوتھے دور کو عہد سلطنت کا حصہ بنایا ہے انہوں نے سید خاندان (۱۳۱۳ء تا ۱۳۵۱ء) اور لوہی خاندان (۱۳۵۱ء تا ۱۵۲۶ء) کو بھی عہد سلطنت میں شامل کیا ہے۔ یعنی ۱۲۰۶ء سے مغل دور حکومت کے آغاز (۱۵۲۶ء) تک کا تمام دور عہد سلطنت ہے۔ اس حوالہ سے یہ عبارت پیش نظر ہے، دہلی کی سلطنت جس کی پیدائش ۱۱۹۲ء میں تران کے میدان جگ میں ہوئی تھی اس نے ۱۵۲۶ء میں چند میل دور پانی پت کے میدان میں آخری سانس لی۔ [۲] ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ عہد سلطنت اور لوہی کے درمیان تفریق کی اصل وجہ نہیں ہے۔ عہد سلطنت ترک سلاطین پر مشتمل ہے، جب کہ دیگر پڑھاؤں پر۔

## طب یونانی ابتدائی ترک سلاطین کے عہد میں

ذکور ہے کہ جب ۱۲۰۶ء میں سلطان محمد معز الدین غوری کا وشمنوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا تو اس کا ترک غلام اور نائب قطب الدین ایک لاہور میں اس کے جانشین کی حیثیت سے تخت نشین ہوا۔ اسی کی نسبت سے مورخین نے اس دور کو عہد غلاماں سے معنوں کیا ہے۔ اس دور میں سلطان قطب الدین ایک کے بعد تخت نشین ہونے والے سلاطین کے نام اس طرح ہیں: سلطان شمس الدین اتمش، سلطان شمس الدین کے ورثاء، سلطان ناصر الدین محمود اور سلطان بلبن و یقیاب۔ یہی ابتدائی ترک سلاطین کہلاتے ہیں۔ سلطان قطب الدین ایک محض چار سال (۱۲۰۶ء تا ۱۲۰۷ء) حکومت کر سکتا تھا کہ ایک حادثہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد ارم شاہ نے لاہور کی منڈ سنجھاں میں، لیکن دیگر ترک امراء کی زبردست مخالفت نے اس کے پاؤں نہ جمنے دئے۔ ایسے نامساعد حالات میں سلطان شمس الدین، جو اس وقت بدایوں کا گورنر اور سلطان قطب

الدین ایک کا داماد تھا، حکومت کو استحکام دینے کی غرض سے دہلی پہنچا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ اس نے ۲۵ سال (۱۲۳۶ء تا ۱۲۶۱ء) تک حکومت کی۔ اتمش کے بعد اس سلسلے کے آخری سلطان معز الدین کیقباد کے دور حکومت (۱۲۹۰ء تا ۱۲۸۷ء) تک پھر کسی اور حکمران کو استحکام نصیب نہیں ہوا۔ تخت و تاج کی خود ریز جگلوں نے بے چینی کا ماحول بنائے رکھا جس میں کسی بھی علم و فن کی ترقی ممکن نہ ہوئی۔

دیگر علوم و فنون اور طب کے تعلق سے جو تھوڑا بہت کام ہوا وہ سلطان شمس الدین اتمش ہی کے زمانے میں ہوا۔ طب کے تعلق سے جو اہم کام ہوا وہ البروفی کی مشہور تصنیف کتاب الصیدنہ کا ترجمہ تھا۔ ابو بکر بن علی بن عثمان افسر الکاشانی نے کتاب الصیدنہ کا عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ [۳] اس ترجمہ سے فن دوا سازی میں مدد ملی۔ اس ترجمہ کا مخطوط آج بھی محفوظ ہے۔ [۴] اتمش کے دور میں جن حاذق اطبانے اپنے علم و فن کو فروغ دیاں میں حکیم شمس الدین، حکیم بدر الدین و مشقی، حکیم صدر الدین طبیب اور حکیم علاء الدین کے نام نمایاں ہیں۔ یہ حکما طب کے اچھے معلمین بھی ثابت ہوئے۔ اس وقت ملک اور یہرون ملک سے لوگ طب کی تعلیم کے لئے دہلی کا رخ کرتے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب دہلی طب کا مرکز بن کر ابھرا اور بہیاں سے قابل اطباء پیدا ہوئے۔ [۵] تاریخ میں محفوظ ہے کہ جب دہلی میں مقیم خواجہ قطب الدین بختیار کا کی اپنی زیست کے آخری ایام میں بیمار ہوئے تو حکیم شمس الدین کو آپ کے علاج کے لئے طلب کیا گیا۔ حضرت بختیار کا کی گا وصال ۱۲۳۶ء میں ہوا۔ [۶]

اس دور کے سلطان غیاث الدین بلبن سے منسوب ایک طبی تصنیف غیاث الطب کا حوالہ کتابوں میں درج ہے، جس کا مصنف حکیم نجم الدین محمود بن الیاس شیرازی ہے۔ دیباچہ کے مطابق مصنف نے اس کا نام غیاثی رکھا جو غیاث الدین بلبن کے لیے تصنیف کی گئی۔ یہ کتاب طب محمود کے نام سے بھی معروف ہے۔ بعد کے اطبانے اس کے حوالے دیے ہیں جس سے کتاب کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ کتاب چار مقالات پر مشتمل ہے۔ پہلا مقالہ طب کے بنیادی نظریات، دوسرا معالجات، تیسرا ادویہ مفرده اور چوتھا علم المرکبات سے متعلق ہے۔

اس کتاب کے علاوہ بلبن کے دور میں کسی اور قابل ذکر کام کا حوالہ

پر عبور رکھتا تھا۔ اس بنا پر تشخیص مرض اور نوعیت مرض کے ادراک پر اسے ملکہ تھا۔ وہ محض قارورہ کے عینی مشاہدہ سے جان لیتا تھا کہ وہ کسی انسان کا ہے یا حیوان کا۔<sup>[۱۱]</sup>

مشہور سورخ فرشتہ نے مشقی کا ذکر ”مسیح“ کے لقب سے کیا ہے۔ اور قارورہ کے مشاہدہ پر اس کی غیر معمولی قدرت کا بھی اعتراف کیا ہے۔<sup>[۱۲]</sup> نزہتہ الخواطر کے مصنف نے حکیم صدر الدین بن حسام الدین ماریکلی کا بھی تعارف پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق علاء الدین خلجی کے دور کا یہ طبیب اپنے فن میں غیر معمولی مہارت رکھتا تھا۔ وہ محض مریض کے معاینہ بالنظر سے سبب مرض معلوم کر لیتا تھا اور اس کا علاج شافی ہوتا تھا۔<sup>[۱۳]</sup> امطب کے علاوہ طبی درس و تدریس میں بھی وہ دلچسپی رکھتا تھا۔ اس کے مزاج میں شفقتگی اور ہمدردی تھی۔<sup>[۱۴]</sup> الیروینی نے بھی باپ اور بیٹے دونوں حکما کی طبی لیاقت اور خوش اخلاقی کا ذکر کیا ہے۔ اس نے حکیم مطرز کے بارے میں لکھا ہے:

”حکیم مطرز بھی حکیم وشقی کی طرح بغض شناسی اور قارورہ کے معاینہ میں کامل تھا۔ اس معاملہ میں دہلی کا کوئی اور طبیب اس کے ہم پلہ نہ تھا۔ وہ طب کا بہترین استاد تھا۔ خدا نے اسے زبانی بلاغت اور فصاحت سے نوازا تھا۔ ابن سینا کے القانون اور علامہ پجمین کی کتاب قانون پر کے بیان میں وہ غیر معمولی تھا۔ طبیب اس کے پیچھے سے بہوت ہو جاتے تھے اور اس باق اس کے ذہن نشیں ہو جاتے تھے۔“<sup>[۱۵]</sup>

حکیم یمنی کے بارے میں نزہتہ الخواطر میں درج ہے: ”وہ انتہائی دانشور طبیب تھا جو طبی درس و تدریس اور خدمتِ خلق میں مصروف رہتا تھا۔ اس کا دارالعمل دہلی تھا۔“<sup>[۱۶]</sup> حکیم علیم الدین شیرازی کے بارے میں بھی نزہتہ الخواطر میں درج ہے کہ وہ طبی فلسفہ اور منطق کا بڑا استاد تھا۔ علاء الدین کے دور میں وہ دہلی میں طبی درس و تدریس کے تعلق سے نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔<sup>[۱۷]</sup>

حکیم رشید الدین فضل اللہ جو مغلول حکمراء اباقا کا درباری طبیب تھا اور جب وہ ہندوستان آیا تو سلطان علاء الدین کا بھی قریبی دوست بن گیا اور ہند میں ہی اپنا مطب قائم کیا، وہ اباقا کو ایسی ادویہ اور روغن وغیرہ تختے میں بھیجتا تھا جو صرف ہندوستان میں ہی دستیاب ہوتے۔ ایک ایسے روغن کا بھی ذکر ملتا ہے جو کہ عظم کے علاج میں بے حد مفید تھا۔<sup>[۱۸]</sup>

نہیں ملتا۔ تحریر بھی مصنف کے سلطان کے تین ذاتی عقیدت کی آئینہ دار ہے۔ اس کتاب کے مخطوطے ملک کے کئی کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔<sup>[۱۹]</sup>

## طب یونانی عہد خلجی میں

اس عبد کا آغاز ۱۲۹۰ء سے ہوتا ہے، جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی نے دہلی کا تحنت سن بھلا۔ اس نے ۱۲۹۰ء سے ۱۲۹۶ء تک حکومت کی۔<sup>[۲۰]</sup> حالانکہ یہ عرصہ قدرے مختصر ہے، لیکن پھر بھی اس دور میں علوم و فنون پر وان چڑھتے۔ معروف سیاح ابن بطوطہ، جو کہ اس زمانہ میں دہلی میں تھا، کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ جلال الدین کے زمانے میں دہلی میں بہترین اطباء تھے، جن میں سے ایک طبیب شیخ فقیہ جمال الدین مغربی کے ہمراہ سلطان کا خوبصورت محل دیکھنے گیا تھا، یہیں اس وقت ”شک لال“ کے نام سے موسم اور مشہور تھا۔<sup>[۲۱]</sup>

خلجی سلطنت کے معروف ترین سلطان علاء الدین خلجی کے دور حکومت (۱۳۱۶ء۔ ۱۲۹۶ء) میں طب نے مزید ترقی کی۔ علاء الدین کے عہد میں حکومت کو قدرے استحکام حاصل ہوا تو معیشت میں بھی ثبات آیا، جس کے باعث تشنہ کامان علم و فن اور ماہرین نے دہلی کا رخ کیا۔ اکثریت ایران اور وسط ایشیا سے آئی۔

مشہور سورخ ضیاء الدین برنسی لکھتا ہے: ”اس وقت دہلی میں جس معیار کے لاثانی ادباء اور ذی علم حضرات موجود تھے ویسے سرفقد، بغداد، مصر، خوارزم، دمشق، تبریز، اصفہان، رے، اور دیگر علاقوں میں کہیں نہیں تھے۔“<sup>[۲۲]</sup>

البیرونی نے علاء الدین کے دور میں پائے جانے والے اطباء کا ذکر کیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ علاء الدین کے دور میں پائے جانے والے اطباء اپنے فن میں کامل تھے۔ ان کی حذافت بقراط اور جالینوس کے مساوی تھی۔ ان میں سے چند اطباء کے ہم پلہ نہ پہلے بھی اطباء پیدا ہوئے اور نہ بعد میں کوئی امید ہے۔ جو اطباء قابل ذکر ہیں ان کے اسماء اس طرح ہیں: حکیم بدرا الدین وشقی، حکیم حسام الدین ماریکلی، حکیم مطرز، حکیم صدر الدین ماریکلی، حکیم علیم الدین یمنی طبیب، حکیم عزیز الدین بدایونی، ماہ چندر الطبیب، جاجا الجراح اور علیم الدین کحال۔ ان تمام اطباء میں حکیم بدرا الدین وشقی کا مرتبہ بلند ترین تھا۔ دیگر اطباء اس سے درس لیتے تھے۔ وہ بغض شناسی

محمد بن تغلق کے درباری اطباء میں حکیم خواجہ شمس الدین مستوفی اور حکیم ضیا محمد مسعود رشید زنگی عیسے فاضل اور جلیل القدر اطباء کے نام بھی شامل ہیں جن کی طبی خدمات نے ہندوستان میں طب یونانی کے فروغ کے تعلق سے ایک نیا باب لکھا۔ حکیم خواجہ شمس الدین مستوفی کا کارنامہ یہ تھا کہ اس فاضل طبیب نے آیورویڈ کے بے زبان سنتکرت مآخذ کو پیش نظر کر کر ایک طبی کتاب ”مجموعہ مشی“ کے نام سے لکھی تھی جس کا مقصد اس دور کے اطباء کے سامنے آیورویڈ کی معلومات کو پیش کرنا تھا، تاکہ وہ قدیم ہندوستانی طب سے استفادہ کر کے ہندی آب و ہوا اور یہاں کے باشندگان کے مزاج کے مطابق علاج میں ماہر ہو جائیں۔ یہ طب یونانی اور آیورویڈ کی معلومات کو باہم ملانے کی جانب انتہائی اہم قدم تھا۔ جیسا کہ بالائی سطور میں گزر چکا ہے کہ خلنجی عہد تک اطباء، وسط ایشیاء کے حکماء کے ذریعہ تخلیق کی گئی طبی کتب سے ہی علاج میں مہارت رکھتے تھے جس میں ابن سینا کی کتاب القانون سرفہرست تھی اور اس کتاب کا متن ہی طب یونانی کی کل اساس مانا جاتا تھا۔ لیکن تغلق دور کے اطباء نے ہندی طبی معلومات کو بھی اہمیت دی، جس کے ذریعہ ہندوستان میں پائے جانے والے امراض، یہاں استعمال ہونے والی ادویہ اور دیگر طریقہ علاج کو بھی یونانی اطباء نے سمجھا اور سیکھا، جس کی ابتداء عہد تغلق کے اطباء کی۔ دراصل طب یونانی کی ہندوستان میں آمد کے بعد اس کا حقیقی فروغ عہد تغلق، یعنی چودھویں صدی کے اوائل سے ہوا، جس کے متنہ حوالے اس دور کے اطباء کے ذریعہ تحریر کردہ طبی تصاویف کی شکل میں موجود ہیں اور اسی کو بنیاد بنا کر راقم سطور نے ہندوستان میں طب کے فروغ کو چودھویں صدی سے منسوب کیا ہے۔ بدستی سے مجموعہ مشی کا کوئی نہیں اس وقت کم از کم ہندوستان کی کسی لا بھری میں دستیاب نہیں ہے۔ لیکن یہ شواہد موجود ہیں کہ کسی طب یونانی کے ماہر کے ذریعے آیورویڈ کو سمجھنے اور اس سے استفادہ کی غرض سے ہندوستان میں لکھی جانے والی یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کے وجود کے تعلق سے عہد جہانگیری کے ایک طبیب حکیم امان اللہ خاں (متوفی ۱۶۲۷ء) کے ذریعہ تصنیف کردہ کتاب ”خیج باد آور دس سراغ ملتا ہے۔ اس نے کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ”میں نے اپنی کتاب کے تعلق سے مجموعہ مشی سے بھی بحیثیت ایک مأخذ استفادہ کیا ہے۔“<sup>[۲۳]</sup> معلوم ہوا کہ مجموعہ مشی ستر ہویں

خلنجی دور سے وابستہ درج بالاحوالہ جات آئینہ دار ہیں کہ عہد خلنجی میں دہلی علاج و معالجہ اور طبی درس و تدریس کا بڑا مرکز تھا۔ اس دور کے اطباء شیخ الرئیس ابوعلی بن سینا کے مقلد تھے۔ انہوں نے القانون کی طبی تعلیمات کو علمی اور عملی دونوں اعتبار سے برداشت اور ہندوستان میں طب کا پرچم لہرا دیا۔ علاج معالجہ میں جو مقام ایران اور بغداد کے شفاخانوں کو حاصل تھا وہی دہلی اور دیگر ہندی علاقوں کے شفاخانوں کو حاصل ہو گیا۔

عہد خلنجی کا مستقل سلسلہ ۱۳۲۰ء میں ختم ہو گیا تھا، لیکن خلنجی خاندان کے ایک سلطان محمود شاہ کا ذکر ملتا ہے جو پندرہویں صدی میں برسر اقتدار ہوا۔ اس نے مالوا سے حکومت کی اور اپنے دور کے ممتاز طبیب فضل اللہ مینڈوی کو ۱۳۲۶ء میں مینڈوا کے دارالشفاء کا فسرا اطباء مقرر کیا۔ فضل اللہ کے طبی فضل و کمال کو دیکھتے ہوئے اس نے اسے حکیم الحکماء کے خطاب سے نوازا تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت شفاخانوں کا نظام معیاری تھا اور اطباء کی قدردانی مروج تھی۔<sup>[۱۹]</sup>

### طب یونانی عہد تغلق میں

سلطان غیاث الدین تغلق کے ذریعہ اس عہد کا آغاز ہوتا ہے۔ غیاث الدین کا عہد حکومت ۱۳۲۰ء سے ۱۳۲۵ء تک رہا۔ اس کی سرپرستی میں طب یونانی کو مزید ترقی ہوئی۔ وہ خود بھی اس فن میں قدرت رکھتا تھا۔ حکیم علی احمد نیر علی واسطی اس کے بارے میں لکھتے ہیں: ”جب غیاث الدین کو خسرو خاں پر فتح حاصل ہوئی تو جنگ کے دوران زخمی ہونے والے سپاہیوں کی اس نے خود بھی مرہم پٹی کی۔<sup>[۲۰]</sup>

امیر خسرو نے بھی غیاث الدین کی طب سے واقفیت کے بارے میں لکھا ہے کہ ”وہ جنگ میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کی مرہم پٹی اور دوا داروں میں مدد کرتا تھا۔“<sup>[۲۱]</sup> سلطان غیاث الدین تغلق کے بعد اس کے بڑے بیٹے عادل شاہ معروف بہ محمد بن تغلق نے ۱۳۲۵ء سے ۱۳۵۱ء تک حکومت کی۔ وہ انتہائی ذی علم اور دانشور بادشاہ تھا۔ عصری علوم کی گہری معلومات رکھتا تھا، جس میں علم طب کو فوقيت حاصل تھی۔ وہ مختلف امراض کے تعلق سے دیگر اطباء سے بحث و مباحثہ کرتا تھا اور خلاصہ کے طور پر اپنی رائے بھی پیش کرتا تھا۔ اس نے مریضوں کی بڑی تعداد کا میابی سے علاج کیا۔<sup>[۲۲]</sup>

وہیں یہ کتاب تصنیف کی۔ مجموعہ ضیائی کی تصنیف میں جن کتب معتبرہ سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی فہرست بھی مقدمہ میں منسلک ہے یہ کتاب میں درج ذیل ہیں:

(۱) القانون فی الطب، شیخ علی ابن سینا (۲) مقترون جالینوس (۳) فردوس الحکمة، علی بن رین طبری (۴) کامل الصناعة، علی بن عباس الحجوی (۵) کتاب الصید نہ، الیروینی (۶) ذخیرہ خوارزم شاہی، شیخ اسماعیل جرجانی (۷) مجموع ملکی (۸) شفاء الملوك (۹) مقاصد الابدان (۱۰) بستان العطارین (۱۱) صحت علائی (۱۲) مخزن الشفاء (۱۳) مجموع شمشی (۱۴) طب گیلانی (۱۵) مجموع محمدی، خواجہ تاج الدین (۱۶) سرمنون، خواجہ محمد حرب کان رازی و ہرس عکیم (۱۷) نکتۃ الاصول فی فوائد الخیول (۱۸) کتاب سلطان سنجیر شاہ (۱۹) زہرۃ الظاہر فی معدن الجواہر (۲۰) نزہۃ الغنا / حدیقة الشبان (۲۱) منافع انفاس الانسان

ذکورہ بالا کتب میں زیادہ تر وہ ہیں جو آج تک طب یونانی کے بنیادی آخذ تسلیم کیے جاتے ہیں۔ لیکن دو آخذ کتاب الصید نہ، الیروینی اور مجموع شمشی، حکیم خواجہ شمس الدین مستوفی وہ ہیں جن سے آیوروویدیکی معلومات اخذ کی گئی ہیں، اسی صفت نے اس کتاب کو افضل بنادیا۔ جہاں طب یونانی کی سابقہ معلومات میں ہندی طب کے باب کا اضافہ ہوا۔ حالانکہ علی بن رین طبری کی فردوس الحکمة اور ابوالقاسم زھراوی کی کتاب التصیریف میں بھی آیوروویدیکی معلومات موجود ہیں، لیکن اس کتاب میں وہ معلومات ملتی ہیں جو کہ ہندی طب کے بنیادی اصول و ضوابط کے علاوہ ہندوستانی اطباء کے مشاہدات و تجربات نیز ہندوستان میں پائی جانے والی ادویہ اور متعدد طریقہ ہائے علاج پر مشتمل ہے۔ جہاں بہت سے امراض اور ادویہ کو ہندی ناموں کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی تاریخی حیثیت بھی ہے کہ اس کے ذریعہ طب یونانی اور آیورووید باہم مخلوط ہو گئے اور بحیثیت مجموعی علم طب کا پرچم بلند ہوا، جس کا اصل مقصد عوام الناس کو فیض پہنچانا ہے، علاج کا طریقہ خواہ کچھ بھی ہو۔ یہ کتاب اس بات کی بین دلیل ہے کہ اس دور کے مسلم اطباء نے یونانی طب کو آیورووید کی طب سے اس طرح آمیز کیا کہ طب یونانی یونانی نہ رہی، بلکہ ہندوستان کے تعلق سے دیسی طب ہو گئی۔ اطباء نے مقامی آب و ہوا اور

صدی تک موجود تھی، لیکن اب اس کی موجودگی کے نشانات معدوم ہیں۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ مجموعہ شمشی ہندوستان میں طب یونانی کے سفر کا وہ سنگ میل ہے جہاں سے طب یونانی اور آیوروویدیکی مخلوط معلومات بے زبان فارسی منظر عام پر آنے لگیں اور وسط ایشیا سے ہندوستان میں داخل ہونے والی طب یونانی رفتہ رفتہ ہندوستانی طب میں ڈھلنے لگی، اسی تبدیلی نے آج طب یونانی کو ہندوستانی طریقہ علاج ہونے کی سند بخشی ہے۔

حکیم ضیاء محمد مسعود رشید زنگی معروف بہ مبارکباد نے اپنے پچھا حکیم شمس الدین مستوفی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آیورووید سے استفادہ کا عمل جاری رکھا اور با قاعدہ سنکریت کی تعلیم حاصل کی، تاکہ وہ آیورووید کے آخذ سے براہ راست استفادہ کر سکے۔ [۲۳] حکیم نے ایک طبعی کتاب بہ عنوان ”مجموعہ ضیائی“ بہ مقام تلاٹنگ (دولت آباد) ۱۳۳۶ء میں تصنیف کی۔ جس میں طب یونانی کے ساتھ آیوروویدیکی و افرم معلومات موجود ہے۔

اہل طب کی یہ خوش بختی ہے کہ اس نادر تصنیف کے دونوں آج بھی دستیاب ہیں۔ ایک نسخہ حکیم محمد سعید سینٹرل لاہوری، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی میں ہے اور دوسرا اور بیتل میں کرپس لاہوری (کتب خانہ آصفیہ) حیدر آباد، دکن کی زینت ہے۔ پروفیسر عبدالحی فاروقی نے دونوں نسخوں کو پیش نظر کر کر اور جامعہ ہمدرد کے نسخہ کو بنیاد بنا کر ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے [۲۴]:

مخطوطہ کیتلاغ نمبر ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ء ہے اور سائز ۲۶x۱۶ سینٹی میٹر ہے۔ وہ ڈھائی سو اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ پر ۲۳ سطریں ہیں۔ یہ نسخہ کے صاف اور روشن رسم الخط میں مکتوب ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی اور جلی قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ نسخہ اپنی قدامت کو دیکھتے ہوئے قبل استفادہ ہے۔

مصنف کے حالات زندگی کی تفصیل معلوم نہ ہو سکی۔ حقیقتی کہ تاریخ فیروز شاہی کے مصنف ضیاء الدین برنسی نے بھی اس جلیل القدر طبیب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حکیم کے بارے میں جو کچھ بھی معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کا مأخذ ان کی کتاب مجموعہ ضیائی ہے۔ مقدمہ میں درج ہے کہ سلطان محمد بن تغلق نے اپنے دارالحکومت کو دہلی سے تلاٹنگ (دولت آباد) منتقل کرنے کا حکم دیا، جس کی وجہ سے دہلی کی آبادی کا بڑا حصہ دولت آباد کے لیے ہجرت کر گیا۔ اسی قافلہ کے ہمراہ وہ بھی دہلی سے دولت آباد منتقل ہو گیا اور

و عن طبی کتابوں اور نسخوں میں لکھا جانے لگا، جیسے چتر بیج (یعنی چہار تخم)، چتر جات (یعنی تج، تیزپات، الائچی اور ناگ کسیر)، ترکٹہ (یعنی سونٹھ۔ سیاہ مرچ اور پیپل)، پنچ کھار (یعنی قلیات خمسہ)، پنچ اون (یعنی پانچ نمک)، پنچ مول (یعنی پانچ جڑیں)، دس مول (یعنی دس جڑیں)۔ حتیٰ کہ نباتی ادویہ کے لیے جڑی بولی کی اصطلاح آیوروید سے ہی آئی اور آج بھی آیوروید اور طب یونانی دونوں سے علاج کے لیے جڑی بولی سے علاج کا نظریہ قائم ہے۔

اسی طرح مرکب دواوں کے تعلق سے بھی ویدک قرابادین (مجوزہ نسخوں کی کتاب) سے بھی بہت سی دواں میں لے کر یونانی نسخوں میں استعمال کی گئیں، جیسے مجون سپاری پاک، مجون جوگ راج، بکر دھونج اور چیون پراش وہ مشہور ویدک دواں میں ہیں جو آج بھی یونانی اطباء کے نوک قلم پر رہتی ہیں۔ اور آج علم الادویہ فن دوا سازی اور نسخہ سویسی کی سطح پر یہ امتیاز مشکل ہے کہ کون سی چیز طب یونانی کی دین ہے اور کون سی آیوروید کی۔ اس نئی ہندوستانی طب کا آغاز جس دور سے ہوتا ہے وہ عہد تعلق ہے۔ اور اس طرز کی ابتدائی طبی کتب میں مجموعہ ضیائی غیر معمولی ہے۔ مجموعہ ضیائی میں معاجین کی فصل میں مجون سگندھ راوت، مجون آملہ یعنی چیون پراش اور مجون امرت وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح فن دوا سازی سے متعلق خالص ویدک اصطلاح 'رس' کا بکثرت ذکر ہے، جیسے پر بھاوی رس، انگی کمار رس، بھیروں رس، روگ ناتھ رس وغیرہ۔ حالانکہ مجموعہ ضیائی کے مصنف دین دار معلوم ہوتے ہیں اور جگہ جگہ ان شاء اللہ، بکرم اللہ تعالیٰ جیسے الفاظ نظر آتے ہیں، لیکن شراب کے بارے میں ایک جگہ لکھتے ہیں: "حالاں کہ دین اسلام میں شراب حرام ہے لیکن بطور دوا اس کی منفعت ثابت ہے" (صفحہ مخطوطہ ۱۳۲)۔ یہ نظریہ آیوروید سے ہی ماخوذ ہے۔

کتاب کا ۳۵۰ وال باب، جو کہ مفردا دویہ کی معلومات فراہم کرتا ہے، وہاں ہر دوا کے ساتھ اس کا اصل یونانی نام، پھر مر وجہ ہندی نام یا اس کا مغرب موجود ہے۔ جن دواوں کے ہندی نام دیے گئے ہیں وہ آج بھی طب یونانی میں انہیں ناموں سے معروف ہیں، جیسے ہلیلہ، بلیلہ، پیپل، دار پیپل، اسی، چاکسو، نیل پری، کلوچی، اندر جو، بکان، سناکھا ہولی، گوکھرو، اسگندھ اور سر کہ وغیرہ۔

جنگرانیائی حالات کی روشنی میں یہاں واقع ہونے والے امراض عمل کا مطالعہ کیا اور ان کے تدارک کے لیے ہندوستان میں پائی جانے والی ادویہ کا ہی انتخاب کیا، تاکہ یہ سب چیزیں ہندوستانیوں کے مزاج کے موافق ہو جائیں اور زیادہ سے زیادہ فائدہ دے سکیں۔ اس طرح مقامی لین دین کے نتیجہ میں جو کتاب میں یہاں لکھی گئیں ہیں ان میں طبی نقطہ نظر سے 'مجموعہ ضیائی'، اولین اور اہم کتابوں میں سے ایک ہے۔

'مجموعہ ضیائی' کے آصفیہ والے مخطوطہ کا تعارف کرتے ہوئے حکیم عبدالوہاب ظہوری نے جواہر خیال کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد بن تعلق کے عہد کی طبی سرگرمیوں کا تذکرہ کسی جگہ نہیں ملتا ہے چنانچہ 'مجموعہ ضیائی'، آٹھویں صدی ہجری کے ابتدائی دور کا ایک ایسا طبی مخطوطہ ہے جو ہندوستان کی تاریخ طب میں ایک اہم طبی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے اس کے ذریعے عہد تعلق کی طبی فنی سرگرمیوں پر پہلی بار روشنی پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے 'مجموعہ ضیائی'، عہد تعلق کی غالباً وہ واحد طبی تصنیف معلوم ہوتی ہے جو آج زمانہ کی دست برداشتے پنج کرہم تک پہنچی ہے۔

'مجموعہ ضیائی' سے اس وقت کی طب کے جو حالات معلوم ہوتے ہیں ان میں اہم ترین بات یہ ہے کہ عہد تعلق میں طب یونانی کے ماہرین ہندوستان کی مقامی طب یعنی آیورویدک طریقہ علاج سے کافی واقفیت حاصل کر چکے تھے۔ انہوں نے آیوروید کی تعلیمات ان کے اصل مآخذ سے حاصل کی تھیں اور اس وقت کے مشہور دیوالوں اور جو گیوں سے کسب فیض کیا تھا۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے سنکریت زبان بھی یکجھی تھی۔ لہذا یونانی طب کو ہندوستان کی آب و ہوا اور یہاں کے مقامی ماہول کے مطابق بنانے کے لیے بڑی حد تک تبدیلیاں کی گئیں، مقامی دواوں سے واقفیت حاصل کی گئی اور اس وقت کے ہندوستان میں مرQQ مخصوص طریقہ ہائے علاج اختیار کیے گئے۔ طب یونانی اور طب ہندی کے اس لین دین سے یونانی طب میں بے شمار ادویہ داخل ہوئی شروع ہوئیں جو خالص ہندی تھیں۔ مثلاً طب یونانی کی ایک مشہور دوا ہے اطریفل (جو مغرب ہے ترپھلہ کا) جسے یونانی اطباء نے اپنی دواویں میں شامل کیا اور اس کوئی نئی تراکیب سے استعمال کیا اور فائدہ اٹھایا۔ بعض دیگر طریقوں کو دوا سازی میں استعمال کیا گیا، جیسے کشته سازی کا عمل جسے آیوروید میں مستعمل 'بھسم' کی ترکیب تیاری سے اخذ کیا گیا۔ بعض آیورویدک اصطلاحات کو من

معلوم ہوا کہ عہد تعلق کے سلطان محمد بن تغلق کے دور میں طب یونانی کے علمی سرمایہ میں نئے ابواب جڑے اور ان کی روشنی میں فنی اسالیب بھی فروغ پائے۔ یہی نہیں بلکہ اس دور میں سلطان کی ایماپر<sup>۲۸</sup> شفاخانے تعمیر کیے گئے جہاں سماج کے ہر طبقہ کے مریضوں کا علاج ہوتا تھا۔ [۲۸] یہ شفاخانے یونانی اطباء کے زیرگرانی تعمیر کیے گئے جہاں طب یونانی اور آیورودیکی مخلوط پریکیش رانج ہوئی۔

محمد بن تغلق کے بعد اس کے فرزند فیروز شاہ تغلق نے حکومت سنبھالی (۱۳۵۱ء-۱۳۵۸ء) کوہ بھی ایک ذی علم بادشاہ تھا۔ وہ دینیات، طب اور علم نجوم پر قدرت رکھتا تھا اور ان پر اس نے متعدد کتابیں بھی لکھیں۔ طب کے تعلق سے اس کی تصنیف طب فیروز شاہی اس کی طبی بصیرت کی دلیل ہے۔ [۲۹]

طب فیروز شاہی میں ان امراض کا بھی بیان ہے جو اتنے سینا کی القانون اور اساعیل جرجانی کی ذخیرہ خوارزم شاہی میں نہیں ملتے۔ فیروز شاہ ہڈیوں کے کسر و خلع کو درست کرنے میں بھی ماہر تھا۔ اس نے جنگ میں زخمی سپاہیوں کو لاحق کسر و خلع کو حیرت انگیز طور پر ٹھیک کیا تھا۔ وہ امراض چشم کا بھی اچھا معالج تھا۔ امراض چشم میں مستعمل سرمه فیروز شاہی مشہور ہوا۔ جو امراض چشم میں انتہائی موثر ثابت ہوا۔ طب فیروز شاہی کا مخطوطہ آن نایاب ہے۔ اس کا کچھ حصہ (تقریباً ۳۰۰ صفحات) سیرت فیروز شاہی میں شامل ہے، جس سے اس کتاب سے واقفیت ممکن ہو سکی۔ [۳۰]

سلطان فیروز شاہ کے دور حکومت میں ایک اور اہم طبی کتاب راحت الانسان وجود میں آئی، جو حکیم الیاس بن شہاب کی تصنیف ہے۔ بعض مخطوطات میں حکیم کا نام ضیاء بن شہاب بھی لکھا ہے دراصل الیاس بن شہاب ضیاء کے نام سے بھی معروف تھا۔ تحریر ۱۳۷۷ء کے آس پاس لکھی گئی اور فیروز شاہ کی جانب منسوب کی گئی۔ اس کا ایک مخطوطہ آمدھرا پردیش اور یثقل میں کرپیش لاہوری، حیدر آباد میں موجود ہے جس کا کیٹلاگ نمبر ۹۵۸ اور اراق پرمیط ہے۔ اس سے درج ذیل معلومات حاصل ہوتی ہیں:

یہ کتاب محرم ۷۷ء بھری کو لکھی گئی، جو سلطان وقت فیروز شاہ کو منسوب ہے۔ یہ راحت الانسان کے نام سے موسوم ہے، اس میں ۱۳ ابواب اور ۲۷ حصے ہیں۔ اس کتاب میں بھی اس دور کے حسب روایت آیورودی کی وافر معلومات موجود ہیں اور کئی امراض کے ہندی نام لکھے گئے ہیں،

ایک مستقل باب حیوانات کے خواص سے متعلق ہے، جس میں ہندوستان میں پائے جانے والے حیوانات، پرندے، درندے اور مختلف قسم کے کیڑے مکوڑوں کے خواص گنانے گئے ہیں، جو اس سے پہلے کی کسی طبی کتاب میں کم ہی ملتے۔ اسی طرح ہندوستانی تہذیب کے تحت بحوث پریت کے اثرات سے پیدا ہونے والے عوارض اور ان کے تدریک کے لیے متعدد عزیزیں پیش کی گئی ہیں، جو خالص ہندوندہب کا انعکاس ہے۔

غرض کہ مجموعہ ضیائی اس بات کا ثبوت ہے کہ عہد تعلق کے اطباء نے طب یونانی اور آیورودی کو ملانے کی کوششوں میں کلیدی روپ ادا کیا، جس کی بدولت ایک باہر سے آئی ہوئی طب مکمل طور پر ہندوستانی طب میں ڈھلتی چل گئی اور اس نے آئندہ طب یونانی کو ہندوستان میں پہنچنے اور فروغ پانے کے لیے راہ ہموار کر دی۔

سلطان محمد تغلق کے دور میں ایک اور صوفی صفت طبیب حکیم شیخ ضیاء الدین نخشی کے نام سے پائے جاتے ہیں۔ یہ بغداد کے باشندے تھے اور ۱۲۵۸ء میں بغداد تاراج ہونے کے بعد ہندوستان آئے اور بمقام بدایوں سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۳۵۱ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ [۲۶]

حکیم شیخ ضیاء الدین نخشی سے منسوب متعدد کتابیں ہیں، لیکن طب پر آپ کی کتاب 'الجزیات والکلیات'، اہمیت کی حامل ہے۔ اس کتاب کی تدوین ۱۳۳۰ء میں ہوئی۔ [۲۷] تحریر کا اسلوب صوفیانہ رنگ لیے ہوئے اور عبد و معبد کے تعلق سے عارفانہ ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہندوستان میں لکھی جانے والی ان کتابوں میں سے ہے جن میں طب یونانی کے بنیادی نظریات اور اصول و ضوابط کا اطلاق ہندی امور سخت و مرشد کے ساتھ کیا گیا ہے۔ مثلاً مزاج ادویہ کے تحت طب یونانی سے مزاج ادویہ کے اسلوب اخذ کر کے ہندوستانی جڑی بوٹیوں کی تقسیم اور موقع استعمال تاتے گئے ہیں۔ اس کاوش نے یقیناً طبی دواؤں کے ذخیرہ میں غیر معمولی اضافہ کیا اور متاخرین نے اس روشن کو اپنا کرنے جانے لکھی ادویہ طب یونانی کی فہرست ادویہ میں جوڑ دیں۔ اگر اس کتاب کے زمانہ تصنیف کے ساتھ مجموعہ ضیائی کا زمانہ تصنیف نہ جڑا ہوتا تو یقیناً تحریر عہد تعلق کے تعلق سے اہم ترین طبی کاوش ہوتی۔ اس اہم طبی تصنیف کے مخطوطے مولانا آزاد لاہوری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور یشنا میوزیم، نئی دہلی میں موجود ہیں۔

لوٹتے۔ سلطان نے شفاخانہ کے اخراجات کے لئے کمی گاؤں وقف کر رکھے تھے۔ وہاں سے آنے والی سالانہ آمدنی، جو تقریباً ۳۶,۰۰۰ روپے ہوتی تھی، اس شفاخانہ پر صرف کی جاتی تھی۔<sup>[۳۳]</sup>

سیرت فیروز شاہی کے مصنف نے چوتھے باب میں فیروز شاہ کے ذریعے بنائے گئے خاص شفاخانہ میں موجود رہنے والی مفراد اور مرکب ادویہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے: ”بادشاہ بذات خود شفاخانہ جا کر مریضوں کے لئے نئے تجویز کرتا تھا۔ اس کا حکم تھا کہ دماغی مریض اس کے زیرِ سن رکھے جائیں اور اس کے ذریعے مجوزہ ادویہ سے ان کا علاج کیا جائے۔ چنانچہ بادشاہ کے زیرِ ہدایت ان کی دوا اور غذا کا انتظام ہوتا تھا۔ اس کتاب کا مطالعہ بتاتا ہے کہ وہاں صرف حاذق اطباء مقرر کئے جاتے تھے۔<sup>[۳۴]</sup>

وہی میں سلطان کے ذریعے قائم مدارس میں سے ایک مدرسہ حوض خاص پر بنایا گیا جو مدرسہ فیروز شاہی کے نام سے معروف ہوا۔ اس میں دینی تعلیم کے علاوہ منطق و فلسفہ، ریاضی، علم، نجوم اور طب کی تعلیم کا بھی اہتمام تھا۔<sup>[۳۵]</sup>

طب یونانی میں تدابیر علاج کے تعلق سے حمام کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ شاہی محلوں اور بڑے شفاخانوں میں حمام کا خاص اہتمام ہوتا تھا۔ حمام ایک مخصوص عمارت میں واقع ہوتا تھا، جو اطباء کی زینگرانی تعمیر کی جاتی تھی۔ فیروز شاہ نے بھی حمام تعمیر کروائے تھے جن کے باقیات میں ۱۳۶۰ء میں فیروز شاہ کے ذریعے بنایا ہوا جون پور کا قلعہ اور اس میں واقع حمام کا آج بھی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ رام سطور نے حمام کا از خود مشاہدہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں طب یونانی ہندوستان کے مختلف خطوں میں فروغ پاچھی اور ہر جگہ معیاری شفاخانے موجود تھے۔

فیروز شاہ تغلق کے بعد غیاث الدین تغلق دوم (۱۳۸۹ء-۱۴۰۰ء) اور محمد شاہ ابو بکر (۱۳۹۰ء-۱۴۰۱ء)، نصیر الدین محمد (۱۳۹۰ء-۱۴۰۱ء) اور محمد شاہ (۱۴۰۲ء-۱۴۰۶ء) نے وہی کے تخت پر قبضہ کیا اور محمد شاہ کے بعد تعلق حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ درحقیقت فیروز شاہ کے بعد سیاسی بازی گری نے سلطانیں کو علوم و فنون سے دور کر دیا جس سے طب یونانی بھی متاثر ہوئی اور اس کے معیار میں گراوٹ آئی۔

جیسے تپ سوداوی کہ اس میں تپ ہندی اور سوداوی عربی لفظ ہے کو مکمل ہندی اصطلاح پت جائز سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں دو اؤں کو عربی، فارسی اور ہندی ناموں سے بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً تپ سوداوی کے ازالے کے لئے جونخہ مجوزہ ہے اس میں شامل تمام ادویہ (ستاور، کلوی، بانس) کو ہندی ناموں سے لکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں ہر مرض کا روحرانی علاج یعنی جھاڑ پھونک بھی درج ہے۔ مصنف لکھتا ہے کہ چوں کہ اس کے معاصر اطباء جھاڑ پھونک سے ناواقف تھے اس لئے وہ امراض کے علاج میں ناکام ثابت ہوئے، کیونکہ وہ بہوت پریت کا سد باب کرنا نہیں جانتے تھے۔ لہذا کتاب میں ص ۱۱۲-۱۱۳ پر کچھ منتروں کا بھی ذکر ہے۔ غرض کہ یہ کتاب اس وقت کی انسانی نفیيات کی بھی ترجمان ہے کہ ازالہ مرض کے لئے دوا اور غذا کے علاوہ ٹوکنوں کا بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ ظاہر ہے یہ طب یونانی میں شامل ہونے والی نئی چیز تھی جو ہندو عوام کو خوب راست آئی تھی۔

جیسا کہ سابقہ سطور میں گزر چکا ہے کہ محمد بن تغلق نے تقریباً ۷ شفاخانے تعمیر کروائے ان میں فیروز تغلق کے زمانے میں مزید اضافہ ہوا۔<sup>[۳۶]</sup>

فرشته لکھتا ہے: ”سلطان نے ۵۰ باندھ، ۳۰ مساجد، ۳۰ مدارس، ۲۰ مسافرخانے، ۱۵ محلوں اور بڑے شفاخانوں میں حمام کا خاص اہتمام ہوتا تھا۔ حمام ایک مخصوص عمارت میں واقع ہوتا تھا، جو اطباء کی زینگرانی تعمیر کی جاتی تھی۔ فیروز شاہ نے بھی حمام تعمیر کروائے تھے جن کے باقیات میں ۱۳۶۰ء میں فیروز شاہ کے ذریعے بنایا ہوا جون پور کا قلعہ اور اس میں واقع حمام کا آج بھی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ رام سطور نے حمام کا از خود مشاہدہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں طب یونانی ہندوستان کے مختلف خطوں میں فروغ پاچھی اور ہر جگہ معیاری شفاخانے موجود تھے۔ فیروز شاہ تغلق کے بعد غیاث الدین تغلق دوم (۱۳۸۹ء-۱۴۰۰ء) اور محمد شاہ ابو بکر (۱۳۹۰ء-۱۴۰۱ء)، نصیر الدین محمد (۱۳۹۰ء-۱۴۰۱ء) اور محمد شاہ (۱۴۰۲ء-۱۴۰۶ء) نے وہی کے تخت پر قبضہ کیا اور محمد شاہ کے بعد تعلق حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ درحقیقت فیروز شاہ کے بعد سیاسی بازی گری نے سلطانیں کو علوم و فنون سے دور کر دیا جس سے طب یونانی بھی متاثر ہوئی اور اس کے معیار میں گراوٹ آئی۔

اس شفاخانے کے تعلق سے مصنف نے قدرے زیادہ تفصیل پیش کی ہے وہ لکھتا ہے: ”شفاخانے میں بغیر امتیاز کے ہر مریض کا جلد سے جلد اچھے سے اچھا علاج کیا جاتا تھا۔ ماہر اطباء کے علاوہ وہاں جراح، کمال اور دیگر معاون بھی موجود رہتے تھے۔ مریضوں کے ساتھ ہمدردی اور اچھا برتابہ رکھنا لازمی تھا۔ ادویہ کے علاوہ مریضوں کو کھانا وغیرہ بھی مفت دیا جاتا تھا۔ مریض صحت یاب ہونے کے بعد نماز شکرانہ ادا کرتے تھے اور خدا سے سلطان کی صحت اور لمبی عمر کی دعا کرتے، اس کے بعد خوشی خوشی اپنے گھر

سبھی نے عہدِ تغلق کے بعد عہدِ لودھی پر روشنی ڈالی ہے اور وہ سید خاندان کو خاطر میں نہیں لائے۔

لیکن راقم سطور کا نظریہ یہ ہے کہ یہ دور اگرچہ انہائی مختصرِ مختصر ۲۷ سال کا ہے جو تاریخ سازی پر موڑ نہیں ہوتا، مگر اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ طبی صنعت و حرفت انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اور یہ ممکن نہیں کہ اس دور میں اطباء کوئی خدمتِ انجام نہ دی ہو، یا شفاخانوں میں کوئی کام نہ ہوا ہو۔ اس دور میں مسلسل سیاسی رسکشی کے باعث جھٹپوپ اور جنگوں کا بازار گرم رہا۔ ظاہر ہے فوجیوں کی مرہم پٹ اور دیگر ضروری علاج کے لئے طبیبوں اور جراحوں نے خدماتِ انجام دی ہوں گی لیکن بد قسمتی سے سیاسی یہجان کے نتیجے میں ڈھنی سکون میسر نہ آنے کے باعث کسی طبیب کے لئے یہ ممکن نہ ہوا ہو گا کہ وہ کوئی نئی طبی تصنیف ضبط تحریر میں لائے یا کسی مورخ کو اتنی مہلت نہ ملی ہو گی کہ وہ اطباء کی خدماتِ رقم کر کے متاخرین کے لئے محفوظ کر دے۔

### طب یونانی عہدِ لودھی میں

۱۴۵۱ء میں سید خاندان کے زوال کے بعد مغل عہد کے آغاز ۱۵۲۶ء تک دہلی کے تخت پر لودھی خاندان کی حکومت رہی۔ اس ۵۷ سالہ دور حکومت میں تین سلطانین نے تاج بدلًا۔ لودھی سلطنت کی بنیاد بہلوں لودھی نے رکھی، جس کا زمانہ ۱۴۸۹ء-۱۴۵۱ء تک رہا۔ اس کے بعد سلطان سندر لودھی (۱۴۵۱ء-۱۴۸۹ء) اور سلطان ابراہیم لودھی (۱۵۲۶ء-۱۵۱۷ء) نے حکومت کی۔

اس دور کی تاریخ کافی حد تک محفوظ ہے۔ اس میں طبی سرگرمیوں سے متعلق بھی معلومات موجود ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں دیگر علوم و فنون کے ساتھ طبی صنعت و حرفت نے بھی قابل ذکر ترقی کی جس کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

۱۴۵۱ء میں بہلوں لودھی نے، جو اس وقت لاہور اور سندھ کا گورنر تھا، دہلی کی طرف کوچ کیا اور کمزور سلطان سے حکومت چھین کر لودھی سلطنت کی بنیاد رکھ دی۔ حالانکہ اس نے اپنی حکومت کی سرحدوں کو ملتان سے مشرق میں جون پور تک وسعت دی، پھر بھی وہ دہلی سلطنت کا سابقہ رقبہ حاصل نہ کر سکا۔ البتہ اس نے حکومت کو استحکام دینے میں کامیابی حاصل کر لی۔

محمد شاہ کے دور میں تیمورانگ (متوفی ۱۴۰۵ء) نے جب دہلی پر حملہ کر کے اس کے تخت پر قبضہ کیا تو اس نے بھی یہ احکام جاری کیے کہ اس کی حدودِ سلطنت میں جتنے بھی شہر آتے ہیں ان میں سے ہر ایک میں کم سے کم ایک مسجد، ایک مدرسہ، ایک سرائے اور ایک شفاخانہ ہونا لازمی ہے، میتھا شفاخانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور طب کو فروغ حاصل ہوا۔ [۳۶]

### طب یونانی عہدِ خاندان سید میں

عہدِ سلطنت کے تمام ادوار میں سید خاندان کا زمانہ سب سے مختصر (۱۴۵۱ء-۱۴۳۱ء) تقریباً ۳۷ یا ۳۸ سال کا عرصہ ہے۔ اس دور سے متعلق دستیاب تفصیلات کے مطابق اس دور میں جو سلاطین تخت نشین ہوئے ان میں خضرخاں، خضرخاں کے بیٹے مبارک شاہ اور مبارک شاہ کے جانشینوں میں محمد شاہ اور علاء الدین شاہ کے نام سامنے آتے ہیں۔ [۳۷]

تغلق حکومت کے اختتام کے بعد سید سلاطین نے حکومت کو وسعت اور استحکام دینے کی بہت کوشش کی، حتیٰ کہ مسلم عوام کے دلوں میں جگہ بنا نے کے لئے اپنا شہر نسب آل رسول سے جوڑنے کی کوشش کی، لیکن ان کی یہ کوشش مدل نہ تھی اس وجہ سے غیر موثر ہی، چنانچہ سلاطین کا یہ شتر وقتِ عوام کی حمایت اور اعتماد حاصل کرنے اور حکومت کو اندر وی فیروزی بغاوتوں سے بچانے میں صرف ہوا۔ دریں اشناقستان کی جانب سے آنے والے مسلم جملہ وروں سے بھی سامنا رہا۔ جہاں شیخ علی جیسے حملہ ور کامیاب ہو جاتے وہاں وہ مقامی عوام پر ظلم ڈھاتے اور بے ہوئے شہروں کو اجڑا دیتے۔ ایسی صورت حال میں حکومت کا رقبہ گھٹتا رہا، سرحدیں غیر محفوظ ہوئے لگیں، کوئی بھی سلطان اس پوزیشن میں نہیں رہا کہ تنی سے سرکاری احکام نافذ کر سکتا یا بغیوں کو خست سزا دے سکتا، بلکہ معمولی جرمانہ ادا کر کے با غی گورنرا فراپی گردن پچالیتے۔

ظاہر ہے جب حکومت مضبوط نہ ہو کر خستہ حالی کا شکار ہوا اور معاشری حالت بدتر ہو تو ایسی صورت حال میں علوم و فنون یا تعمیر و ترقی کے کسی بھی شعبہ میں فروغ ممکن نہیں ہوتا بلکہ موجوداً ثابتہ کا تحفظ بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ سید خاندان کی مذکورہ رواداد میں کہیں ایسا تذکرہ نہیں ملتا جس سے اس دور میں علوم و فنون کو مزید فروغ حاصل ہوا ہو۔ طب کے تعلق سے جن مورخین یا اسکالرس نے عہدِ سلطنت کو موضوع بنایا ہے ان میں سے تقریباً

رکھنے والی سابقہ یونانی کتب میں بیشتر معلومات 'چرک سمعہتا' اور سثرت سمعہتا' سے ماخوذ ہیں، لیکن اس کتاب میں مزید آیورویدک مأخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان میں کہیں مصنف اور کہیں تصنیف کے نام سامنے آتے ہیں، جیسے جتو کرنا، بجودا، بجیدا، واگ بجھٹا، رس رتن، سرن گھرا، زگا سینا، چتنا منی، مدھوندا نا، چرک دت، گیادت، وغیرہ۔

معدن الشفاء سکندر شاہی میں ایک مقدمہ اور تین حصص ہیں۔ مقدمہ میں طب کی تعریف، اس کی اہمیت اور آیوروید کے بنیادی اصول و ضوابط بیان کیے گئے ہیں۔ جبکہ باقیہ تین حصص میں طب کے دیگر امور مذکور ہیں۔ ان میں بیشتر معلومات آیوروید سے ماخوذ ہیں۔ ان میں سے اہم اور قابل ذکر نکات درج ذیل ہیں:

حصہ اول میں ۳۲ ابواب ہیں۔ باب اول میں آیوروید کو سمجھنے اور سیکھنے کے قواعد بیان کیے گئے ہیں اور مقتدر اطباء سے آتساب فیض پر زور دیا گیا ہے۔ باقیہ ابواب میں آیوروید کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے متعدد طبی امور سے بحث کی گئی ہے اور فن جراحت پر افراد اس دور کے تعلق سے جدید معلومات پیش کی گئی ہیں۔ کے اویں اور ایں باب میں ہندوستانی اوزان اور ہندوستان میں پائی جانے والی اور مستعمل ادویہ کا بیان ہے۔

حصہ دوم میں بدن انسان کی تشريح اور تخلیق انسان کے تعلق سے معلومات رقم کی گئی ہیں۔ اس کا نواں باب حاملہ کی صفائی سترہائی کے تعلق سے ہے، یہ موضوع اس سے قبل کی تحریروں میں کم ہی نظر آتا ہے۔

حصہ سوم ۷۸ ابواب پر مشتمل ہے اور مختلف امراض کی علامات، تشخیص فارقه اور ان کے علاج سے بحث کرتا ہے۔ غرض کم کو معدن الشفاء سکندر شاہی ہی وہ تصنیف ہے جو سلطان سکندر لوڈھی کوتار خ طب میں جگد دیتی ہے اور اسی کے ذریعے سے اس کے عہد میں طبی معیار اور طب کی ارتقاء کا پتہ چلتا ہے۔

طبی رو سے دو مزید حوالے سکندر لوڈھی سے بالخصوص اور عہد لوڈھی سے بالعلوم منسوب ہیں۔ سکندر لوڈھی کا ایک اور روزیر موسوم امیر میاں ط، جو دینی معلومات میں کیتا ہونے کے ساتھ ساتھ آیوروید کا بھی زبردست عالم تھا اس نے دلی رغبت سے آیوروید کی ۲۴۰۰۰ عبارات سیکھ لی تھیں۔ آیوروید میں اس کی مہارت کا عالم یہ تھا کہ وید صاحبان اس سے درس لیا کرتے تھے۔ [۳۹] اس حوالے سے علم ہوتا ہے کہ لوڈھی عہد تک اطباء نے طب یونانی

بہلوں لوڈھی کے زمانہ حکومت میں طب یونانی نے کیا ترقی کی اس کے شواہد کم ہیں، البتہ اس کے بیٹھے سکندر لوڈھی کے عہد حکومت میں اس صنعت نے واپر ترقی کی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہی کہ سکندر لوڈھی خود بھی ذی علم شخص تھا، فارسی زبان اور علم طب پر دسترس رکھتا تھا اور موسيقی کا دلدادہ تھا۔ کتاب گنجینہ سکندر شاہی سے اس کی ہمہ جہت شخصیت پر روشنی پڑتی ہے۔

طب کے تعلق سے اس کی اہم کاؤنٹ یہ ہے کہ اس نے اپنے وزیر، بہوا بن خواص خان کو ایک ایسی کتاب تصنیف کرنے کا حکم دیا جس میں آیوروید کے تعلق سے اس کے فلسفہ، اصول و ضوابط اور طریقہ علاج کی پرمغز معلومات ہوں۔ اس کے حکم کی تقلیل میں جو کتاب لکھی گئی وہ معدن الشفاء سکندر شاہی سے معنوں ہے یہ کتاب ۱۵۱۲ء میں لکھی گئی۔ [۳۸] اس کی تدوین میں مصنف نے تقریباً ایک درجہ سے زائد آیوروید کے مستند آخذ سے رجوع کیا۔ طب یونانی کی بھرپور معلومات ہوتے ہوئے اس کتاب کی ضرورت کیوں پڑتی، اس کی وجہ یہ ہی کہ چونکہ سکندر لوڈھی بذات خود بھی علم طب اور یونانی طریقہ علاج سے واقف تھا، نیز مصنف بھی طبی علم و فن میں کامل تھا، لیکن دونوں کی ہی یہ سوچ تھی کہ یونان میں جنم لینے والی طب یونانی پوری طرح سے ہندوستانی عوام، آب و ہوا اور یہاں لاحق ہونے والے امراض کے مزاج اور اسباب کا احاطہ نہیں کرتی۔ اس کے علاوہ جو دو ایں طب یونانی کی فہرست ادویہ میں درج ہیں ان میں سے بیشتر ہندوستان میں نہیں پائی جاتیں اور جو ہندوستان میں پائی جاتی ہیں ان کے افعال و خواص سے یونانی اطباء غیر آشنا ہیں۔ یہ کوشش اسی سلسلہ کی کڑی تھی جس کا آغاز عہد تغلق میں مجموعہ سُنسکریتی اور مجموعہ ضیائی جیسی کتب سے ہو چکا تھا۔

معدن الشفاء سکندر شاہی کے تعلق سے بھی اس نظریہ کو تقویت ملی کہ ہندوستان میں طب کے فروع کے لیے ضروری ہے کہ طب یونانی اور آیوروید دونوں کی معلومات پر مشتمل ایک نئی ہندوستانی طب کی تشکیل کی جائے جو وقت کے جملہ تقاضوں کو پورا کر سکے۔

اس کتاب کے مخطوطے ہندوستان کے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں جب کہ اس کی اشاعت ۱۸۷۷ء میں مطبع نول کشور کھنؤ سے ہوئی۔ اس کی زبان فارسی ہے اور متن ۲۹۲ صفحات پر محیط ہے۔ مطبوعہ نسخہ حکیم محمد سعید سیفیل لاہوری، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی میں موجود ہے۔ آیوروید کی معلومات

- 4- Azmi AA, Islamic Medicine in India during The Sultanate Period, New Delhi, 2002, P. 3  
The Cambridge History of Iran, R.N. Frays (ed.), London, 1975, 4/ P408
- 5- مخطوط: مولانا آزاد لاہوری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، کیٹلگ نمبر ۳۲۶۵
- 6- Siddiqui TU, Unani Medicine in India during Sultanate, New Delhi, 1978, P.185
- 7- احمد بیشیر الدین، واقعات دارالحکومت، نئی دہلی، ۱۹۹۰ء، ص: ۲۸۵/۳
- 8- Azmi AA, Islamic Medicine in India during The Sultanate Period, New Delhi, 2002, P. 3
- 9- طب اسلامی بر صغیر میں، مطبوعہ خدا بخش لاہوری، پٹنہ، ۱۹۸۸ء، ص: ۱۸/۱ ندوی محمد رضی الاسلام، کلیات طب کے صادر و مراجع، علی گڑھ، ۱۹۹۵ء، ص: ۱۳۹
- 10- جبیب محمد اور نظامی خلیف احمد، ص: ۲۳۲
- 11- Jaggi OP, History of Science & Technology in India, Lucknow, 1981, VIII/ P. 103
- 12- برنی ضیاء الدین، تاریخ فنی و رشادی، لکھنؤ، ۱۸۲۴ء، ص: ۳۵۲
- 13- برنی ضیاء الدین، ص: ۳۲۲ حسنی سید عبدالجی، نزہۃ الغواص بہی السامع و الناظر، حیدر آباد، ۱۹۰۳ء، ص: ۱۲/۲
- 14- Azmi AA, Islamic Medicine in India during The Sultanate Period, New Delhi, 2002, P. 5
- 15- فرشته، محمد قاسم ہندو شاہ، تاریخ فرشته، لکھنؤ، ۱۹۰۷ء، ص: ۱۲۲/۱
- 16- حسنی سید عبدالجی، ص: ۱/۱۶
- 17- حوالہ سابق، ص: ۱/۲۲
- 18- فرشته محمد قاسم ہندو شاہ، ص: ۱/۱۳۲
- 19- حسنی سید عبدالجی، ص: ۱/۱۷۸
- 20- حوالہ سابق، ص: ۸۵
- 21- Verma RL & Keswani NH, Unani Medicine in Medieval India- Teachers & Texts, New Delhi, 1974, p. 129
- 22- Azmi AA, Islamic Medicine in India during The Sultanate Period, New Delhi, 2002, P. 4
- 23- واطلی، علی احمد نیر، تاریخ روایات پزشکی ایران و پاکستان، راولپنڈی، ۱۹۷۲ء، ص: ۷۱
- 23- دہلوی، امیر خسرو، تذق نامہ، اورنگ آباد، ۱۹۳۳ء، ص: ۱۰۲
- 52- Azmi AA, History of Unani Medicine in India, New Delhi, 2004, p. 8

اور آیورودیونوں پر کیساں عبور حاصل کر لیا تھا، جس نے ہندوستان میں طبی فروع کو سبک رفتاری عطا کی۔

سکندر لودھی سے منسوب ایک اور کتاب آئینہ سکندر شاہی، ہے، جو علم اعین سے متعلق ہے۔ اس تصنیف کا ایک نسخہ کتب خانہ اجمی خال طبیہ کالج، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے۔ کتاب کا تعارف درج ذیل ہے۔ [۳۰] بطور مقدمہ معالجات عین سے قبل آنکھ کی تشريح بیان کی گئی ہے۔ بعد ازاں تمام متن چھ ابواب میں منقسم ہے اور ایے صفحات پر محیط ہے۔ اس میں آنکھ کے تقریباً تمام امراض مع مکانہ علاج کے درج ہیں۔ آخری باب میں آنکھوں کی معروف دوا کھل اور اس کی مشہور اقسام مع طریقہ استعمال کے درج ہے۔ اس تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت حسب سابق بدن کے مخصوص اعضاء سے متعلق مخصوص امراض پر تحقیق و تجدید کا کام جاری تھا، جو طب کے فروع میں کلیدی روں ادا کرتا ہے۔

ایک طبی مخطوطہ بعنوان طب ابراہیم شاہی، کتب خانہ اسلامیہ کالج، لاہور، پاکستان میں موجود ہے۔ یہ بھی لودھی عہد کی تصنیف ہے اور لودھی سلطانین سے منسوب ہے۔ غالب گمان ہے کہ یہ عہد لودھی کے آخری سلطان ابراہیم لودھی کی نذر ہے۔ [۳۱] اس کتاب کا ذکر یہاں اس لیے کیا گیا ہے کہ اس ایک حوالے کے علاوہ دیگر کوئی حوالہ پیش نظر نہیں ہے جس سے ابراہیم لودھی کے دور میں طبی معیار یا اطباء کی خدمات کا علم ہو سکے۔ حتی الامکان کوشش کے بعد بھی اس تحریر کے متن تک رسائی نہ ہو سکی۔

یہاں آکر دہلی سلطنت کا اختتام ہوتا ہے۔ عہد سلطنت میں طبی فروع کا خلاصہ اگر ایک عبارت سے کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ یہ وہ دور تھا جس نے بیرون ہند سے آئی طب یونانی کو ہندوستانی رنگ میں رنگ دیا جو ہندوستان میں طب یونانی کی موجودہ بقا کی بنیاد ثابت ہوا۔

## حوالہ جات

- ۱- جبیب محمد اور نظامی خلیف احمد، جامع تاریخ الہند، نئی دہلی، ۲۰۰۱ء، ص: ۲۷۳
- ۲- جبیب محمد اور نظامی خلیف احمد، ص: ۹۳۷
- 3- Siddiqui TU, Unani Medicine in India During Sultanate, New Delhi, 1978, P.189

- Sultanate Period: p. 9 (with reference Sirat-i Firoz Shahi, Ms: ff 161b-176a)
- ۳۶ - فرشته، محمد قاسم، ہندو شاہ، ص: ۱۵۱
- 37- Siddiqui MZ, Studies in Arabic and Persian Medical Literature, Calcutta, 1959, p. 33
- 38- Azmi AA, Islamic Medicine in India During the Sultanate, p. 11 (with reference Sirat-i Firoz Shahi, Ms: ff 15a-16a)
- ۳۹ - عفیف شمس سراج، تاریخ فیروز شاہی، حیدر آباد، ۱۹۳۸ء، ص: ۲۲۲
- 40- Azmi AA, Islamic Medicine in India During the Sultanate Period, P. 11 (with reference Sirat-i Firoz Shahi, Ms: ff 15a-16a)
- 41- Ibid: p. 11
- 42- Verma RL & Keswani NH, p. 130
- ۴۰ - جبیب محمد اور نظامی خلیق احمد، ص: ۹۲۲-۸۸۷
- ۴۱ - بہوان خواص، معدن الشفاء سکندر شاہی، لکھنؤ، ۱۸۵۰ء، ص: ۲۰۴-۱۸۷
- 45- Siddiqui MZ, P. 97 Verma RL & Keswani NH, p. 131 Azmi AA, History of Unani Medicine in India, pp.16-18
- 46- Siddiqui MZ, P. 39 Azmi AA, History of Unani Medicine in India, p. 18
- ۴۲ - طب اسلامی بر صغیر میں، مطبوع خدا بخش لاہوری، پٹنہ، ۲۰۰۱ء، ص: ۱۸۷-۹
- 48- Azmi AA, History of Unani Medicine in India, p.18

● ● ●

- ۴۳ - برئی، خیاء الدین، ص: ۲۷۳-۲۶۳
- 27- Azmi AA, Islamic Medicine in India during The Sultanate Period, New Delhi, 2002, P.8 Verma RL & Keswani NH, Unani Medicine in Medieval India-Teachers & Texts, New Delhi, 1974, p.129
- ۴۴ - فاروقی، عبدالحی، مجموعہ ضمایر (طب اسلامی بر صغیر میں، مطبوع خدا بخش لاہوری)، پٹنہ، ۱۹۸۸ء، ص: ۷۰-۲۲۵
- ۴۵ - فاروقی، عبدالحی، ص: ۲۷۰-۲۵۲/ندوی، محمد، رضی الاسلام، کلیات طب کے مصادر و مراجع، علی گڑھ، ۱۹۹۵ء، ص: ۵۳-۱۵۲
- 30- Azmi AA, Islamic Medicine in India during The Sultanate Period, New Delhi, 2002, p. 8
- Azmi AA, History of Unani Medicine in India, New Delhi, 2004, p.10
- 31- Azmi AA, Islamic Medicine in India during The Sultanate Period, New Delhi, 2002, p. 8
- Azmi AA, History of Unani Medicine in India, New Delhi, 2004, p.10
- 32- Elliot HM, Elliot & Dowson's History of India, Aligarh, 1952, III/ p. 576, R. L. Verma & N.H. Keswani: p. 129 Siddiqui TU: p188
- ۴۶ - امان اللہ فیروز جنگ، گنج بادآورد، ۱۹۳۸ء (مخطوط، حکیم محمد سعید سینٹرل لاہوری، جامعہ ہمدرد، دہلی، کیٹلائگ نمبر: ۱۸۸۳)، ورق ۳۱ الف تا ورق ۵ ب
- 34- Jaggi OP, Medicine in Medieval India, Lucknow, 1981, VIII/ p.185
- 35- Azmi AA, Islamic Medicine in India During the

# نظريہ اخلاط: منافع الاعضائی توضیح

☆ مغیث احمد انصاری

☆ عبدالرؤف

اطباء قدیم بیشمول بقراط بسا اوقات عام رطوبات بدن کو اخلاط کرنا کرتے تھے کیونکہ بقراط کا ایک جگہ یہ قول ہے کہ ”ان البدن الانسانی حومركب من الاشياء الجامدة والسائله والا رواح“ یعنی بدن انسان تین مادوں جامد، سائل اور ارواح سے مرکب ہے، ان میں اشیاء سائلہ کو وہ رطوبت بدن (اخلاط) سے تعمیر کرتے ہیں۔ نظریہ اخلاط کو بقراط نے اپنی کتاب طبیعت انسان (جو طب کی مبادیات و کلیات کی اہم کتاب ہے) میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ بدن انسان کے اندر چار قسم کی رطوبات (اخلاط) پائی جاتی ہیں جنہیں اس نے دم، بلغم، صفراء و سوداء کا نام دیا ہے۔ اس نظریہ کے اثبات میں وہ دلیل پیش کرتا ہے کہ جو خون بدن انسان سے خارج ہوتا ہے اس میں کئی اجزاء پائے جاتے ہیں ایک حصہ سرخ ہوتا ہے اسے دم کہا جاتا ہے، دوسرا حصہ زرد رغوة (جھاگ) کے مانند ہوتا ہے اسے صفراء کہتے ہیں، تیسرا حصہ سفید رطوبات کی شکل میں ہوتا ہے اسے بلغم سے موسوم کیا جاتا ہے، جبکہ چوتھا حصہ تلچھٹ جیسا ہوتا ہے اسے سوداء کہتے ہیں۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ انہی چاروں رطوبات میں انسانی صحّت و مرض کا راز پوشیدہ ہے، بلحاظ کمیت و کیفیت ان اخلاط اربعہ کا اعتدال حفظ

نظریہ اخلاط طب کے اساسی نظریات میں سے ہے اور اس نظریہ پر طب کا وقیع سرمایہ موجود ہے۔ دیگر نظریات کے مانند نظریہ اخلاط بھی ارتقا کے مراحل سے گذرا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے مفہوم کی تعینی بھی اصحاب فن کے یہاں مختلف رہی ہے۔ ذیل میں اس نظریہ کی منافع الاعضائی توضیح کی کوشش کی گئی ہے۔

اخلاط خلط کی جمع ہے جس کے لغوی معنی آمیزش، مخلوط یا ملاوت کے ہیں مگر طب میں عموماً اخلاق کا اطلاق جملہ رطوبات بدن پر کیا جاتا ہے۔ یہ رطوبات بدن مختلف الانواع ہوتی ہیں اور باہم دیگر مخلوط حالت میں پائی جاتی ہیں، اسی لئے انہیں اخلاط سے موسم کیا جاتا ہے۔

اخلاط کی اصطلاحی تعریف یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ ”اخلاط وہ اجسام رطب سیال ہیں جو ہضم غذا اور استھالات بدنیہ کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں، جس سے اعضاء بدن کا تغذیہ و تنمیہ ہوتا ہے، بدل ماتحتل حاصل ہوتا ہے اور ان سے بدن میں تو انہی پیدا ہوتی ہے، جس کے ذریعہ اعضاء کے افعال مقصودہ انجام پاتے ہیں۔ کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے ان کا صحیح تناسب صحت کا باعث ہوتا ہے جبکہ ان کا غیر صحیح تناسب و توازن موجب مرض ہوتا ہے۔“

☆ استھن پروفیسر، شعبہ تشریح البدن، اجميل خار طبیہ کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، اتر پردیش

☆ المسوی ایٹ پروفیسر، شعبہ علم الادویہ، اجميل خار طبیہ کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، اتر پردیش

ضروری ہے چونکہ یہ ذیلی انواع اخلاط اربعہ کا حصہ ہیں اس لئے ہماری ذمہ داری ہے کہ اخلاط اربعہ کی ان ذیلی انواع و اقسام کے طبی و کیمیاوی و ظاہر و خواص کو پیش نظر کر ان کے امزجہ کی تعین اور ان میں کمی یا کافی تبدلیوں کے مطابق صحیح ادویہ کا اختیار کریں تاکہ طب یونانی کے بنیادی فلسفہ کے پیش نظر صحیح علاج و معالجہ میں کامیابی حاصل کی جاسکے۔

### خلط بمحاذ طب جدید

طب جدید میں بھی خلط کا عنوان ملتا ہے اس کو وہ فلیوڈ یا ہیومر (Fluid/humour) کہتے ہیں، جس طرح طبی کتابوں میں اخلاط یا رطوبت بدن کے بیان کے لئے ایک عنوان ہوا کرتا ہے جس میں ہر مصنف اپنے طرز خاص سے رطوبات بدن کو بیان کرتا ہے، اسی طرح سے طب جدید کی ابتدائی عہد کی بہت سی کتابوں میں رطوبات بدن (Fluids of the body) کے عنوانات ملتے ہیں جس میں انگریزی عہد کے ابتدائی مصنفین نے رطوبات بدن کا تذکرہ کیا ہے مثلاً اکٹر رابرٹ ہوپرنے اپنی کتاب انیس امشر حین (انگریزی کتاب کا عربی ترجمہ) میں رطوبات بدن کا عنوان قائم کر کے اس ضمن میں کیلوس، خون، مائیت (رطوبات لفاؤی)، صفراء، رطوبات بلغمیہ، رطوبت دسمہ (روغنی مادہ) اور رطوبات فضلیہ مثلاً بول، براز، پیسینہ وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔

گریز اناثومی کی ابتدائی طبائعتوں میں فلیوڈ آف دی باؤڈی اور ہیومر آف دی باؤڈی (Fluid of body and humour of the body) کی سرخیاں ملتی ہیں جن میں خون، کیلوس، مائیت خون (رطوبت طلیہ) اور دیگر رطوبات کے حالات درج کئے گئے ہیں۔

بعض جدید مصنفین نے مساکن کے اعتبار سے رطوبات بدن کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱- رطوبت عروق (Vascular fluid)

۲- رطوبت تجویف (Intercellular fluid)

۳- رطوبت خلیات رطوبت اسٹقیہ (Intracellular fluid)

۱- رطوبت عروق (Vascular fluid): شراکین، اور دہ اور عروق شعريہ کے اندر جو سیال پائے جاتے ہیں خواہ وہ سرخ ہوں، سفید ہوں یا زرد وغیرہ یہ ساری قسمیں اخلاط کے زمرہ میں شامل ہیں مثلاً جگر کے اندر متعدد قسم کی شراکین، وریدیں، عروق شعريہ اور مجاري صفراء یہ کے اندر جو

صحت کا باعث ہے اور ان میں بے اعتدالی اور عدم توازن موجب مرض ہے۔ ایک حاذق طبیب پر لازم ہے کہ ازالہ مرض کے لئے ان اخلاط اربعہ میں کمیت و کیفیت کی بے اعتدالی کو درست کر کے عمل و امراض کا علاج کرے۔ بقراط کہتا ہے کہ جسم انسانی سے اخلاط اربعہ کا یہ تعلق ہر وقت اور ہر عمر میں قائم رہتا ہے، جب تک انسان زندہ رہتا ہے کسی بھی وقت اس کا بدن ان اخلاط سے خالی نہیں رہ سکتا ہے گویا اخلاط اربعہ کی متناسب مقدار میں موجودگی بقاء حیات کی علامت ہے۔

ان چاروں انواع کی رطوبات (اخلاط اربعہ) کو بقراط کے بعد ہر عہد کے طبیانے نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اس نظریہ کو انہوں نے طب کی بنیاد اور اساس بنانے کا تشکیل اور علاج و معالجہ کے اصول و ضوابط طے کئے اور تاہنوز عصر حاضر کے اطباء سی اصول پر کاربنڈ ہیں۔ طب کا وہ علمی سرماہی جو موجودہ حاملین طب کے زیر مطالعہ ہے ان میں ابو سہل مسیحی کی "كتاب المائنة"، ابو الحسن علی بن ربن طبری کی "فردوس الحکمت" اور ابن سینا کی "القانون في الطب" وغیرہ میں اخلاط اربعہ کو نہ صرف شرح و بسط سے بیان کیا گیا ہے بلکہ طب کی ان شخصیات نے بقراط کے قول کی تائید میں دلائل اور شواہد بھی پیش کئے ہیں۔ ان اطباء کے پیش کردہ مباحثت کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ تھوڑے بہت اختلافات کے ساتھ پیشتر طبیانے جملہ رطوبات بدن کو اخلاط کی فہرست میں شامل کیا ہے مثلاً رطوبات عروق، رطوبات تجویف، رطوبت اسٹقیہ اور رطوبات علی الاحلیات۔ یہ تمام رطوبات اکنہ نزدیک اخلاط کا حصہ ہیں چنانچہ متعدد اعتبارات سے مثلاً مساکن، الوان، فصلات محمودہ وغیر محمودہ، لاطافت و کثافت اور طبی وغیر طبی وغیرہ کی بنیاد پر انہوں نے جو اخلاط کے اقسام بیان کئے ہیں وہ اسی جانب اشارہ کرتے ہیں کہ یہ اطباء تمام رطوبات بدن کو اخلاط اربعہ میں ہی شامل کرتے ہیں گویا اطباء قریم اخلاط اربعہ کو صرف چار نوع کے اخلاط نہ مان کر انہیں چار اجناس تصور کرتے ہیں اور اکنہ نزدیک جسم انسانی میں پائی جانے والی تمام رطوبات اخلاط اربعہ کی جنسوں میں شامل ہیں اور ان میں ہر ایک خلط کے تحت متعدد انواع اور ذیلی اقسام ہیں جن کا مطالعہ بھی طب کے طالب علم کے لئے از حد ضروری ہے مثلاً عصر حاضر کی دریافت کردہ خامرات، افرازات، ہار موں اور متعدد حیاتی کیمیاوی مادے وغیرہ جو ان رطوبات کے اجزاء ہوتے ہیں انھیں بھی اخلاط کے مطالعہ میں شامل کرنا سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

۲- نمکیات کی چند اقسام مثلاً نمک طعام اور پٹشیم کلورائیند پائی جاتی ہیں۔ درج بالا بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مادہ حیات میں تین چوتحائی یا اس سے زائد پانی ہوا کرتا ہے جو اس امر کو بتاتا ہے کہ مادہ حیات مکمل طور پر جامد مادہ نہیں ہے بلکہ سیال رطوبت ہے اور مادہ حیات جیسی واضح رطوبت کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ذکورہ تفصیلات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ رطوبت عروق، رطوبت تجاویف اور رطوبت اسطقیہ طب جدید میں بھی سیال رطوبت کے زمرے میں شامل ہیں۔ ان تینوں رطوبات کے علاوہ بدن میں کوئی دوسری رطوبت باقی نہیں پھتی۔ ان رطوبات کی مفصل تقسیم حسب ذیل ہے۔

۱- رطوبت اسطقیہ / رطوبت غریزیہ (خلط درون غلیات)

(Intracellular fluid)

۲- رطوبت عروق (Vascular fluid)

• خلطدم (Blood)

• خلط لمفاؤی (Lymph)

• خلط صفراء (Bile)

۳- رطوبت تجاویف (Intercellular/extracellular fluid)

۱- رطوبت خلل اعضاء (Interstitial fluid)

۲- خلط العاب دہن (Saliva)

۳- خلط معدی رطوبت معدیہ (Gastric juice)

(Pancreatic juice)

۴- خلط بانقراس رطوبت بانقراس (Succus entericus)

۵- اخلاق امعاء، رطوبت معویہ (Peritonial fluid)

۶- خلط باریطون رطوبت مصلیہ (Pericardial fluid)

۷- خلط غلاف القلب رطوبت مصلیہ (Pleural fluid)

۸- خلط غشاء الاریہ رطوبت مصلیہ (Cerebrospinal fluid)

۹- خلط مخی نخاعی (Seminal fluid & prostaglandin)

۱۰- خلط منی و منی مردانہ (Ovarian follicular & luminal fluid of female genital tract)

۱۲- خلط اعین رطوبت زجاجیہ و رطوبت بیضیہ (Humours of the eye)

سیال موجود ہوتے ہیں ان سب پر اخلاط کا اطلاق ہوتا ہے۔

۲- رطوبت تجاویف (Intercellular fluid): خون جب گردش کرتا ہوا عروق شعریہ میں پھوپختا ہے تو ان عروق کی نازک اور مسام دار دیواروں سے نفوذ کر کے خون کا ایک لطیف و ریق حصہ اعضاء کے رخنوں، جوف اور خلاوں (Intercellular spaces) میں متریخ ہو جاتا ہے اس لطیف حصہ کو علم الاحلاط کی اصطلاح میں رطوبت طبیہ اور جدید اصطلاح میں (Tissue fluid) کہا جاتا ہے۔

۳- رطوبت اسطقیہ (Intracellular fluid): طب جدید میں نہایت شرح و بسط سے بتایا جاتا ہے کہ خرد بین کی مدد سے اگر اعضاء کی ساخت دیکھی جائے تو ہر عضو کا جو ہر اشکال کے لحاظ سے گول، یعنی، لمبورے باریک باریک خود بینی ذرات، اجسام یا دانوں پر مشتمل ہوا کرتے ہیں جن کو خلیات یا کریات کہا جاتا ہے۔ ہر خلیہ گول ایک نہما سا خول ہوتا ہے جس کے اندر ایک ذی حیات رطوبت کی ذرا سی مقدار بھری رہتی ہے اس رطوبت کو رطوبت درون خلیہ یا مادہ حیات (Intracellular fluid/Protoplasm) کہا جاتا ہے اسی رطوبت سے اس عضو کے افعال وابستہ ہوتے ہیں۔ پھر ہر گول خلیہ ایک ذرہ ہے جو دوسرے خلیات سے مخصوص مادوں کے ذریعہ بندھا ہوا ہوتا ہے، یہ خلیات اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھنے کے لئے خورد بین کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہیلی برٹن اپنی تالیف علم المنافع (فزيولوجي) میں مادہ حیات (Protoplasm) کے بارے میں لکھتا ہے:

”مادہ حیات (Protoplasm) نرم ہلام (پکائے ہوئے سریش)

کے مانند ایک مادہ ہے یعنی لیسید اور رطوبت ہے جس کے اندر باریک

باریک ذرات تیرتے رہتے ہیں جو اپنے قوام میں نسبتاً ٹھوس ہوتے

ہیں گا ہے مادہ حیات کے اندر کچھ خود بینی بلیلے بھی پائے جاتے ہیں

جو پانی جیسی رطوبت پر مشتمل ہوتے ہیں۔“

مادہ حیات کے ترکیبی اجزاء کو بیان کرتے ہوئے ہیلی برٹن کہتا ہے

کہ مادہ حیات (پروٹوپلازم) کے اندر مندرجہ ذیل اشیاء پائی جاتی ہیں:

۱- پانی بلحاظ وزن ۳/۲ تین چوتحائی یا اس سے زائد ہوتا ہے

۲- اجزائے گھمیہ (Protein)

۳- چھیات (Lipids)

یقیناً ایک قابل اعتراض موضوع ہے لیکن اگر ان رطوبات بدن کو اجناس تصور کر لیا جائے اور ان کے ماتحت ذیلی اقسام کو مان لیا جائے اور ان نوعی یا ذیلی اقسام کے جدا گانہ امزجہ اور وظائف کا تعین کر دیا جائے تو پیشتر مسائل حل ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات امراض کے امزجہ کے تعین میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں وہ بھی حل ہو جاتی ہیں مثلاً خلط سوداء یا خلط صفراء کا بحیثیت مجموعی جنس کے یقیناً جدا گانہ مزانج اور خواص مرتب ہوتے ہیں مگر خلط سوداء اور خلط صفراء کے ذیلی اقسام اور انکے نتیجے میں پیدا ہونے والے امراض میں ممکن ہے کہ ان کے امزجہ اور خواص و علامات الگ ہوں نتیجتاً ان کے علاج اور ادویہ کی نسخہ بندی کے وقت ان پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر طے کرنا ہو گا، ظاہر ہے کہ اسی طرح کا التزام تمام اغلاط کے اجناس اور ان کے ذیل میں پائی جانے والی رطوبات کے تعین کرنا ہو گا۔ اگر مندرجہ بالا حقائق کو سامنے کھڑکر اغلاط کا مطالعہ کیا جائے تو طب یونانی اور طب جدید کے مابین پیدا شدہ نظریاتی خلیج کو پانٹے میں کمی ہو گی اور دقیق مسائل کے حل کی راہ بھی آسان ہو گی۔

## حوالہ جات

- 1- کبیرالدین، محمد، کتاب الاخلاط، انتظامی پریس حیدر آباد دکن، ۱۹۳۶ء، ص: ۵۸-۶۱، ۲۲-۳۵
- 2- فلسفی، عبداللطیف، تجدید طب، (ترتیب: ظل الرحمن)، اعلیٰ پریس دہلی، ۱۹۷۲ء، ص: ۱۷۵-۱۷۶
- 3- احمد، اشتیاق سید، کلیات عصری، نبو پیپلک پریس دہلی، ۱۹۸۳ء، ص: ۸۳-۸۵، ۱۵۱-۱۵۲، ۸۹-۹۰
- 4- انصاری، مغیث احمد، خلط سوداء سے پیدا ہونے والے امراض کا کلیاتی جائزہ، (مقالہ برائے ایم ڈی، شعبہ کلیات، فیکٹی آف یونانی میڈیسین)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۱۹۹۲ء
- 5- Guyton AC, Hall JE. Textbook of Medical Physiology, Elsevier, India 2014, 46-48
- 6- Standring S. Gray's Anatomy. 39th ed. Edinburgh: Elsevier Churchill Livingstone; 1999; 69,157,179,287, 1057,1063,1152,1161,1227,1231, 1251

•••

- ۱۳- خلط مفصلی رطوبت زالیہ (Synovial fluid)
- ۱۴- خلط مجرای غذائی (Luminal fluid of gastrointestinal tract)
- ۱۵- خلط مجرای تنفس (Luminal fluid of respiratory tract)
- ۱۶- خلط دماغی (Lacrimal fluid)
- ۱۷- خلط بُن (Milk)
- ۱۸- عرق / پسینہ (Sweat)
- ۱۹- شحم جلدی (Skin fat)
- ۲۰- بول، برازو و خون حیض (خلط غیر محدود / فضلہ) (Urine, stool & menstrual blood)
- ۲۱- اخلاط محکمہ / رسیلات (Hormones)
  - رسیلات غدہ نخاميہ (Pituitary hormones)
  - رسیلات غدہ صنوبریہ (Pineal hormones)
  - رسیلات غدہ درقیہ و مقابل درقیہ (Thyroid and parathyroid hormones)
  - رسیلات تیموسیہ (Thymus hormones)
  - رسیلات کلاؤ کلیہ (Suprarenal hormones)
  - رسیلات خصیہ و ممیض (Testicular and ovarian hormones)
- ۲۲- رسیلات مجرای غذائی (Intestinal hormones)
- ۲۳- رسیلات عصییہ (Pitressin)
- ۲۴- رسیلات مذی (Prostaglandin)

## خلاصہ کلام

اخلاط کے حوالہ سے اطباء قدیم اور جدید کے بیانات کے تقاضی مطالعہ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ دونوں کے نظریات اور بیانات میں مغایرت کے بجائے بہت حد تک یکسا نیت ہے چونکہ اطباء کے عہد میں موجودہ دور جیسی دریافت شدہ جدید نکنا لو جی نہیں تھی اور اس لئے انہوں نے اپنے زمانہ کے لحاظ سے خلطی نظریہ کو واضح انداز میں پیش کرنے کی سعی کی اور یقیناً اگر ان خیالات اور تفصیلات کی توضیح جدید انداز سے پیش کر دی جائے تو پیشتر اشتباہات جو طلبہ کے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں، خود بخود رفع ہو جائیں گے مثلاً ان اخلاط اربعہ کو رنگوں کی بنیاد پر صرف چار خلطوں تک محدود کر دینا سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

# رسالہ فی الحکمة المستورہ: علم کیمیاء پر ابن سینا کی ایک اہم تحریر

☆ شیم ارشاد اعظمی

میں، دو مراد ملے میں، دونوں العثمانیہ میں اور چھ اشتبول یونیورسٹی میں ہیں۔ ابن سینا نے رسالہ الاکسیر نامی ایک کتاب بھی لکھا ہے جو فارسی میں ہے اس کا واحد نسخہ ایوبی صاحب کے بقول اشتبول کے توپ کاپی سرائے میوزیم کی لائبریری میں ذخیرہ احمد ثالث میں محفوظ ہے۔ پروفیسر احمد آتش نے رسالہ الاکسیر کو ترتیب دیا ہے اور اسے اشتبول یونیورسٹی نے 1953 میں رسائل ابن سینا کی پوچھی جلد کے طور پر شائع کیا ہے۔

رضا لاہبریری میں ابن سینا کی عربی اور فارسی زبانوں میں کئی اہم کتابیں مخطوط کی شکل میں موجود ہیں۔ جیسے الارجوزة فی المجربات، الجواہر النفیس، تدارک الخطاط فی التدبیر الطبی، رسالہ ابی الفرج فی مسئلة الطبیب، رسالہ فی تخلیط الاغذیہ، رسالہ فی حفظ الصحة، رسالہ فی شطر الغب، رسالہ فی الفرق بین الحرارة الغریزیة والغریبیة، رسالہ فی الفصد، کتاب القولنج، رسالہ فی ما یدفع ضرر الاغذیة غیر الموافقة، رسالہ فی مسائل المعدوۃ، الفصول الطبیۃ، رسالہ فی الباه، القانون فی الطب، رسالہ فی احکام الادویۃ القلبیۃ، رسالہ فی الہندیا، رسالہ فی السکنجبین، رسالہ فی الصناعة الآلیۃ، رسالہ فی حکمة المستورۃ اور رسالہ فی النبض۔

زیر تبصرہ مخطوطہ رضا لاہبریری کے علاوہ خدا بخش لاہبریری میں بھی

اطباء عرب نے اپنی علمی و فنی کاؤشوں اور تحقیقی و تجدیدی کارناموں کے ذریعہ طب یونانی کے علمی ذخیرہ میں بیش بہا اضافات کئے ہیں، انہی اطباء میں ایک مشہور نام ابن سینا کا ہے۔ ابن سینا نے اپنے علمی ترฟع، عمیق مطالعہ، وسعت فکر، دلکش اسلوب نگارش اور تحقیقی کام کی بنیاد پر مشرق و مغرب پر ہمیشہ علمی بادشاہت کی ہے۔ یہ کہنا بالکل جبا ہو گا کہ مشرق کے جو حکماء و علماء و دانشوار اپنی ہمہ صفت شخصیت اور ہمہ جہت کارناموں کی وجہ سے آفتابی شهرت کے حامل ہوئے ہیں، انہی محدود چند نابغہ روزگار میں ابن سینا بھی ہے۔ یہ بیک وقت طب و حکمت، منطق و فلسفہ، سانیات، شعر و ادب، اسلامیات، طبیعیات، حیوانیات، نباتیات، نفسیات و کیمیاء میں ماہر و مکمل تھا۔ طب میں القانون اس کی مشہور کتاب ہے۔ اس کے علاوہ طب کے موضوع پر تین درجن سے زائد کتابیں اس کے قلم کی یادگار ہیں۔ علم کیمیاء پر ابن سینا کی الاکسیر، الدر المکون و الجوہر المصنون اور الصناعة العالیہ شامل ہیں۔

زکریا ورک نے اپنے ایک مضمون ”ترکی میں محفوظ ابن سینا کی بعض نامعلوم سائنسی تصاویف“ میں ابن سینا سے متعلق کیمیاء کے رسائل کی موجودگی کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”علم کیمیاء پر ابن سینا نے رسالہ کیمیاء لکھا ہے۔ این اکمل ایوبی سابق چیر مین ڈپارٹمنٹ اسلامک اسٹیڈیز نے اشتبول میں تیرہ قلمی نسخوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اس میں تین توپ کاپی سرائے

☆ ریڈر، شعبہ علم الادویہ، اسٹیڈی یونانی میڈیکل کالج، الاراد، اتر پردیش

یہ رسالہ دراصل اس قول کی نفی کرتا ہے کہ کشته سازی خالص ہندوستانی ترکیب ہے اور عرب اطباء کے یہاں کشته سازی کا رواج نہیں تھا۔ اس جواب کی نفی لئے یہ رسالہ ہی کافی ہے جس میں کشته سازی سے متعلق ابن سینا نے بحث کی ہے۔ ابن سینا کے علاوہ دیگر عرب اطباء کی کتابوں میں احراق و تکلیس سے متعلق خاصاً مواد پایا جاتا ہے۔ اطباء قدیم نے کشته کے لئے کہیں ’احراق‘، کہیں ’رماد‘ اور کہیں ’مقتول‘ جیسے الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ ابن جزل نے منہاج البیان میں احراق و تکلیس کے لئے ’رماد‘ کا لفظ استعمال کیا ہے اور رازی کے یہاں ’مقتول‘ کا لفظ مستعمل ہے۔ ابو القاسم زہراوی نے کتاب التصیریف کے اٹھائیں سویں مقالہ میں اصلاح ادویہ سے بحث کی ہے۔ اس میں تین ابواب ہیں۔ باب اول ’نفی ندبی الراحر المعدنية خاصة من غسلها و احراقها‘ سے متعلق ہے۔ اس میں جہاں احراق مردار سنگ، احراق رصاص، احراق انحصار، احراق الاقیمیا، احراق توپیا، احراق مرقشیش اور احراق زنجار جیسے اعمال کا ذکر ہے ویں تکلیس الزرنيخ و احراق، تکلیس الزرین اور تکلیس قشورالبیض جیسے عملیات بھی شامل ہیں۔ اسی طرح حکیم شمس الدین اندری (وفات: 767/1277ء) نے ”مجموعۃ الصنائع“ میں کشته سازی پر، بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ حالانکہ اس طبیب کا ہندستان سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان شوہد کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ کشته کا چلن عربوں میں یہاں رائج تھا۔ مختلف معدنیات کے کشته اور حیوانات کے احراق کے ذریعہ علاج و معالجہ کرتے تھے۔ ابن جزلہ ذہب کے تکلیس کے بارے میں لکھتے ہیں: ومن اراد تکلیسہ فیطلی داخل بوطقه بالاسرب والاسرنج والمرداسنچ فیسبک فیها الذهب فانه یکلسه كالهبان ثم یستعمل فيما شاء۔

جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے کہ یہ رسالہ نو فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں مختلف اقسام کی معدنیات، کیمیائی امور اور مختلف کیمیاوی افعال جیسے عمل تبخر، عمل تذییب، عمل تصبیغ، عمل تکلیس و احراق کو بیان کیا گیا ہے۔

ابن سینا رسالہ کی ابتداء میں لکھتے ہیں:

”رسالة الشیخ ابی علی السینا ویلیه فضل مختصر فی معرفة التركیب الروح والجسد هذه رسالۃ عملها الشیخ الحکیم ابو علی بن عبد اللہ بن سینا رحمة الله لشیخ ابی الحسن ابن محمد السهلی فی الحکمة المستورۃ“

”رسالہ فی الکیمیاء“ کے نام سے موجود ہے۔ خدا مجھش لاہری ری کے کیٹلگ سے حیدر آباد کی آصفیہ لاہری ری اب آندھرا پردیش اسٹیٹ گورنمنٹ اور نیٹل مینوسکر پٹ لاہری ری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، حیدر آباد میں بھی اس رسالہ کی موجودگی کا علم ہوتا ہے۔

اس رسالہ کا تعلق علم کیمیا سے ہے۔ اطباء قدیم بالخصوص عرب اطباء کی طرف جنون کی حد تک بڑھی ہوئی تھی۔ کیمیا کے بہت سارے عملیات عرب اطباء کی مرہون منت ہیں۔ خالد بن زید، ابو عبد اللہ جعفر، جابر حیان، ابو بکر محمد بن زکریا رازی، ابو القاسم مسلمہ اندری اور ابن سینا کی علم کیمیا سے متعلق خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ فی الحکمة المستورۃ بھی اسی سلسلہ زرین کی ایک کڑی ہے۔ یہ رسالہ گیارہ اوراق اور نو فصلوں پر مشتمل ہے۔ ابن سینا نے اس رسالہ کو وزیر کرکانج ابو الحسن اسحلی کے لئے لکھا تھا۔ اس کے علاوہ ابن سینا نے مزید دو تین رسالے و زیر موصوف کے لئے لکھے ہیں۔

یہ رسالہ دیگر رسائل کے ساتھ مجلد ہے۔ اس جلد میں کل 6 رسالے شامل ہیں، تمام رسائل کا تعلق علم کیمیا سے ہے۔ پہلا رسالہ ”آتفاء الحلفاء بطریق الخلفاء“ کے نام سے ہے۔ یہ رسالہ سید سلیم بن علی بن شیخ علوی الحسینی کی تالیف ہے۔ دوسرا ”رسالہ فی الکیمیاء“ ہے، اس کے مصنف تقی الدین ابوالعباس ہیں۔ تیسرا رسالہ ”باب معرفة الآلات“ عز الدین کا لکھا ہوا ہے۔ چوتھا رسالہ ”رسالہ فی الحکمة المستورۃ“ ہے۔ یہ رسالہ شیخ ابو علی ابن سینا کے قلم کا مرہون منت ہے، جوزیر تبرہ ہے۔ پانچواں ”رسالہ فی عمل الشعر“ ہے جو ماہر کیمیا ابو موسیٰ جابر بن حیان کا لکھا ہوا ہے۔ چھٹا اور آخری رسالہ کے مصنف نامعلوم ہیں، اس رسالہ کا نام ”رسالہ فی الکیمیاء“ ہے۔

رسائل کے صفحات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ پہلا رسالہ صفحہ 1 ب سے 5 الف تک، دوسرا رسالہ صفحہ 6 ب سے 17 تک، تیسرا رسالہ، صفحہ 18 ب سے 22 الف تک، چوتھا رسالہ صفحہ 24 ب سے 35 ب تک، پانچواں رسالہ ی 38 ب سے 53 ب تک اور آخری رسالہ صفحہ سے 54 الف 58 تک پھیلا ہوا ہے۔

رسالہ فی الحکمة المستورۃ عربی شیخ میں ہے۔ مخطوطہ کا سائز 24X17 cm ہے۔ سن کتابت تحریر نہیں ہے، ایک اندازہ کے مطابق بارہویں صدی ہجری راٹھارویں عیسوی کا ہو سکتا ہے۔ مخطوطہ نمبر 5212D اور Ac. No. 4158 ہے۔ شروع سے آخر تک یہ رسالہ 19 سطры ہے۔

ساتویں فصل اکسیری ادویہ کے حصول کے بارے میں ہے، جن کا تعلق غیر معدنی ادویہ سے ہے۔ عام طور سے اکسیری ادویہ زیادہ تر معدنیات سے تیار کی جاتی ہیں لیکن اس فصل میں حیوانات کے مختلف اجزاء جیسے بال، بیضہ (انڈا) اور خون وغیرہ سے اکسیر تیار کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ آٹھویں فصل میں زینق، کبریت، رصاص وغیرہ کے مذکور کرنے کا ذکر ہے۔ چونکہ یہ سی ادویہ ہیں اس لئے ان کا استعمال مضرت سے خالی نہیں ہے، چنانچہ ان پر مختلف قسم کی تداہیر عمل میں لائی جاتی ہے جس سے ان کی سمیت کوکم اور ختم کر کے قبل استعمال بنایا جاتا ہے۔

نویں فصل تمہر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں دھن کے بارے میں بتایا گیا ہے وہ لطیف ہوتا ہے اور کلس کلشیف ہوتا ہے۔ اسی طرح ان کی مثال پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صبغ کی مثال عناصر میں نارکی ہے، دھن کی مثال ہوا کی ہے، زینق کی مثال ماء کی اور کلس کی مثال ارض کی ہے۔ ابن سینا لکھتے ہیں: و الفصل التاسع فی تمام العمل ان هذه الاكسير يصبع بصبغة او يغوض و يدهنه و يلبت۔ والدهن هو الجامع من الصبغ اللطيف والكلس الكثيف حدا و ماء الزبيق هو الحامل للصبغ و اذا غاض الدهن المقوم للكلس المصبoug بالصبغ غاصبا و اذا ثبت الكلس شيئا معه لسدہ الامتزاج ومثال الصبغ من العناصر النار، و مثال الدهن الهواء و مثال الزبيق الماء ومثال الكلس الارض والابيض يتم بثلاثة اشياء ما عد النار والاصفر باربعة كلها۔ والله اعلم بالصواب۔

### حوالہ جات

- آئینہ تاریخ طب، سید ظل الرحمن، پبلیکیشن ڈویژن، اے ایم یو، علی گڑھ، ۲۰۰۱ء
- عيون الانباء فی طبقات الاطباء، جلد دوم، ابن ابی اصیبیع، انٹرگرافیکا، نئی دہلی، ۱۹۹۲ء
- منہاج البیان، ابن جزلہ، سفیر اردو حال، ایران، ۲۰۱۲ء
- ترکی میں محفوظ ابن سینا کی بعض نامعلوم سائنسی تصانیف، ذکریا ورک، تہذیب الاخلاق جلد ۹، شمارہ، جنوری، ۱۹۹۰ء
- تکلیس کے مصادر و مراجع، شیم ارشاد عظی، جمل خدا بخش لابریری، شمارہ: ۳-۱۷۳، جولائی ۲۰۱۳ء

•••

قال جری بینی و بین فيما نعرفه مفارضه (معارضة) و التمس مني تقرر ذلك في جزء ليكون ذلك تذكرة عنى له۔ رساله درج ذيل عبارت پختہ ہوتا ہے:

”ومثال الكلس الأرض والابيض يتم بثلاثة اشياء ما عد النار والاصفر باربعة كلها والله اعلم بالصواب تمام شد۔“

فصل اول میں علم کیمیاء کے امور اور مبادیات سے بحث کی گئی ہے۔ اس فن میں دونوں گروہ یعنی اصحاب قیاس و تجربہ کا موازنہ کرتے ہوئے تجربہ کو اہمیت دی گئی ہے۔ علم کیمیاء میں چار چیزوں کو بہت اہمیت کا حامل بتایا گیا ہے۔ اور یہ صبغ، جوہر مخلوط، جوہر ملجم اور جوہر ثابت ہیں۔ بن سینا لکھتے ہیں: فيصبع بما فيه من الصبغ و يخالط بما فيه من الجوهر المخلط ويلحم بما فيه من الجوهر الملجم و يتثبت بما فيه من الجوهر الثابت۔

دوسری فصل میں صبغ کے حصول کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ جیسے صبغ ابیض جو کہ زینق سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اسے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سرکہ میں اسے جوش دیا جائے یہاں تک کی سفیدی اس کے اندر ون و بیرون ظاہر ہونے لگے جیسے کہ چاندی۔ اس کے علاوہ مختلف معدنیات مثلاً زینق، اسرب وغیرہ کے مذکور کرنے کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ اسی طرح اس فصل میں زینق کے طریقہ توثیق کا بھی ذکر موجود ہے۔

تیسرا فصل فی الجوهر لمخلط بالذایبات کے بارے میں ہے۔ یہ جوہر ذاتی یا تو سفید ہو گایا سرخ۔ ذوبان کی علت یہ ہے کہ یہ سیال رطوبت ہوتی ہے جو اجزا ارضی یا سس میں مخلوط ہوتی ہیں لیکن آگ اسے تحلیل کر دیتی ہے اور اس میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اگر انہیں زیادہ آگ دیا جائے تو یہ تقدیم کر جاتے ہیں۔ چوتھی فصل بہت مختصر ہے۔ اس میں جوہر ملجم کے بارے میں صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ یہ ایسی رطوبت ہے جس میں آگ بھی تفرقی نہیں پیدا کر سکتی ہے۔ اس سے ایک قسم کا لطیف روغن حاصل کیا جاتا ہے۔

پانچویں فصل جوہر ثابت (ٹھوس) کے بارے میں ہے۔ یہم ذاتی اور غیر ذاتی رکھتی ہیں۔ اس پر احراق و تکلیس کا عمل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ابن سینا نے اس طوکے قول کہ جب ادویہ کو بہت باریک کر دیا جاتا ہے تو اس کی صورت نوعیہ تبدیل ہو جاتی ہے، کے حوالہ سے بھی گفتگو کی ہے۔ چھٹی فصل میں مختلف اشکال ادویہ کی تراکیب اور ان کے بنانے کے طریقے کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسے روغن کی تراکیب، کشته کی تراکیب وغیرہ۔

# اردو شاعری میں نظریہ عناصر کی بحث

☆ محمد ارشد جمال

☆☆ عبدالقوی

☆☆☆ محمد شاکر

فی الحقیقت آفاقی علوم و نظریات کی موجودگی ہی لسانی ارتقاء کو حمانت فراہم کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں ادب نے بنیادی علوم و نظریات کی ترویج و اشاعت کو اپنا فرض منصبی سمجھا ہے۔ چنانچہ اردو زبان بھی نشری و شعری ذرائع اظہار کے توسط سے اس فرض کی ادائیگی میں پیش پیش رہی ہے۔ اس نے داخلی و خارجی دونوں طرح کے علوم کی توسعی میں اپنی پیش بہا خدمات کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ خارجی علوم میں جہاں اردو شعرو ادب نے تاریخ، فلسفہ، ندہب، سیاست، اقتصاد اور سماج کو اپنی لفظیات کا وسیلہ بنایا ہے وہیں سائنس اور طب کے اصول و نظریات اور اس کے مسائل و وسائل کو بھی اپنے دامن اظہار میں گردی ہے۔

اردو ادب اور طب کا تعلق دیرینہ و قدیم ہے بالخصوص طب یونانی سے اس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ نثری ادب کے ساتھ ساتھ اردو کی منظوم اصناف میں بھی طب کا ایک وقیع سرمایہ موجود ہے جسے مختلف حوالوں سے شعری کائنات میں علامت واستعارہ کیا گیا ہے۔ مبادیات طب، کلیات،

تہذیب و ثقافت اور نظریات کے ارتقاء میں زبان و ادب کا ابتداء سے ہی بہت اہم کردار رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جس تہذیب کے لسانی حرکات مضبوط و پائیدار ہوتے ہیں وہ دیوار بقا پر اپنے ان مٹ نقوش آویزاں کرتی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ یونانی و روی تہذیبیں اپنی تمام تر قدامت کے باوجود آج بھی خوش چینی کا سامان بنی ہوئی ہیں؟ کیوں آج بھی لا طین و قدیم یونانی زبانوں کو مرجع و مصدر کہا جاتا ہے؟ بجا طور پر یہ قویں اپنی تہذیبی سرباندی کے ساتھ ساتھ لسانی عظمت کی آئینہ دار ہی۔ بلاشبہ یہ زبانیں اپنے تمام تر تہذیبی ورثے کے ساتھ پروان چڑھی ہیں جنہیں عصری علوم و نظریات اور فلسفوں کی آمیزش نے بلند تر کر دیا ہے۔ زبانیں جہاں اپنے فنی عناصر کے استحکام کے تینیں فروع پاتی ہیں وہیں ان میں فلسفہ ہائے حیات کی شمولیت بھی از حد ضروری ہوتی ہے۔ ادب خواہ وہ کسی بھی علاقے یا قوم سے متعلق ہواں کی معنویت اسی صورت مختکم ہوتی جب اس میں تہذیبی وراثت کو قبول کرنے کی استعداد موجود ہو۔

☆ اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ امراض جلد و تنبیبات، محمد یہ طبیب کالج، منصوروہ، ماہیگاؤں، مہاراشٹر

☆☆ پروفیسر، شعبہ علم البحرات، اٹھیٹ تکمیل الطبع کالج، لکھنؤ، اتر پردیش

☆☆☆ اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تکلفی و سماجی طب، محمد یہ طبیب کالج، منصوروہ، ماہیگاؤں، مہاراشٹر

سہ ماہی جہاں طب، نئی دہلی

کے امتراج کا شاخانہ ہے۔ بقول احمد ندیم قاسمی  
ظاہر میں ہم انسان ہیں مٹی کے کھلونے  
باطن میں مگر تند عناصر کا غصب ہیں

(احمد ندیم قاسمی)

عناصر کی تندی اور غصب ان کی ترکیب و ترتیب پر مخصر ہوتی ہے۔  
عالم کوں و فساد میں جتنی اشیاء بھی نمو پذیر ہوتی ہیں سب کے سب انھیں  
عناصر سے مرکب ہوتی ہیں۔ عناصر کا توازن و حسن امتراج و اختلاط ہی  
در اصل زندگی کی دروبست کو اعتدال میں رکھنے کا موجب ہوتا ہے۔ ان میں  
کسی طرح کی بے اعتدالی انسانی ذات اور اس کے ملختات مثلاً مزاج و قویٰ  
کے طبعی تناسب کو بگاڑنے کا سبب ہوتی ہے۔ درج ذیل اشعار میں عناصر  
کے امتراج و ترکیب کو مختلف زاویے عطا کئے گئے ہیں۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب  
موت کیا ہے انہیں اجزاء کا پریشان ہونا

(پنڈت برجم زرائن چکبست)

ہے اجتماع عناصر سے زندگی کی نمود  
اور انتقامے قضا فرد فرد بن جاؤ

(رونق دنی)

بانجھ ہوتی جا رہی تھیں کائناتیں جس گھڑی  
سب عناصر میں کے ہم آغوشِ درماں ہو گئے

(صائمہ اسحاق)

ہر روح پس پرده ترتیب عناصر  
ناکرده گناہوں کی سزا کاٹ رہی ہے

(جنما پرساد راہی)

مضھل ہو گئے قویٰ غالب  
وہ عناصر میں اعتدال کہاں

(غالب)

اختلاط اپنے عناصر میں نہیں  
جو ہے میرے جنم میں بیگانہ ہے

(منیر شکوہ آبادی)

معالجات، علم الجراحات غرض یہ کہ طب کا ہر شعبہ کسی نہ کسی صورت میں  
شاعری کی بساط پر موجود ہے اور اپنی تروتنگ و اشاعت کے ساتھ اردو شاعری  
کے صوری و معنوی حسن میں اضافے کا موجب ہے۔ خاص طور سے طبی  
الفاظ و اصطلاحات نے شعری دامن کو بہت کشادہ کیا ہے۔ ان کی شمولیت  
سے تشبیہات و استعارات کے نئے درواہوئے ہیں، افکار و خیالات کو اظہار  
کے نئے وسیلے دستیاب ہوئے ہیں اور ان کی مدد سے معانی کے نئے جہان  
متعارف کرائے گئے ہیں۔ طبی اصطلاحات کے علاوہ طب یونانی کے چند  
خصوصی نظریات و فلسفوں نے بھی اردو شاعری پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔  
اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہو گا کہ اردو شاعری کے ایک بڑے سرمایہ کی  
تفہیم ان نظریات سے مکمل واقفیت کے بغیر ناممکن ہے۔ چنانچہ انھیں  
نظریات میں عناصر بالخصوص عناصر اربعہ کا نظریہ بھی شامل ہے جس سے اردو  
شاعری نے بھرپور استفادہ کیا ہے اور جہاں اپنی کائنات کو وسعت بخشی ہے  
وہیں اس نظرے کی توضیح تشبیہ کا فریضہ بھی انہجام دیا ہے۔ زیر نظر مضمون میں  
اردو شاعری کے قدیم و جدید ذخائر سے ایسے مoad مجتمع کرنے کی کوشش کی گئی  
جس میں نظریہ عناصر کی نہ کسی حوالے سے تفہیم پیش کی گئی ہے۔

### نظریہ عناصر

”الارکان بی اجسام بسیطة و بی اجزاء اولیة لبدن  
الانسان و غيره و بی التی لا یمکن ان تنقسم الى  
اجزاء مختلفة فی الصورة و بی اللتی تنقسم  
المرکبات الیہ او يحدث بامتراجها الانواع

المختلفة الصور من الكائنات....الخ“

طبی مباحثت میں عناصر یا ارکان کی بحث خشت اولیں کی حیثیت  
رکھتی ہے۔ یہ وہ اجزاء اولیہ ہیں جو مفرد یا بسیط ہوتے ہیں، ان کا ایسے  
اجسام میں منقسم ہونا ممکن نہیں جن کی صورتیں مختلف ہوں یا جن میں جدا گانہ  
خواص پائے جاتے ہوں۔ اجسام کی ایسی کوئی بھی صورت جو بسیط نہ ہو غیر  
نہیں ہو سکتی۔ ان کی حیثیت بدن انسان کے لئے عمود اور ستون کی ہوتی  
ہے۔ شیخ الرئیس بعلی سینا کی پیش کردہ بالاتعریف کے مطابق یہ موالید ثلاثہ  
کے بنیادی ابتدائی اور وجودی اجزاء ہیں جن کی باہمی ترکیب و امتراج سے  
تمام مرکبات عالم وجود میں آتے ہیں چنانچہ انسانی وجود بھی انہیں عناصر  
سے ماہی جہان طب، نئی دہلی

نہ ہوا اور نہ مٹی پہ کبھی ہو پایا  
جو بھروسہ ہے مجھے بہتے ہوئے پانی پر

(جمال احسانی)

تھیلیس نے اپنے نظریے کی حمایت میں یہ دلیل پیش کی کہ پانی زمین میں سب سے زیادہ مقدار میں نظر آتا ہے، خشکی کا انتہائی بڑا حصہ اس پر محیط ہوتا ہے۔ پانی کرہ ہوائی میں بھی بخارات کی شکل میں موجود ہوتا ہے، یہی ٹھوس زمین میں بھی رس کر خلیٰ تھوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن ہے۔ انaxیمینس (Anaximens) نے یہ محسوس کیا کہ زمین کے مرکز کے قریب ہوا بہت زیادہ دباو کی بنا پر انتہائی کثیف ہو کر سخت مادوں مثلاً مٹی اور پانی جیسے اشیاء میں بدل گئی ہے لہذا ہوا ہی عنصر اصل ہے۔ اس کا خیال تھا کہ جب ہوا میں حرارت ایک خاص حد تک بڑھ جاتی ہے تو وہ آگ بن جاتی ہے، اس کا درجہ حرارت کم ہونے پر اس میں کثافت درآتی ہے جس سے وہ پانی کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور جب اس کی کثافت میں مزید اضافہ ہوتا ہے تو وہ مٹی کے قالب میں داخل جاتی ہے۔ گویا کہ آگ، مٹی اور پانی یہ تینوں شکلیں ہوا کی ہی رہیں ملتی ہیں اور اس کی اجازت سے ہی ان کی صورتوں کو اعتبار فراہم ہو سکتا ہے۔ بقول شاعر ذرا سی آگ ہے، مٹی ہے اور پانی ہے  
ہوا کا اذن منا لوں تو ڈھالتا ہوں چراغ

(خمار میرزادہ)

حکیم ہرقلیطاس (Heraklitus) نے یہ نظریہ پیش کیا کہ اگر تغیر ہی کائنات کا بنیادی وصف ہے تو ہی چیز کائنات کی اصل عنصر ہونے کی مجاز ہے جو سب سے زیادہ تبدیل ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے اور ہمیشہ تغیر و تبدیل سے گزرنے والا یہ عصر آگ ہے۔ لہذا آگ مٹی پانی اور ہوا کی پابند نہیں ہو سکتی۔

مٹی سے مشورہ نہ کر پانی کا بھی کہانہ مان  
اے آتش دروں مری پابندی ہوانہ مان

(انھیشیک شکلا)

فریقدوس (Phrekides) نے مٹی کو عصر قرار دیتے ہوئے یہ دلیل دی کہ

کیا عناصر میں ہے تری قدرت  
بس اسے امتزاج کہتے ہیں  
(مرزا آسمان جاہا جم)

دیکھا عجیب ربط عناصر کے درمیاں  
بدل جو آسمان تو سمندر ہی اور تھا  
(منظہر جمیل)

شریک آتش و آب و ہوا و خاک رہے  
مرے عناصر ترتیب شکل پاتے ہوئے  
(کامی شاہ)

آدم کا جسم جب کہ عناصر سے مل بنا  
کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا  
(سودا)

ایک عنصر کا نظریہ  
نظام کائنات کی تلاش و تحقیق میں یونانی حکماء اور فلسفیوں نے بڑی ذہانتی صرف کی ہیں۔ فی الحقیقت کیسا وی نظریے کی ابتدائی بحث و تحقیص کا سہرا اسی تہذیب کے سر ہے۔ کائنات میں موجود نظم ضبط اور ہم آہنگی نے یونانی دانش و رہنماؤں کو یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ اس کی تقویم ایسے کسی ایک یا چند مادوں پر رکھی گئی ہے جو اصل اور بنیادی عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں اولاً ایک عنصر کا نظریہ پیش کیا گیا جس کے تحت حکماء متقدی میں یہ تسلیم کرتے تھے کہ عنصر وجہ ہی تغیر و استحالہ پا کر مختلف شکلوں میں تبدیل ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض نے ہوا، بعض نے آگ، بعض نے مٹی، بعض نے پانی اور بعض نے بخارات کو نظر کے قبیل میں شمار کیا۔ سب سے پہلے تھیلیس (Thales) نے پانی کو عصر قرار دیا اور اس کے مختلف مدارج لطافت و کثافت کو ہوا، آگ اور مٹی کی صورتوں سے تعبیر کیا۔ بقول علی اعجاز ساحروں جمال احسانی

آگ مٹی ہوا سرشت میری  
ابتداء کی تھی میں نے پانی میں  
(اعجاز علی ساحر)

## دونا صر کا نظریہ

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حکماء یونانی کا ایک عنصر کے تین پایا جانے والا نظریاتی اختلاف شویں عناصر کے مدارج میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے یہ سوچا کہ ضروری تو نہیں کہ کائنات کی اصل صرف ایک واحد عنصر ہی ہو؟ کیوں نہ ان کی تعداد ایک سے زیادہ ہو۔ لہذا انہوں نے ایک عنصر کے نظریہ کو خیر باد کہہ کر دونا صر کا نظریہ پیش کیا۔ اس حوالے سے ان کی زیمینڈ رنے یہ دلیل پیش کی کہ تمام اجسام کو ان کی شکلوں میں موجود ہونے کے لئے ایک توکی رطب شے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے انہیں مشکل و جسم کرنا آسان ہوا اور دوسرے کسی یا بس چیز کی جوان کوشکال پر قائم رکھ سکے اور یہ دونوں کمال پانی اور مٹی کو حاصل ہوتے ہیں اس لئے پانی اور مٹی ہی اصل عناصر ہیں۔ ان گزینڈر کے اس نظریے کو اگرچہ کہ ایک بڑی عصری حمایت حاصل تھی تاہم اس کے حامیوں کے علاوہ بھی حکماء کا ایک دوسرا گروہ جو دونا صر کے نظریے کا مقابل تھا وہ آگ اور مٹی کو عنصر تسلیم کرتا تھا۔ ان کے نزدیک تمام مرکبات اور اجسام ان ہی دونوں عناصر کی طرف منتقل ہوتے ہیں اس لئے یہی دو اثنیاء اصل عناصر ہیں۔ علاوہ ازاں ایک گروہ ایسا بھی تھا جس کے نزدیک ہوا اور مٹی دو اصلی عناصر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اردو کی غزلیہ شاعری بھی جابجا دونا صر کے نظریے کو تائید و توثیق فراہم کرتی ہے۔ ملاحظہ کریں ذیل کے اشعار۔

مٹی اس کی، پانی اس کا  
جیسی چاہی شکل بنا دی

(ندافاضلی)

نچوڑی جا چکی مٹی اکھرا ہو گیا پانی  
عنابر مل بھی جاتے ہیں تو رعنائی نہیں ملتی

(تفصیل احمد)

پہلے تو مٹی کا اور پانی کا اندازہ ہوا  
پھر کہیں اپنی پریشانی کا اندازہ ہوا

(شاپین عباس)

مٹی کو اپنی مٹی، پانی کو اپنا پانی  
سرما یا آب و گل کا سب دان کر دیا ہے

(فرحت احسان)

تمام مخلوقات زمین پر قائم ہیں اور اگر کسی جسم کو مصنوعی ذرائع سے علاحدہ کیا جائے تو وہ ان ذرائع کی تاثیر و قوت ختم ہو جانے کے بعد دوبارہ پھر زمین پر ہی آٹھھہ رتا ہے اور زمین چونکہ مٹی سے عبارت ہے لہذا یہی بنیادی عنصر ہے جو کہ کوئی موجودگی کے سبب آگ، ہوا اور پانی کو اثبات فراہم کرتی ہے۔

آگ پانی ہے، ہوا ہے مٹی

سبزہ و گل کی بقا ہے مٹی

(نصیر احمد ناصر)

مارسرا ہے آب و ہوا کا مٹی پر

بلند و بالا ہے آتش کا بجت مٹی ہے

(ارشد جمال صارم)

پرمل گئے مٹی کو تو آنکھوں پر کھلایا

منظرا ہے سر کا بکشاں اور طرح کا

(ژوٹ حسین)

وہ حکماء جو بخارات کو عنصر ماننے کی دکالت کرتے ہیں ان کے نزدیک جس چیز کو محل اور تکاشف کے ساتھ برابر نسبت ہو، ہی اصل عنصر کہلائے جانے کی مجاز ہے اور بخارات کو یہ دونوں اوصاف حاصل ہیں۔ ان کے بقول بخارات تھوڑی کثافت حاصل ہونے کے بعد پانی میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور لاطافت بڑھنے پر ہوا اور آگ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں لہذا اصل عنصر کا مقام انہیں ہی حاصل ہے۔ ریق سندریلوی کی نظم ”مراتب وجود بھی عجیب ہیں“ کا درج ذیل حصہ اجسام و ابدان کے بخارات پر مشتمل ہونے پر تطابق فراہم کرتا ہے۔

”اچانک اک شبیہ

بے صدائی جست بھر کے

آنے کے پاس سے گزر گئی

سیاہ زرد دھاریاں

کہ جیسے لہرا یک لہر سے جڑی ہوئی

سنگار میز ایک دل رزاٹھی

کلاک کا طلاقی عکس بھی دہل گیا

بدن جو تھا بخار کے حصار میں پھل گیا“

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

(Gaseous)، دوسرا مائی (Liquid) اور تیسرا جامد (Solid)۔ ان کے مطابق اجسام کی تقویم بھی انہیں تین طرح کے عناصر سے ہوئی ہے۔ انہوں نے ان عناصر کو مخصوص نام سے موسم کیا چنانچہ ہوائی عناصر کو کبریت، مائی عناصر کو زریق، اور جامد عناصر کو ملخ، کہا گیا۔ اردو شاعری میں اگرچہ کہ ان مخصوص ناموں کے حوالے سے عناصر کی تشریح موجود نہیں ہے لیکن ایسے اشعار ضرور اس کی زندگی کا حصہ ہوئے ہیں جن سے عناصر ٹلاش کی تشریح و توضیح ثابت ہے۔

ایک ٹوٹی ہوئی کشتی سا بنا بیٹھا ہوں  
نہ یہ مٹی، نہ یہ پانی، نہ ہوا میری ہے

(فرحت احساس)

اک گھاٹ پتھی آگ بھی، پانی بھی ہوا بھی  
امرت بھی، ہلاہل بھی، مسیحا بھی، قضا بھی

(میر انیس)

میں مٹی آگ اور پانی کی صورت منتشر تھا  
پھر اک دن سب عناصر ہو گئے یک جان میرے

(رفیق سندھیلوی)

میں نے اُس ہاتھ کو پھو ما تو مجھے علم ہوا  
آگ، پانی کی یہ مٹی کی حقیقت کیا ہے

(جہاں زیب سار)

میں پانی اور آگ سے اک مٹی کی خاطر لوٹا تھا  
اور یہ دونوں عالم کھیل تماشا دیکھنے والے تھے  
(سلیمان کوثر)

#### اربعیت عناصر

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ تین عناصر کا اہل اکسیر کا نظریہ بھی اپنی حتمیت کا جواز نہیں رکھتا اور حکماء نے چار عناصر کا نظریہ پیش کیا۔ اس ضمن میں یہ دلیل پیش کی گئی کہ کائنات کی تقویم میں پانی، مٹی اور ہوا کے ساتھ ساتھ آگ کا وجود بھی ضروری رکھا گیا ہے تاکہ یہ موالید میں نفع و تلطیف کر سکے، ہوائی جو ہر کو مرکبات میں نفوذ کرائے اور عناصر میں امترانج پیدا

زیست کے کچے گھرے کی مانند  
بہتے پانی پ ہے مٹی قائم  
(نضابین فیضی)

نظر آجائوں گا میں آنسوؤں میں جب بھی روؤے گے  
محھے مٹی کیا تم نے تو میں پانی سے نکلوں گا  
(ظفر گور کھپوری)

دن بدن خاک ہورہا ہوں میں  
جانے کس آگ سے بندھا ہوں میں  
(ارشد جمال صارم)

آگ ہوا کی قید میں باندھ کر رکھی ہے  
اور مٹی کو باندھ رکھا ہے پانی نے  
(امجد شہزاد)

مٹی کا پانی سے رشتہ شاید ہے کمزور  
ورنہ کشت جاں میں کائنے بولکتا ہے کون  
(امجد شہزاد)

سونپ کر مٹی کو مٹی لی ہوا نے اپنی راہ  
مشغله تھا خاک سے دامن فشاں ہونا ہی تھا  
(رشید کوثر فاروقی)

**تین عناصر کا نظریہ**  
انسان کا تحقیقی و اختراعی ذہن ایک منزل پر کب ٹھہرتا ہے اس کی سرشت میں تو یہ مفروود بر کے جو ہر کھے گئے ہیں۔ وہ اس وقت تک تگ و دو کی دلیز پر اپنی پیشانی رکھتا رہتا ہے جب تک اسے اپنے مسئلے کا مستقل اور حتمی حل دستیاب نہیں ہو جاتا ہے۔ لہذا دو عناصر کے نظریہ کو بھی مدت مدید تک اثبات حاصل نہیں رہا اور تثییت عناصر کا نظریہ فروغ میں آیا۔ چنانچہ ایک گروہ اس بات کا قائل تھا کہ آگ، ہوا اور مٹی تین اصلی عناصر ہیں جبکہ دوسرے اگر وہ ہوا، پانی اور مٹی کو اصل عناصر مانے پر بعیند تھا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم نظریہ ”اہل اکسیر“ کا مانا جاتا ہے۔ اس گروہ کے مطابق تمام اجسام تین طرح کی شکلوں میں پائے جاتے ہیں، ایک ہوائی

جان کو قید عناصر سے نہیں ہے وارہی  
تگ آئے ہیں بہت اس چار دیواری کے بیچ  
(میر)

چار دیوار عناصر کی حقیقت کتنی  
یہ بھی گھر ڈوب گیا دیدہ خون بارپ خاک

(عرفان صدیقی)

موت کی ایک علامت ہے اگر دیکھا جائے  
روح کا چار عناصر پر سواری کرنا  
(خورشید رضوی)

جناب قرض چکایا ہے یوں عناصر کا  
کہ زندگی انہیں چاروں میں بانٹ دی میں نے  
(کاشف حسین غائزہ)

عناصر جلد پہنچا دیں گے تاگور  
نہایت تیز رو یہ چوکڑی ہے

(بیان میرٹھی)

چار دیوار عناصر پر سفیدی پھر گئی  
آنکھیں روشن ہو گئیں تیری صبحات دیکھ کر  
(منیر شکوہ آبادی)

اے شاد مر اپلا جو بنا مل آتیں آب و خاک وہوا  
ہر چار عناصر نے یہ کہا تو اور نہیں میں اور نہیں  
(شاد لکھنوی)

کیوں چار عناصر ہیں پاہندشہب و روز  
آزاد کئے جائیں گرفتار ہمارے

(دلاور علی آزر)

گرچہ اس بنیاد ہستی کے عناصر چار ہیں  
لیکن اپنے نیست ہو جانے میں سب ناچار ہیں  
(آبر و شاہ مبارک)

چار دیوار عناصر پھاند کر پہنچے کہاں  
آج اپنا زور وحشت عرش اعظم پر کھلا

(یگانہ چنگیزی)

کر سکے۔ گویا کہ آگ کے بغیر امتراج حقیقی کا پایا جانا اور مرکب کا بننا محال ہے۔ اربعیت عناصر کے نظریے کی پیش روی میں سب نمایاں نام یونانی فلسفی ایپڈ کوس (490 تا 430 قبل مسح) کا مانا جاتا ہے لیکن اس نظریے کو فروغ دینے میں حکماء مشائیں بالخصوص اسطونے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جسے حکماء متاخرین نے نہ صرف یہ کہ تسلیم کیا بلکہ بعد میں بقراط نے اسی نظریے پر طب کی بنیاد قائم کی۔ چار بنیادی عناصر کا یہ نظریہ دو ہزار سال تک اہل علم میں رائج رہا۔ ستر ہویں صدی کے اوآخر تک یورپ کے حکماء اور ماہرین کیمیا اس نظریے کو درست مانتے رہے۔ آج بھی یہ نظریہ علم جفر اور پراسرار علوم کے ماہرین میں اسی طرح زندہ ہے جیسے دو ہزار سال پہلے تھا۔ سائنسی فروغ اور تعدد عناصر کی عصری تحقیقات کے باوجود اگر ان کو چار عناصر کے بجائے چار اجناس (عنصر ناری، عنصر ہوائی، عنصر ارضی، عنصر مائی) تسلیم کیا جاتا ہے تو تمام کے تمام عناصر کی نہ کسی قبیل کا حصہ معلوم ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک غیر متعلق بحث کو چھیڑنے والی بات ہو گی۔ مدعایہ ہے کہ ادب میں بھی ہنوز عناصر اربعہ کے نظریے کو اعتبار حاصل ہے خاص طور سے اردو شاعری میں اس کو بنیاد بنا کر اپنا مافی الضمیر پیش کرنے کی روایت از ابتدا تا حال موجود ہے۔ چنانچہ شعری روایات میں چار عناصر، چار دیوار عناصر، عناصر کی چوکڑی اور دیگر اربعیت کے لاققوں کے ساتھ جہاں اس نظریے کو فروغ پہنچایا گیا ہے وہیں اس سے زندگی سے جڑے بے پناہ مسائل کو استعارہ بھی کیا گیا ہے۔

چار دیواری عناصر میر  
خوب جاگہ ہے پر ہے بے بنیاد  
(میر)

ہیں عناصر کی یہ صورت بازیاں  
شعبدے کیا کیا ہیں ان چاروں کے بیچ  
(میر)

بشر کو حق نے بنایا ہے چار عنصر سے  
کہونہ خاک، کہ صرف اس بشر میں خاک نہیں  
(نامعلوم)

## عناصر اربعہ اور کیفیات و مزاج موجودات

قدیم فلاسفہ نے عناصر کے امزجہ و خواص کے لئے کیفیات اربعہ کا سہارا لیا ہے، ان کے مطابق عالم کوں و فساد میں حرارت، برودت، رطوبت و یوپست چار کیفیات پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے حرارت و برودت کیفیات فاعلہ اور رطوبت و یوپست کیفیات منفعلہ ہیں۔ ہر ایک کیفیت فاعلہ کے ساتھ لازمی طور پر ایک کیفیت منفعلہ بھی وابستہ ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے عالم میں چار مرکب کیفیات (حراریا بس، حار رطب، باردیا بس، بار درطب) پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ کیفیت حراریا بس جس بسیط مادے کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اس مادہ کو عنصر نار کہا جاتا ہے۔ کیفیت حررطب سے وابستہ بسیط مادہ عصر ہوا کھلاتا ہے اسی طرح کیفیت باردرطب و باردیا بس سے چڑھے بسیط مادے بالترتیب عنصر ماء اور عنصر ارض کھلاتے ہیں۔ اطلاع تمام تر مركبات عالم کے امزجہ کے اظہار کے لئے انہیں کیفیات کا سہارا لیتے ہیں۔ دراصل عناصر میں موجود یہ کفیتیں ان کے وضع و مزاج کی تعین کرتی ہیں۔ بغول غالب

## آتش و آب و باد و خاک نے نی

### وضع سوز و نم و رم و آرام

#### (غالب)

ابداں سے ان کیفیات کی واپتگی اور ان کی کمی و زیادتی ان کے خصوص عناصر کی کمی و زیادتی پر دلیل ہوا کرتی ہے لہذا اسی تناسب سے ان میں مزاجی تغیرات بھی رونما ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں انسانی مزاج اور ترتیب کے موضوع پر سالک ڈوکی تحریر کیا یہ اقتباس کافی اہمیت کا حامل ہے:

”جب کوئی حکیم مرکب مجون بناتا ہے تو اس مجون میں مختلف تاثیر والے اجزاء عملاتا ہے کسی جزو کی تاثیر محدودی ہوتی ہے تو کسی کی گرم۔

مجون یا دوائی میں بھی وہی تاثیر ہو گی جو اس میں شامل اجزاء میں ہے۔ یہ دوائی مریض کے مرض کو مذکور رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہے اور حکیم نے جتنی دوائی کی خوارک تجویز کی ہوتی ہے اس مقدار کا

خیال رکھنا بھی بے حد ضروری ہوتا ہے۔ ایسے ہی اللہ پاک نے انسان کے مرکب میں مٹی، آگ، ہوا اور پانی کے اجزاء کو شامل کیا ہے۔ یہ اجزاء انسان کے مرکب میں اپنی تاثیر رکھتے ہیں اور انسان

کے بدلتے مزاج میں یہ اجزاء بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مٹی

کے وجود میں عاجزی اور اعساری ہے، آگ میں جلنے جلانے اور اپنے سواب کو حسم کرنے کی کیفیت ہے، ہوا کوئی بھی قیدنہ کر پایا اور نہ اسے کوئی دیکھ پایا، پانی میں کتنی ٹھنڈک اور حلاوت ہوتی ہے جس میں ڈالوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اگر آپ غور کریں تو مختلف اوقات میں انسان کے کردار میں بھی یہ اثرات پائے جاتے ہیں۔ کوشش کے باوجود انسان اپنی کیفیت کو ایک جیسا نہیں رکھ سکتا۔ مزاج اور کیفیتیں بدلتی رہتی ہیں۔ کوئی بھی انسان ہر کسی کے ساتھ اچھا یا برا نہیں ہوتا بلکہ مختلف لوگوں کے ساتھ ہمارا وہ مختلف ہوتا ہے اور جس کے ساتھ جیسا راویہ یہ ہو وہ ہمیں تکمیل دیتا ہے اس کے ساتھ جیسا راویہ یہ ہو وہ ہمیں تکمیل دیتا ہے اور فانی کا تائیل دے دے گا حالانکہ وہ معاملہ ہمارا اس کے ساتھ تھا اور یقیناً کوئی ایسا بھی ہو گا جس کے لیے ہم اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار ہوں اور دوسراے والا ہمیں محبت اور خلوص کا پیکر جانے گا۔ کبھی انسان اپنی انا اور ہستی کو ایسے ختم کر دیتا ہے کہ سب انسان اسے اپنے سے افضل اور بہتر لگتے ہیں یہ وہ وقت ہوتا ہے جب مٹی کے اجزاء دوسرے اجزاء پر غالب آ جاتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہی کمتر اور عاجز انسان اتنا آگ بگولہ ہو جاتا ہے کہ جیسے اپنے سواب کو جلا دے۔ اسے سب قبل نفرت لگتے ہیں اس کا دل زندگی سے اچاٹ ہو جاتا ہے سب جذبے، رشتے، تعلق، محبتیں، وعدے اس کے لیے بے معنی ہو جاتے ہیں اس وقت آگ ”کے اجزاء غلبہ پائے ہوتے ہیں۔ میں نے اس بات کا بھی بغور مشاہدہ کیا ہے کہ بعض اوقات انسان کے چاہنے والے اور اسے پانی والے بہت سے ہوتے ہیں لیکن بنده کسی ایک کا ہو ہی نہیں پاتا۔ کسی کی محبت والے تعریز اسے باندھ ہی نہیں سکتے، ہوا سامراج ہوتا ہے ایسے لوگوں کا۔ ایسے لوگ نظر نہیں آتے بن محسوس ہی کیے جاسکتے ہیں یہ ہوا کے جزاں کا کمال ہے۔ ایسے بھی بہت سے لوگوں کے مزاج ہیں جو بغیر دستک دیے دل میں اترتے جاتے ہیں۔ اتنے حلم اور زرم کہ ان سے دور ہونے کو دل ہی نہ مانے۔ یہ مزاج آشنا طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں جو ہر کسی کو پانگرویدہ کر لیتے ہیں ایسی صفات کے لیے پانی کے اجزاء کا غلبہ بہت ضروری ہے۔ حاصل گنگوہ بات یہ کہ کوئی بھی انسان ہر کسی کے لیے ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ انسانی مرکب میں جو اجزاء شامل ہوئے ہیں انہوں نے اپنی تاثیر بہر حال ظاہر کرنی ہے۔“

مٹی، آگ، ہوا اور پانی

اردو شاعری میں عناصر اربعہ کا تصور اتنی گہرا ہے کہ اظہار کے قرینوں میں آگ، مٹی ہوا اور پانی کی شمولیت کا انفرادی یا جماعتی طور پر درآنا لازمی ٹھہرتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہو گا کہ ان چاروں الفاظ (عناصر) نے اردو کاظہار کے لئے ہزاروں شعری پیرائے عطا کئے ہیں۔ جس طرح اجسام کی دروبست میں ان کی کافرمانی مسلم ہے ٹھیک ویسے ہی فکر و تخلیل کو الفاظ کی بہترین دروبست فراہم کرنے میں ان کا کردار واضح اور اہم ہے۔ اب خواہ وہ خدا کی بزرگی و برتری کا بیان ہو، انسانی ذات میں مالک کائنات کے تخلیقی رموز کا اظہار ہو، انسان کی مزاجی نیزگی کا فسانہ ہو، مصائب و آلام کی سختی کی داستان ہو، عصری بے راہ روی اور بے اعتدالی کا کرب ہو، سماجی و معاشرتی خلفشار کا المیہ ہو، پندرازات اور انانیت کی داخلی ریشہ دواني کی تصویر کشی ہو یا پھر زندگی میں رنگ و روپ بھرنے کی رجائیت آمیز مصوری، غرض یہ کہ کوئی بھی ایسا فکری گوشہ نہیں ہے جہاں اس نظریے کی روشنی نہ پہنچتی ہو۔ بجا طور پر اس نظریے نے استعارہ و علامت کی شکل میں تمام طرح کے تخلیقات کو لفظی و معنوی اعتبار بخشا ہے اور اس کی موجودگی کی چاشنی نے کلام کی اثر آفرینی میں غیر معمولی اضافہ پیدا کیا ہے۔ نمونے کے طور پر ذیل کے اشعار ملاحظہ کریں۔

آگ ہے پانی ہے مٹی ہے ہوا ہے مجھ میں  
اور پھر مانا پڑتا ہے خدا ہے مجھ میں

(کرشن بھاری نور)

آگ پانی بھی ہے مٹی ہے ہوا ہے مجھ میں  
میرے خالق کا کوئی راز چھپا ہے مجھ میں  
(سیما گپتا)

خاک و باد و آب و آتش سب ہے موافق اپنے تینیں  
جو کچھ ہے سو عشق بتاں ہے کیا کہیے اب کیا ہے عشق  
(میر)

اک عالم دنیا ہے مری ذات کے اندر  
میں آگ بھی مٹی بھی ہوں پانی ہوں ہوا ہوں  
(خواجہ ریاض الدین عطیق)

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

پانی، مٹی، آگ، ہوا میں رہتا ہے  
آدم کتنی سخت سزا میں رہتا ہے

(امجد شہزاد)

آگ مٹی اور ہوا پانی کا قصہ ختم شد  
آدمی کو پانچویں شمسے سے بنایا جائے گا

(مظہر نیازی)

زیادہ تر میں عناصر سے دور دیکھوں اسے  
وہ خاک و آتش و آب و ہوا بھی ہوتا ہے

(صابر ظفر)

میرا وجود پانی ہوا مٹی اور آگ  
بکھری ہوئی انا ہوں سلگتا غرور ہوں

(عشرت قادری)

تو مٹی پانی آگ ہوا میں ہے قید کیوں  
ہونے کا دے جواز تب وتاب سے نکل

(افتخار عارف)

آگ پانی ہوا ہے اور مٹی  
روح اس میں کہاں سے آتی ہے؟  
میں تو مجھم سا اک تصور تھی  
زندگی رنگ بھرتی جاتی ہے

(سارا گیلانی)

ایران میں مقیمنی نسل کے نمائندہ شاعر احمد شہریار کی ایک مشہور غزل جس میں ”مٹی آگ ہوا اور پانی“، ”کور دیف کیا گیا ہے“ عناصر اربعہ کی توضیح میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ غزل نما نظم اپنے پہلے مصروع میں ہی کائنات کی تقویم میں عناصر اربعہ کے مقام کو واضح کر دیتی ہے۔ احمد شہریار کی اس تخلیق میں جہاں شعریت کے تمام عناصر موجود ہیں وہیں اس سے کائنات کے عناصر اربعہ کی شش جہات بھی آشکار ہیں۔ بلاشبہ اس میں ارکان کی چہار دیواری کی معنویت سے لیکر ان کی کیفیات کے حوالے تک موجود ہیں۔

کن فیکوں کا حاصل یعنی مٹی آگ ہوا اور پانی  
پل میں باقی پل میں فانی مٹی آگ ہوا اور پانی  
نگری نگری پھرتی ہیں یہ دیواریں بھی ساتھ ہی میرے  
کرتے ہیں میری نگرانی مٹی آگ ہوا اور پانی  
خاک بسر ہوں شعلہ بجاں ہوں آہ کناں ہوں اشک نشاں ہوں  
دیکھ تو اپنی کارستانی مٹی آگ ہوا اور پانی  
میرا کیا ہے مر جاؤں گا چاروں اور بکھر جاؤں گا  
آپ کہاں جائیں گے جانی مٹی آگ ہوا اور پانی  
میں کبھی شعلہ ہوں کبھی شبنم گا ہے زخم تو گا ہے مرہم  
کرتے ہیں مجھ میں کھینچتا نی مٹی آگ ہوا اور پانی  
میں آئینہ دیکھ رہا ہوں لیکن یہ کیا دیکھ رہا ہے  
میرا عکس پس جیرانی مٹی آگ ہوا اور پانی  
عشق کی نسبت سے ہیں زندہ محرا سورج بادل دریا  
عشق نہیں تو سب بے معنی مٹی آگ ہوا اور پانی

## (۲) سیف الملوك سے

پروین شاکر  
”شہزادے!  
تو خوش قسمت تھا!  
جس خواب کی انگلی تھامے  
تو رستم و کئے کی مٹی سے  
سرش دریاؤں نگ تکلیلی گھایوں، سخت چٹانوں سے ہوتا ہوا  
سامنہ برس میں  
مغورہ ہمال کی اس پتھر چوٹی تک آپنچا تھا  
اس خواب نے خود برسوں تیرارتہ دیکھا  
اور تیری بز پرپری نے  
پھر تیری پذیرائی اس شان سے کی  
کہا پنی مٹی، اپنا پانی  
اور اپنی ہوا اور اپنی آگ  
سب تیرے حوالے کر دی  
ترے پاؤں کے سب چھالے شبنم انجام ہوئے

(احمد شہریار)

عناصر بعہ کی کہانی نہ صرف یہ کہ غزل میں ہی مشتہر ہے بلکہ شاعری  
کی دیگر اصناف میں بھی جا بجا س کی کارستانیاں بکھری پڑی ہیں۔ خاص  
طور سے پابند، آزاد اور نثری نظموں میں ان کی اجتماعیت سے بے شمار  
مقامات پر کسب فیض کیا گیا ہے اور انھیں ترکیب بشری کا گواہ بنانے کا فرتو تخلیل  
کو زیبا کش و آرائش کی میزان عطا کی گئی ہے۔ اردو شاعری میں متعدد ایسی  
منظومات شامل کتاب ہیں جو عنصر بعہ کی بساط پر تحلیق کی گئی ہیں۔ ان  
میں اختر الایمان کی نظم ”خمیر“، پروین شاکر کی نظم ”سیف الملوك سے“،  
نصیر احمد ناصر کی نظم ”پانچواں مفرد“، رفیع اللہ میاں کی نظم ”بے بی“ اور ڈاکٹر  
ضیاء الرشید کی نظم ”پانی، مٹی، آگ، ہوا“ کافی اہم مقام رکھتی ہیں۔ بطور  
حوالہ یہاں پر اول الذکر دو نظموں پیش کی جا رہی ہیں:

(۱) خمیر

آخر الایمان

”گلب کیکر پہ کب اگے گا  
کہ خاردوںوں میں مشترک ہے

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

اردو شاعری میں اربعیت عناصر سے نہ صرف یہ کہ راستِ عالم وجود کی ساختیات سے بحث کی گئی ہے، اس کو علامت و استعارہ کر کے زندگی کی جزئیات پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس پر محکمہ کر کے انسان کی داخلی و خارجی واردات کو منصہ شہود پر لایا گیا ہے بلکہ مذہبی و اخلاقی فلسفوں کی توضیح و تدقیح اور تصوف و سلوک کے منازل و مدارج کی تفہیم و ترسیل میں بھی اس سے مدد لی گئی ہے۔ بقول اقبال۔

چہاری و غفاری و قدوسی و جبروت  
یہ چار عناصر ہوں تو بتا ہے مسلمان  
شمیں الرحمن فاروقی نے اس پہلو کو پنی تحریر میں یوں پیش کیا ہے:  
”ہماری کلاسیکی شاعری میں جو دنیا نظر آتی ہے اس کی تفصیل میں علم طب اور حکمت کی بھی کافر فرمائی ہے، مثلاً ہم جانتے ہیں کہ قدم یونانی علم کی رو سے دنیا چار عناصر سے بنی تھی یعنی آب، آتش، خاک اور باد۔ انھیں مناسبت سے علم طب میں بھی یہ تصور رکھ ہے کہ انسانی جسم چار عناصر سے عبارت ہے۔ اب آپ ملاحظہ کریں کہ ہماری کلاسیکی شاعری کی دنیا میں بھی تمام پنجاہی کیفیات و حالات چار چار کے گروہوں میں نظر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر حسب ذیل گروہ ملاحظہ ہوں۔

اطرافِ عشق: عاشق، معشوق، رقب، ناصح  
منازلِ عشق: ہوس، شوق، عشق، انس  
مدارجِ عشق: ہوس، شوق، الفت، عشق، فنا  
منازلِ نشہ: سرخوش، ترمذ، غیمه مست، خراب  
میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس خیال کو حقیقت سے بعید نہ سمجھا جائے گا کہ چار چار گروہوں کا یہ تصور ہماری شاعری میں عناصر اربع اور اخلاق اربع کے طرز پر بنائے ہے، یا خود بخود اخلاق و عناصر کے تصور سے پیدا ہو گیا ہے۔“

تر ایک جنم اور ایک سفر  
منزل سے آ کر گلے ملے  
مرے سارے جنم اور سارے سفر  
منزل سے پہلے اجر گئے  
مرے پاؤں ہمیشہ اکھڑے گئے!<sup>۱</sup>

چار عناصر کی اجتماعی توضیح و تصریح کے علاوہ بھی اردو کی بیاض ایسی مشمولات سے بھری پڑی ہے جن میں علاحدہ علاحدہ ان عناصر کی اہمیت اور تفضیلی حیثیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل اس قدر طویل ہے کہضمون ہذا اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہاں پر نسیم امر و ہوی کی طویل نظم کے ایک مختصر حصے کو بطور حوالہ پیش کئے جانے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ پانی کی اولیت پر وہ یوں رطب اللسان ہیں۔

تمام خلق کا خدمت گزار ہے پانی  
رگوں میں خون بدن میں نکھار ہے پانی  
گلوں میں حسن چہن میں بھار ہے پانی  
نمود کی بزم میں پور و گار ہے پانی  
نگاہ خلق سے غائب جو ہے فضاؤں میں  
امام غیب کا بھرتا ہے دم ہواؤں میں

.....  
کہیں یہ اشک کا گوہ کہیں در شبنم  
کہیں خوشی کا ہے آنسو کہیں ہے گریغ  
خوشا طافت آب و خوشا طہارت یم  
بہشت میں ہے یہ تنسیم خاک پر زمزم  
یہ پاک ساقی کوثر کے اعتساب سے ہے  
کہ جیسے خاک کی تطہیر بوترا ب سے ہے

.....  
نہ کیوں ہو چار عناصر میں آب کو تفضیل  
بقول حق ہے اسی سے حیات کی تشكیل

(نسیم امر و ہوی)

## حوالہ جات

- ۱۳- پروفیسر الٹاف احمد عظی، طب یونانی اور اردو زبان و ادب، سینٹر فار ہسٹری آف میڈیاں انڈیا سائنس، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی، ۲۰۰۲ء
- ۱۴- حکیم سید ٹھل الرحمن، دہلی اور طب یونانی، اردو کادمی، دہلی، ۱۹۹۵ء
- ۱۵- نور الحسن نیز، نوراللغات، جلد اول تا چہارم، قومی کوئل برائے فروغ زبان اردو، نئی دہلی، ۱۹۹۸ء
- 16- <https://rekhta.org> (Cited on 18/08/18)
- 17- <http://scienciat.blogspot.com>  
[/2013/11/blog-post.html](http://2013/11/blog-post.html), (Cited on 18/08/18)
- 18- [http://salikwatto.blogspot.com/2015/11/blog-post\\_25.html](http://salikwatto.blogspot.com/2015/11/blog-post_25.html) (Cited on 19/08/18)
- 19- <https://rafimian.wordpress.com> (Cited on 19/08/18)
- 20- <https://sbgillani.wordpress.com/2015/08/23/>  
(Cited on 20/08/18)
- 21- <https://www.urduweb.org/mehfil/threads> (Cited on 20/08/18)
- 22- [https://ghazaludru.blogspot.com/2014/09/blog-post\\_35.html](https://ghazaludru.blogspot.com/2014/09/blog-post_35.html) (Cited on 20/08/18)
- 23- <http://www.adbiduniya.com/2016/04/urdu-adab-akhtar-ul-iman-number.html>

● ● ●

- ۱- ابن طبری، فردوس الحکمت، (عربی و اردو)، ڈاکٹر ڈیبلکیشنز، لاہور، ۱۹۹۶ء
- ۲- شیخ الرئیس ابو علی، حسین بن عبد اللہ بن سینا، القانون فی الطب، جلد اول، جامعی ہمدرد، نئی دہلی
- ۳- علی ابن عباس مجوبی، کامل الصنائع، لجیس المركزی للبحوث فی الطب الیونانی، ۲۰۰۵ء
- ۴- اسماعیل جرجانی، ذخیرہ خوارزم شاہی، حصہ دوم، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء
- ۵- ابن ہمیل بغدادی، کتاب المختارات فی الطب، حصہ اول، هیئت آریوایم، نئی دہلی، ۲۰۰۵ء
- ۶- محمد کبیر الدین، کلیات نقیسی، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۱۹۵۷ء
- ۷- سید کمال الدین حسین ہمدانی، اصول طب، قومی کوئل برائے فروغ زبان اردو، دہلی
- ۸- اشتیاق علی، کلیات عصری، نیو پیکٹ پرنس، دہلی، ۱۹۸۳ء
- ۹- تنخیر احمد نقی، امور طبیعیہ، یونانی میڈیکل کالج، پونہ، ۱۹۹۷ء
- ۱۰- ابووارث جیل، توضیحات امور طبیعیہ، بھارت آفیسٹ پرنس، نئی دہلی، ۲۰۰۶ء
- ۱۱- محمد سلم خان، امور طبیعیہ، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۰۸ء
- ۱۲- اسرار الحلق، امور طبیعیہ، ادارہ کتب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۰۶ء

# دستورالپیما رستان: ایک مرطاعہ

☆ محمد اختر علی

☆☆☆ محمد منس

☆☆☆☆ غلام الدین صوفی

☆☆☆☆☆ حامد الدین

اور جالینوس کے بیانات پر اس کی آگئی کا ایسا منظر دیکھا جو ناقابل بیان ہے۔<sup>[۲]</sup>

داود کے اساتذہ میں ہبۃ اللہ بن جمع اسرائیلی اور ابو الغھائل بن ناقد کے نام قابل ذکر ہیں۔ وہ بادشاہ الملک العادل ابو بکر بن ایوب کی خدمت میں رہا۔ ہم عصر اطباء میں بھی اس کی حیثیت ایک حاذق، ذہن، فلین اور لائق طبیب کی تھی، پوری عمر فن طب کے ذریعہ لوگوں کی خدمت کرتا رہا۔ زہدو قناعت، تقویٰ و طہارت کی زندگی بسر کی، طویل اور 80 سال سے زائد عمر یافت۔<sup>[۳]</sup>

## تصانیف

ابن ابی اصیبیع نے اس کی دو کتابوں، بارہ ابواب پر مشتمل قراردادین اور تعالیق علی کتاب اعلل والاعراض مؤلفہ جالینوس کا ذکر کیا ہے<sup>[۴]</sup> جب کہ صاحب مجمع المؤلفین نے کتاب الاقرایادین، تعالیق علی کتاب اعلل والاعراض

داود بن ابی الیان کا شمار عہد و سلطی کے ممتاز اطباء میں ہوتا ہے۔ اس کی حداقت اور فتنی مہارت کا ذکر مورخین نے نہایت اہمیت کے ساتھ کیا ہے۔ داؤد نے گوہ کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، مگر دستورالپیما رستان کے مصنف کی حیثیت سے اس کی شہرت زیادہ ہے۔ داؤد کا پورا نام سدید الدین ابوالفضل داؤد بن ابی الیان سلیمان بن ابو الفرج اسرائیل بن ابی الطیب سلیمان بن مبارک اسرائیلی ہے۔ داؤد بن ابی الیان کی ولادت 556 ہجری میں قاہرہ میں ہوئی اور اس کی وفات کا سال 643 ہجری ہے۔<sup>[۵]</sup> وہ طب کے فسفیانہ اور عملی پہلوؤں پر کامل دستگاہ رکھتا تھا، علاج و معالجہ کی باریکیوں سے واقف تھا اور اعلیٰ ترین انتظامی صلاحیتوں کا حامل تھا۔ اس کی صلاحیتوں کا اعتراض کرتے ہوئے اس کے شاگردابن ابی اصیبیع نے اسے محقق اور علمی و عملی اعتبار سے ممتاز لکھا ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ میں نے علم الامراض پر اس کی تحقیق، علاج و معالجہ پر اس کی قدرت

☆ استشنت پروفیسر، شعبہ علم الصیدلہ، زید ایجیونانی میڈیکل کالج، سیوان، بہار

☆☆ استشنت پروفیسر، شعبہ علم الادویہ، حیات یونانی میڈیکل کالج، لکھنؤ، اتر پردیش

☆☆☆ پروفیسر، شعبہ علم الادویہ، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، بنگور، کرناٹک

☆☆☆☆☆ استشنت پروفیسر، شعبہ علم الصیدلہ، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، بنگور، کرناٹک

ہیں۔ ہر ایک باب کے تحت کسی مخصوص شکل کی دوائے ذکر سے قبل مؤلف نے اس کی تفصیلات قلمبند کرنے کا التزام کیا ہے، چنانچہ جواش، شربت، جلاب، وغیرہ کی معلومات متعلقہ ابواب کی ابتداء میں سمجھا بیان کی گئی ہیں۔ جلاب کی لفظی تحقیق بیان کرتے ہوئے داؤ دلکھتا ہے ”جلاب“ دو فارسی الفاظ سے مل کر بناتے ہیں ایک جمل، دوسرا آب جس کے معنی شراب ماء الورد کے ہیں کیونکہ جل فارسی میں ورد کو، اور آب شراب کو کہتے ہیں، لیکن آج کے دور میں صرف شکر گھول کر بھی لوگ جلاب بناتے ہیں۔“

دستورالیہمارستان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابو نصر عطار اسرائیلی کی منہاج الدکان و دستورالاعیان جیسی گرافندر کتاب کا یہ اہم مأخذ ہے۔ حاجی خلیفہ (وفات 1067ھ) کشف الطعون میں رقمطراز ہیں ”داؤ دلکھ طار اسرائیلی نے منہاج الدکان و دستورالاعیان کو الدستورالیہمارستان، اور دوسری منتخب قرابادینوں جیسے الارشاد، مکملی، منہاج اور ابن تلمیذ کی اقرباذین جیسی کتابوں سے جمع فرمایا ہے۔“<sup>[۲]</sup> یہ کتاب مندرجہ ذیل 12 ابواب پر مشتمل ہے:

پہلا باب: معاجین و اطربیفلات کے بیان میں  
دوسراباب: جوارثات کے بیان میں  
تیسرا باب: حبوب، ایارجات اور مطبوعات (جو شاندوں) کے بیان میں  
چوتھا باب: افراد و سفوفات کے بیان میں  
پانچواں باب: اشربہ، مرہجات، عوقات اور بوبات کے بیان میں  
چھٹا باب: غرغوں اور سعوطات کے بیان میں  
ساتواں باب: سرموں اور شیافات کے بیان میں  
آٹھواں باب: حقنوں، فتیلوں اور فرز جوں کے بیان میں  
نواں باب: طلا اور ضمادات کے بیان میں  
دوواں باب: رونگیات و نطلوات کے بیان میں  
گیارہواں باب: ادویہ فم اور سنونات کے بیان میں  
بارہواں باب: ناسور و خراج کے مراثم و ادویہ کے بیان میں

گذشتہ سطور میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ داؤ نے مرکبات کے افعال کو بالتفصیل قلمبند کرنے کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔ عصر حاضر میں متبادل قرابادینوں قرابادین قادری، قرابادین جدید، بیاض کبیر، وغیرہ میں اطربیفل صغير کے تحت صرف اس قدر بیان کیا گیا ہے کہ یہ مرکب دماغ کو قوت دیتا، ذہن کو صاف کرتا اور رنگ کو نکھراتا

کے علاوہ دستورالادویۃ المرکبہ کو بھی اس کی تصنیف میں شمار کیا ہے۔<sup>[۱]</sup> دستورالیہمارستان اس کی نہایت مشہور و معروف تصنیف ہے۔ اس کا تذکرہ تاریخ کی کتابوں میں مختلف ناموں سے کیا گیا ہے۔ الدستورالیہمارستان، الدستور فی الطب، الدستور، دستورالیہمارستان، الدستورالمارستان اور دستورالادویۃ المرکبہ کے عنوانین کے تحت اس کے مخطوطات دنیا کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔<sup>[۳]</sup>

- (الف) مکتبۃ الظاہریہ، دمشق، سوریا، رقم الحفظ 188۔
  - (ب) المکتبہ، صنعا، یمن، رقم الحفظ طب 20۔
  - (ج) مکتبۃ المخطوطات، الکویت، الکویت، رقم الحفظ 3484 ح 1 عن شستر بیتی 4987/1۔
  - (د) شستر بیتی، دبلن، ایرلینڈ، رقم الحفظ 4987/6(1)۔
  - (ه) بودیلنا، آسکسفورد، انگلستان، رقم الحفظ 941/1(9)۔
  - (و) مکتبۃ میونخ، میونخ، المانيا، رقم الحفظ 832۔
  - (ز) جوتا، جوتا، المانيا، رقم الحفظ 2031۔
  - (ح) الجلس الوطني للثقافة والفنون والآداب، کویت، رقم الحفظ 85 عن شستر بیتی 4987۔
  - (ط) معهد المخطوطات العربية، قاهرہ، مصر، رقم الحفظ 104 عن دارالكتب المصرية، 142 طب - ف 442۔
  - (ی) معهد المخطوطات العربية، قاهرہ، مصر، رقم الحفظ 463 عن مکتبہ الغریبیہ بالجامع الکبیر، صنعا، یمن۔
  - (ک) مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیة، ریاض، المملکة السعودية، رقم الحفظ 13802۔
- دستورالیہمارستان کا عربی متن بوس سبطات کی تصحیح کے بعد فرانس سے شائع ہوا ہے۔ زیر نظر مقالہ کی تیاری میں اسی عربی متن کو بنیاد بنا یا گیا ہے۔
- ### خصوصیات و امتیازات

اختصار کے باوجود مشتملات کی انفرادیت اور اہمیت نے اس کتاب کو نہایت با مقصد بنادیا ہے۔ دستورالیہمارستان، قاهرہ کے ناصری شفاخانہ میں مستعمل مرکبات اور مصر، شام اور عراق کے اطباء کے مجربات پر مشتمل ہے۔ ابواب کے تحت مختلف اشکال ادویہ کے مالہ و ماعلیہ کا احاطہ کرتے ہوئے داؤ نے داؤں کے افعال کو بالتفصیل بیان کیا ہے۔ ادویہ کے اجزاء، ترکیب تیاری، مقدار خوراک، اور بدرقه جات بھی شامل کیے گئے

قسموں قونچ باغی، قونچ نفلی، قونچ ریجی اور احتباں نفل میں اس کا استعمال مفید ہوگا اور اس سے صفراء اور بلغم کی مطلوبہ مقدار ہی اسہال کے ذریعہ خارج ہوگی۔ جوارش کمونی کے تحت بیان کیا ہے کہ یہ خفیف مسہل بھی ہے کیونکہ اس میں بورق (بورہ، پاپڑی اون) ایک جزء کی حیثیت سے شامل ہے۔

حیوب کا تذکرہ کرتے ہوئے داؤ نے ایک ایسی گولی بیان کی ہے جسے زیر زبان رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کا استعمال اس دور میں کھانی اور سینہ کے دیگر امراض میں کیا جاتا تھا۔ زیر زبان استعمال کرنے کی ایک اہم وجہ اس کے مقامی اثرات کو تادیری باقی رکھنا تھا تاکہ حلق کی مرضی کیفیات کا تدارک کیا جاسکے۔

مؤلف نے شربت سے متعلق باب کی ابتداء میں متعلقہ قوانین کا ذکر شرح و بسط کے ساتھ کیا ہے۔ پھولوں کا شربت (جیسے گلاب، نیلوفر، بنفشہ وغیرہ) کیسے تیار کیا جائے، پھولوں کے شربت کی تیاری کا طریقہ کیا ہوگا، رسیلے پھولوں (سیب، سفر جل، انار وغیرہ) اور نسبتاً خشک پھولوں (آلوبخارا، آلوبالو، عناب وغیرہ) کے شربت کس طرح تیار کیے جائیں گے، ان کی ہدایات کو پیش کیا گیا ہے۔

مربہ جات کے باب میں ترکیب تیاری کے تحت تازہ پھولوں، خشک پھولوں اور جڑوں مثلاً گاجر اور شفاقل وغیرہ سے مربے تیار کرنے کے اصول درج کیے گئے ہیں۔ مؤلف نے لکھا ہے کہ بالعموم مربے قابض اثرات کے حامل پھولوں جیسے سفر جل، تفاح، ریباں، توت، رمان، جوز، حصرم، آس، بخشاش وغیرہ سے تیار کیے جاتے ہیں۔

روغنیات کے باب کے آغاز میں سرد کیفیت کے حامل پھولوں مثلاً نیلوفر، بنفشہ، گل سرخ، گرم کیفیت کے پھولوں جیسے بابونہ، سون، نرگس اور تنج اور تمیم سے روغن تیار کرنے کی تراکیب درج کی گئی ہیں۔

اس مضمون میں دستور الپیمارستان کے امتیازات کا جواہمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے، اس کی روشنی میں اسے تیرہویں صدی کی ایک اہم قرابادینی دستاویز کہا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف لاہریوں میں موجود دستور الپیمارستان کے مختلف طوں کی روشنی میں اس کو تدوین و ترجمہ کے مراحل سے گزار کر زیور طبع سے آراستہ کیا جائے تاکہ ہر شخص اس سے مستفید ہو سکے۔

ہے۔ اس کا استعمال بواسیر کے لئے بھی اکسیر ہے۔ [۲، ۵، ۷] داؤ نے اس کے افعال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ استرخاء معدہ اور رطوبت معدہ میں نافع ہے، ہضم کو تقویت دیتا ہے اور آلات غذا میں جمع شدہ رطوبت کو کم کرتا اور دفع کرتا ہے، فم معدہ کو تقویت پہنچا کر معدہ سے دماغ کی طرف اٹھنے والے بخارات کو روکتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ یہ ذہن کی صفائی، ذکاوت و فطانت کی زیادتی اور فہم و بصیرت کی تیزی کا ذریعہ ہے، نسیان و بلا دلت کو نافع ہے، اعصاب کو تقویت دیتا ہے، اور امراض دماغیہ بارہہ ورطہ میں تقویت آلات دماغ اور تجفیف رطوبات کے ذریعہ فائدہ پہنچاتا ہے، نیز بڑھاپے کو جلد آنے سے روکتا ہے۔

مجون زبیب کے متعلق قرابادین قادری، قرابادین عظیم، قرابادین احسانی، قرابادین جدید اور بیاض کبیر وغیرہ میں اس اتنا مذکور ہے کہ مرگی والے کو بالخصوص نافع ہے [۹، ۸، ۷، ۵] جبکہ دستور الپیمارستان میں لکھا ہے کہ یہ مجون غلبہ خلط سوداء بلغم، جرب غنیق، جذام، برص اور تمام امراض سوداوی و بلغمی میں نافع ہے۔

جوارش کے باب کو لفظ جوارشات کی لفظی تحقیق سے شروع کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ یہ ایک فارسی لفظ جوارش کی جمع ہے جس کے معنی ہاضم طعام کے ہیں۔ جوارشن کا لفظ ان مجعونات کے لئے مستعمل ہے جس میں افاویہ (وہ خشبودار ادویہ جو مصالحون میں استعمال ہوتی ہیں جیسے دارچینی، قرنفل، الاصحی وغیرہ جسے عرف عام میں گرم مصالح بھی کہتے ہیں)، فلفل ٹلاٹھ (فلفل سیاہ، فلفل سفید اور دار فلفل) اور زنجیل شامل ہوتے ہیں۔ بعض اطباء میں مسہل دواؤں کا اضافہ کر کے حسب ضرورت مختلف امراض میں استعمال کرتے ہیں۔ مؤلف نے ہر جوارش کے لیے جوارشن کا ہی لفظ استعمال کیا ہے جیسے جوارشن السفر جل امسہل، جوارشن السفر جل المسک، جوارشن الکمون وغیرہ۔

اجزاء کی شمولیت کے پس پرداہ کا فرما فکر کا ذکر بھی بعض مرکبات کے تحت کیا گیا ہے۔ جوارش سفر جل مسہل کا ذکر کرتے ہوئے داؤ نے لکھا ہے کہ اس مرکب میں موجود سقونیا اور تربد سے جو اسہال ہوگا وہ بے ضرر ہوگا۔ اس میں موجود سقونیا کی قوت ٹوٹ جاتی ہے اور سفر جل کی زیادہ مقدار سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اس لئے اب تربد سے جو اسہال ہوگا وہ اسہال صالح ہوگا۔ اس سے اسہال لانے میں افاویہ کی معاونت تو ہوگی ہی مزید، حاصل شدہ مرکب کی ضعیف قوت دافعہ کے سبب قونچ کی تمام

## حوالہ جات

- ۵ ارزانی، محمد اکبر، قریبادین قادری (اردو ترجمہ)، سی آر یو ایم، نئی دہلی، 2009ء، ص: 90-11
- ۶ عبدالحکیم، قریبادین جدید، سی آر یو ایم، نئی دہلی، 2005ء، ج: 11، ص: 206
- ۷ کبیر الدین، محمد، بیاض کبیر، جلد دوم، اعجاز بلشینگ ہاؤس، نئی دہلی، سنه اشاعت غیر مذکور، ص: 132
- ۸ خان، محمد عظیم، قریبادین اعظم، سی آر یو ایم، نئی دہلی، 2009ء، ص: 457
- ۹ علی، احسان، قریبادین احسانی، سی آر یو ایم، نئی دہلی، 2006ء، ص: 130

• • •

- ۱ کمالہ، عمر رضا، مجم المولیقین (ترجم مصنفو الکتب العربیہ)، جلد اول، دار احیاء التراث العربي، بیروت، 1957ء، ص: 698
- ۲ ابن ابی اصیپع، عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، سی آر یو ایم، نئی دہلی، 1992ء، ص: 279
- ۳ خزانۃ التراث۔ فہر مخطوطات، جلد 83، مرکز الملک فیصل، سنة اشاعت غیر مذکور، ص: 293
- ۴ چپی، مصطفیٰ بن عبد اللہ کاتب ( حاجی خلیفہ)، کشف الطیون عن اسمی الکتب و الفنون، جلد دوم، مکتبہ امشی، بغداد، 1941ء، ص: 1871

# طب یونانی میں فلسفہ غذا

وسمیم احمد☆

نہال احمد☆☆

جزء کا اگر بدل یا قائم مقام فراہم نہ کیا جائے تو ان کا وجود بہت قلیل مدت میں ناپید ہو جائے گا۔ انہیں تخلیل شدہ اجزاء کا بدل فراہم کرنے کا نام تغذیہ ہے، چاہے وہ جسم انسان میں ہو یا کسی دوسری شے میں اور جن اشیاء سے یہ بدل فراہم کیا جاتا ہے ان کو غذا کا نام دیا جاتا ہے۔

**غذا:** غذا ہر اس شے کو کہیں گے جو بدل ماتخلل فراہم کرے۔ صاحب ذخیرہ حکیم اسماعیل جرجانی کے مطابق ”غذا کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ آدمی کھاتا ہے، معدہ میں وہ چیزیں پختہ ہوتی ہے اور معدہ سے پھر جگر میں آتی ہے اور جگر سے رگوں میں آتی ہے اور اعضاء مفرده میں سے ہر ایک عضو کو حصہ پہنچاتی ہے، اور وہ غذا اس عضو کے مشابہ اور مانند ہو جاتی ہے، اور جو کچھ اس سے تخلیل کے ذریعہ خرچ ہو گیا ہے اس کے عوض قائم ہو جاتی ہے اور آدمی کا بدن اس سبب سے اپنے قوام پر باقی رہتا ہے۔“<sup>[۲]</sup> حکیم صاحب نے اپنے اس قول میں استعمال غذا کا عمومی طریقہ، غذا کے مراحل، غذا کا فعل اور غذا کا مقصد وغیرہ بشرح و بسط بیان فرمایا ہے۔ غذا کے مفہوم میں ہر وہ شے شامل ہوتی ہے جو تغذیہ بدن کی غرض سے استعمال کی جاتی ہے، چاہے وہ منہ کے ذریعہ کھائی جائے یا حقنے کے ذریعہ دی

دنیا کی تمام ہی اشیاء بثبوٹ بدن انسان اپنے وجود کے لیے چار ارکان کی مرہون منت ہیں جو کہ نار، ہوا، ماء اور ارض ہیں۔ یہ نظریہ ابند قلسیں (440 ق م) کا دیا ہوا ہے [۱] جس پر طب یونانی بنیاد کرتی ہے۔ یہی چاروں ارکان آپس میں مقدار کی کمی و زیادتی کے ساتھ مل کر موالید ثلاثہ کو وجود دختے ہیں۔ بدن انسان میں بھی یہی چاروں ارکان پائے جاتے ہیں اور جن اشیاء سے اس کا وجود برقرار ہے ان میں بھی موجود ہیں۔ کیونکہ جن مادوں سے یہ تغذیہ حاصل کرتا ہے اگر ان میں اس کی مخالف اشیاء ہوتیں تو تغذیہ کا عمل ممکن نہ ہوتا۔

یہ مسلمہ ہر طرح سے ثابت ہے کہ بیرونی ہوا، حرارت سماوی اور مختلف حرکات سے پیدا ہونے والی حرارت کے زیر اثر ہر اس چیز میں مسلسل تخلل ہوتا رہتا ہے جو ان کے اثرات کو قبول کرتی ہیں، کیونکہ حرارت کا خاصہ ہے کہ یہ اشیاء میں لاطافت و انتشار کا باعث ہوتی ہے۔ اثر کی قبولیت بھی ہر ایک شے میں الگ الگ درجہ کی ہوتی ہے اور یہ درجہ اشیاء میں قبول اثر کی استعداد پر مختص رکرتا ہے۔ مثلاً جو چیزیں رطب ہیں ان میں تخلل ان اشیاء کے مقابلے زیادہ ہوتا ہے جو یا اس ہوتی ہیں۔ اجسام سے تخلیل شدہ

☆ اسٹٹنٹ پروفیسر، شعبہ کلیات امور طبیعیہ، پیشل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، بیگور، کرناٹک

☆ میڈیکل آفیسر (یونانی) حکومت اتر پردیش

سے مل کر بنتی ہیں، کیونکہ کسی ایک رکن سے تنفس یہ ممکن نہیں ہے اس صورت میں جبکہ وہ بسیط ہوں، مثلاً پانی جو ہم پینتے ہیں وہ بسیط ہونے کی وجہ سے جزو بدن نہیں بنتا ہے۔<sup>[۷]</sup> کیونکہ ابدان اپنے اس طبقات قریبہ سے غذا بست حاصل کرتے ہیں اور آگ، ہوا، پانی اور موٹی ہمارے ابدان کے لیے اس طبقات بعدیہ کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ اخلاق (اندیہ) اس طبقات متوسطہ اور اعضاء مشابہۃ الاجزاء کے اس طبقات قریبہ ہیں<sup>[۸]</sup>، جن سے اعضاء مرکبہ کی ترکیب ہوتی ہے اور اعضاء مرکبہ سے جملہ بدن ترکیب پاتا ہے۔ اس طرح اعضاء مشابہۃ الاجزاء کی غذا اخلاق ہوئے نہ کعناص بسیطہ۔

جب یہ ارکان آپس میں اپنی متقاضاد کیفیات کے ساتھ ملتے ہیں تو ان میں باہم فعل و افعال ہوتا ہے اور یہ کیفیات ایک دوسرے پر اثر کرتی ہیں اور ایک دوسرے سے متاثر ہوتی ہیں اور جب یہ فعل و افعال ایک حد پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے تو کسی ایک رکن کی کیفیت دوسرے ارکان کی کیفیات پر غالب آ جاتی ہے، اور اسی کیفیت غالبہ کا نام مزاج ہے، جیسا کہ علی ابن عباس مجوسی اور اسماعیل جرجانی جیسے اطبانے بیان کیا ہے۔<sup>[۹، ۱۰]</sup> یہ غلبہ بھی اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کیفیت غالبہ جس رکن سے وابستہ ہوتی ہے وہ رکن بقیہ دوسرے ارکان کے مقابلے میں غالب ہوتا ہے۔

**غذا اور دوایں فرق:** آسان زبان میں غذا اور دوایں کے درمیان فرق یہ ہے کہ بدن پر وارد ہونے والی وہ اشیاء جو بدنی حرارت کے زیر اثر اپنی صورت نوعیہ کو ترک کر کے دوسری صورت نوعیہ اختیار کر لیتی ہیں، وہ غذا کہلاتی ہیں۔ اس کے برعکس وہ اشیاء جو اپنی صورت نوعیہ پر باقی رہتی ہیں دو اکھلاتی ہیں۔

دو اور غذا میں ایک نمایاں فرق یہ بھی ہے کہ غذا طبیعت کی تابع دار ہے اور اس کی قوت، طبیعت سے منفصل ہوتی ہے اور آدمی کی بدنی قوتیں اس پر غالب ہوتی ہیں اور اس کو ہضم کر کے اس سے غذا حاصل کرتی ہیں۔ اس کے برعکس دوایں طبیعت انسان کی مطبع نہیں ہے اور بدنی قوتیں اس پر غالب نہیں آتی ہیں بلکہ آدمی کی طبیعت اس کی مطبع اور اس سے منفصل ہوتی ہے۔ پس اسی وجہ سے غذا کا فعل جو کسی کیفیت میں ایک درجہ میں ہو یا دو درجہ میں ہو، جسم انسان میں دوایں کا فعل سے کمتر ہے جو ایک درجہ میں ہو، اس لیے کہ دو ایک اس طبیعت انسان فاعل ہے اور آدمی کی طبیعت اس سے منفصل ہوتی ہے جبکہ غذا منفصل ہے اور انسان کی طبیعت فاعل ہے۔ اسی

جائے یا بذریعہ عروق (Infusion) ۱۷) دی جائے۔ کسی بھی چیز کے بدل بننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ جس چیز کا بدل بننے جا رہی ہے اس سے مزاج، قوام، رنگ و روپ، افعال و خواص وغیرہ ہر لحاظ سے مشابہ ہو، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے اطراف میں موجودہ اشیاء جن کو جسم انسانی کی غذا کا نام دیا جاتا ہے، وہ جسم انسانی کے مختلف اعضاء کے مشابہ نہیں ہوتی ہیں بلکہ چند مخصوص مراحل سے گزرنے کے بعد بھی غذا کے کچھ اجزاء اعضاء جسمانی کے مشابہ ہو جاتے ہیں جبکہ کچھ اجزاء بہر حال ایسے رہ جاتے ہیں جو مشابہ نہیں ہو پاتے، جن کو نفلات کا نام دیا جاتا ہے۔ لہذا ان اشیاء کو ہم مجاز آ تو غذا کہہ سکتے ہیں لیکن حقیقتاً یہ غذائیں ہیں۔

**تحلل:** معالجات بقراطیہ میں ابو الحسن احمد بن محمد طبری نے بیان کیا ہے کہ ”غذا کا جودا اپنے اس طبق سے ہوتا ہے اور یہ آگ، ہوا، پانی اور موٹی ہے۔“<sup>[۱۱]</sup> اسی طرح ربن طبری نے فردوس الحکمت میں کہا ہے کہ ”انسان عناصر اربعہ سے خوراک حاصل کرتا ہے۔“<sup>[۱۲]</sup> یہ چاروں عناصر اپنی الگ الگ کیفیات رکھتے ہیں۔ عنصر نار انتہائی درجہ کا حار رکن ہے کیونکہ جب کیفیت حارہ انتہائی حالت میں عضر کے ساتھ مرکب ہوتی ہے تو اس سے آگ کا جسم بنتا ہے۔<sup>[۱۳]</sup> اسی طرح عصر ہوا میں انتہائی درجہ کی رطوبت ہے، عصر ماء میں انتہائی درجہ کی برودت اور عصر ارض میں انتہائی درجہ کی بیوست ہوتی ہے۔ یہ چاروں ارکان ایک دوسرے کے متقاضاد و شمن ہیں۔<sup>[۱۴]</sup> اسی طرح یہ ارکان طبعاً اپنے اپنے چیز کی طرف مائل ہیں یعنی ان کو اگر آزاد چھوڑ دیا جائے تو عنصر نار مقرر آسان کی طرف چلا جائے گا اور عصر ارض و سط کا نبات کی طرف، اسی طرح ماء اور ہوا بھی اپنے اپنے چیز کی طرف بھاگ جائیں گے۔ ان چاروں ارکان کو جبراً اکٹھا کیا گیا ہے، جو کہ موالید خلاشہ میں ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے۔ جب یہ چاروں ارکان آپس میں متقاضاد ہیں تو یہ ایک دوسرے کا تصرف کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو ختم کرتے رہتے ہیں، کیونکہ طبعی قوت جبری قوت کے مقابلے زیادہ قوی ہوتی ہے اور اس طرح سے ان سے بُنی اشیاء میں مسلسل تحلل ہوتا ہے، جس کی رفتار کو یہ ورنی حرارت، حرکت و ریاضت وغیرہ تیز کر دیتی ہیں۔

”انسان عناصر اربعہ سے خوراک حاصل کرتا ہے۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان جن چیزوں سے خوراک حاصل کرتا ہے وہ انہیں چاروں عناصر

ہیں، مثلاً گوشت کا مزاج حار طب ہے تو یہ رکن ہوا کے غلبہ کی طرف رہنمائی ہے، گوشت ہضم و استعمال میں نہ سریع ہو گا نہ بطي، بلکہ معتدل ہو گا، اس سے پیدا ہونے والا کیموس جید ہو گا، اس سے خلط دم کی پیدائش ہو گی، اور اس کا یہ شرط حصہ جزو بدن بن جائے گا اور بہترین تغذیہ فراہم کرے گا۔ ابوہل مسکی تو اغذیہ میں صرف اسی جزو کو غذاۓ تحقیقی تصور کرتے ہیں جس جزو سے حار طب جو ہر کی پیدائش ہو، کیونکہ حار طب جو ہر ہی ہے جس سے بدن کا تغذیہ ہوتا ہے۔ [۱۲]

اس کے عکس اگر کوئی غذا غلیظ و ثقلی ہے، مزاجاً بار دیا بس ہے، اس سے پیدا ہونے والا کیموس بھی جید نہیں ہے اور خلط سودا کی پیدائش کرتا ہے تو یہ رکن ارض کے غلبہ کی علامت ہے، کیونکہ یہ ساری صفات اسی رکن اور اس سے وابستہ کیفیات کی ہیں۔

اسی طرح رکنِ مااء اور رکنِ نار کے غلبہ کی صورت کا معاملہ ہے۔ مثلاً حار یا بس اغذیہ میں رکنِ نار تو بار در طب اغذیہ میں رکنِ مااء کا غلبہ ہوتا ہے اور اسی مناسبت سے ان اغذیہ سے پیدا ہونے والے کیموس اور اخلاط بھی ان ارکان کے غلبہ کو ظاہر کرتے ہیں اور انہی ارکان کی مناسبت سے اغذیہ میں ہضم کی استعداد بھی پیدا ہوتی ہے۔

ابو الحسن علی بن سہل ربن طبری لکھتے ہیں کہ ”تمام مادی اشیاء کا وجود چار عناصر سے ہے مگر ان میں بعض اشیاء میں ناریت کا غلبہ ہے، بعض میں ارضیت یا دوسری قوتیں ان کے مزاج اور ماہیت کے مطابق غالب ہوتی ہیں۔“ [۱۳]

اسی طرح ایک دوسری جگہ بیان کیا ہے کہ ”صرف اکاذیقہ کڑوا ہے اور قوت و حرکت آگ کی مثل ہے۔ خون کا ذائقہ میٹھا اور قوت ہوا کی طرح ہے۔ بلغم کی قوت و حرکت پانی کی مثل ہے۔ اور سودا کی قوت و حرکت مٹی کی طرح ہے۔“ [۱۴]

ترتیب و ساخت سے استدلال: اگر ہم اغذیہ کی ساخت اور ترتیب پر غور کریں تو یہ بھی ہماری رہنمائی رکنِ غالب کی طرف کرتی ہیں۔ اگر کسی پھل میں ارضیت کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ سخت ہو کر جم جاتا ہے مثلاً مقلی یا حیوانوں میں ہڈیاں۔ جس پھل میں ارضیت اور مائیت زیادہ ہو گی وہ پھل اپنی ساخت کے اعتبار سے نرم و ملائم ہو گا مثلاً سیب، ہی اور آڑ وغیرہ۔ اگر پھل میں مائیت کا ارضیت پر غلبہ ہو گا تو انگور اور انار کی طرح نرم ہو گا۔ جس پھل میں رطوبت بھی زیادہ ہو اور لیسہ ارجمند مکمل جما ہوا ہو گا مثلاً کیلا۔ جس پھل میں مائیت کے ساتھ ہو ایت بھی ہو گی وہ پھل تربوز کی

لیے اگر کوئی غذاء معتدل جو تدرست آدمی کے مزاج کے برابر ہو، اس سے بیمار کا علاج کریں تو اس سے لازماً بیماری بڑھے گی، اس لیے کہ غذا طبیعت انسان سے منفعت ہوتی ہے۔ پس جس وقت کہ مزاج صحیح ہوا اور غذا منفعت ہو، صحت زیادہ ہو گی اور جس وقت مزاج مريض ہوا اور غذا منفعت ہو بیماری بڑھے گی، خصوصاً اگر بیمار کے جسم میں مواد بد پہلے سے موجود ہوں۔ چنانچہ بقراط کہتا ہے: ”البدن الذي ہو غير نقى كلما غذى به انما يزيد شرا“ یعنی ہر وہ بدن جو مواد بد سے پاک نہ ہو، جب بھی اس کا تغذیہ کیا جائے گا تو شر میں اضافہ ہو گا۔ اسی طرح اطباء کا قول ہے: ”الغذاء يزيد في القوة ويزيد في المرض“ یعنی غذاؤت اور مرض دونوں میں اضافہ کرتی ہے جبکہ تقلیل غذاؤنوں میں کمی کرتی ہے۔ [۱۵]

اطباء نے اغذیہ کی مختلف صفات و خصوصیات کو بنیاد بنا کر ان کے مزاج اور افعال و خواص بیان کیے ہیں مثلاً بودا، ذائقہ، صلابت، لینیت، ثقل و خفت وغیرہ جن کی مدد سے ہم آسانی سے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ کس غذا میں کون سا رکن دوسرے ارکان کے مقابلے زیادہ ہے۔ ان معلومات کو بروئے کار لارک نہ صرف ہم صحت کی حفاظت کر سکتے ہیں بلکہ بہت سے امراض کا علاج بھی مکمل طور پر کر سکتے ہیں، کیونکہ بقراط کے نظریے کے مطابق اخلاط کی کمیت و کیفیت میں خلل و بکار کے نتیجہ میں امراض پیدا ہوتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اخلاط اغذیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور اغذیہ ارکان سے مرکب ہوتی ہیں۔

کسی بھی غذا میں چاروں ارکان برابر مقدار میں شامل نہیں ہوتے بلکہ کوئی رکن زیادہ اور کوئی کم ہوتا ہے، اور الگ الگ رکن کی بنیاد پر الگ الگ خلطیں بنتی ہیں، مثلاً اگر کسی غذا میں رکنِ ارض زیادہ ہے تو اس سے دوسرے اخلاط کے مقابلے میں وہ خلط زیادہ پیدا ہو گی جس میں رکنِ ارض کا غلبہ ہو گا، یعنی اس سے خلط سودا کی پیدائش زیادہ ہو گی، اسی طرح دوسرے ارکان کا بھی معاملہ ہے۔

ہم یہاں پر اغذیہ کی چند خصوصیات و صفات پر غور کرتے ہیں:

مزاج و اخلاط سے استدلال: اطباء اپنے تجربات و مشاہدات کی بنیاد پر اغذیہ کے جو مزاج بیان کیے ہیں وہ بھی رکنِ غالب اور کیفیت غالب کی بنیاد پر ہیں، اور کھانے سے لے کر جزو بدن بننے تک اسی کی خصوصیات و صفات ملتی

غلبہ ہوتا ہے جبکہ اجزاء دوائی قلیل ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کے نام میں لفظ غذا کو مقدم رکھا گیا ہے۔

جو چیزیں بدن انسان سے متاثر ہونے کے بعد اپنی صورت نوعیہ کو ترک کر دیتی ہیں لا محال ان کا اثر دوسری صورت نوعیہ اختیار کرنے کے بعد ہوتا ہے، کیونکہ جسم کے اجزاء مثلاً: ہیولی، صورت جسمیہ اور صورت نوعیہ میں سے صرف صورت نوعیہ فاعل اور موثر تسلیم کی گئی ہے۔ غذا میں بدنبال اثرات سے متاثر ہو کر اپنی صورت نوعیہ کو ترک کر دیتی ہیں۔ روٹی اور گوشت سے گیہوں اور گوشت کی صورت نوعیہ زائل ہو جاتی ہے اور رطوبات بدن مثلاً خون، بلغم، صفراء اور سودا وغیرہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ صورتیں بالکل دواوں کی طرح بتوسط کیفیت یا بغیر بتوسط کیفیت یعنی بالخاصہ بدن پر اثر کرتی ہیں۔ چنانچہ خون حرارت و رطوبت، صفراء حرارت و یبوست، بلغم برودت و رطوبت اور سودا برودت و یبوست پیدا کرتا ہے۔ [۱۸]

جن چیزوں کا مادہ اثر کرتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے تمام اجزاء ایسا کثرا جزا یا قل اجزاء اپنی صورت نوعیہ سے جدا ہو کر دوسری صورت نوعیہ سے ملبوس ہو جاتے ہیں اور یہ نئی صورت نوعیہ اپنا اثر کرتی ہے اور مادہ کو اثر کرنے میں کچھ بھی دخل نہیں ہوتا۔ کیونکہ حکماء کے اصول کے مطابق وہ قبل م Hispan ہے جو کہ فاعل نہیں ہو سکتا، لیکن باوجود اس کے اس دوسری صورت نوعیہ کے اثر کو مادہ کی جانب مجازاً منسوب کر دیا جاتا ہے تو Hispan اس مناسبت کی وجہ سے کہ مادہ بحالہ باقی رہتا ہے، لیکن پہلی صورت غذائی باطل ہو جاتی ہے۔ گویا یہ مادہ ہی دوسری صورت نوعیہ سے ملبوس ہونے کے بعد موثر ہوتا ہے ورنہ حقیقت میں موثر صورت ثانیہ ہوتی ہے، مثلاً زردی، بیضہ مرغ، روٹی اور گوشت جسم میں حرارت و رطوبت کا باعث ہوتی ہیں لیکن یہ حرارت و رطوبت نہ تو اس انڈے اور گوشت کی صورت نوعیہ کا اثر ہے نہ اس مادہ کی خاصیت کا، بلکہ یہ اس صورت نوعیہ کا اثر ہے جس کو ہضم ہونے کے بعد انڈا، روٹی اور گوشت قبول کرتے ہیں، اور وہ خون ہے۔ [۱۹] اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ غداوں کو بالکمیت اور دواؤں کو بالکمیت اثرات میں محدود کرنا صحیح نہیں ہے۔

صورت نوعیہ بتوسط جنم و وزن بھی اپنا مستقل اثر رکھتی ہے۔ مثلاً ایک بھوکے انسان کا پیٹ اگر کسی چیز سے بھر دیا جائے تو وہ فوراً قوت محسوس کرتا ہے حالانکہ ابھی ہضم وغیرہ کے مراحل طے نہیں ہوئے ہیں، یا یہ چیز از قسم غذا

طرح بڑا اور گول شکل کا ہو گا [۲۰] کیونکہ ان دونوں ارکان میں پھیلنے کی صفت ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ جانی دباو پیدا کرتے ہیں۔

**ذائقہ سے استدلال:** اندیشہ کے ذائقے بھی ہماری رہنمائی مزاج، افعال، غذائیت اور شامل ارکان میں سے رکن غالب کی طرف کرتے ہیں۔ صاحب فردوس الحکمت کے مطابق اگر کسی شے کے ذائقے سے زبان خوشگوار لذت محسوس کرتی ہے تو وہ چیز معتدل طور پر حار رطب ہوتی ہے اور جو چیز جسم کے مزاج کے مشابہ ہوگی، جسم اس سے لذت حاصل کرے گا مثلاً شہد اور تازہ پانی وغیرہ۔ کیلی چیز میں ارضیت کا غلبہ ہوتا ہے اور اس میں برودت ہوتی ہے۔ کژوی شے حار و ناری ہوگی، تیز پچھٹی چیز بھی ناری ہوگی، نمکین میں حرارت اور ارضیت ہوگی۔ [۲۱]

معتدل مزاج آدمی کیلئے مٹھاں پسندیدہ ذائقہ ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ مٹھاں حرارت اور رطوبت کے امتحن ج کا مرکب ہے، ان دونوں میں سے اگر کوئی چیز کم یا زیادہ ہو جائے تو ذائقے میں فرق پڑ جائے گا جیسے پھل شروع میں سخت اور ان میں ارضیت کا غلبہ ہوتا ہے تو کیلے ہوتے ہیں، پھر سورج کی گرمی سے کچھ گرم ہوتے ہیں تو ان میں حموضت (ترشی) پیدا ہو جاتی ہے اور جب ان میں حرارت اور رطوبت معتدل ہو جاتی ہے تو وہ پک کر میٹھے ہو جاتے ہیں۔ جس پھل پر سورج کی شعاع پوری طرح پڑتی ہے اس کا رس سرخی مائل میٹھا ہوتا ہے اور جس پھل پر سورج کی شعاع نہیں پڑتی وہ پھل کھٹا اور سبزی مائل ہوتا ہے۔

**غذا کی نوعیت عمل:** بدن انسان کے اوپر حصتی چیزوں کا اور وہ ہوتا ہے، وہ بدنی حرارت کے زیر اثر یا تو اپنی صورت نوعیہ پر باقی رہتی ہیں یا اپنی صورت نوعیہ کو ترک کر کے دوسری صورت نوعیہ سے آراستہ ہو جاتی ہیں۔ پہلی قسم کی چیزوں کو ہم دوائے نام سے تعییر کرتے ہیں اور دوسری قبیل کی چیزوں کا نام غذا رکھتے ہیں۔ غذا کی دو صورتیں ہوتی ہیں: یا تو اس کے تمام اجزاء اپنی صورت نوعیہ کو ترک کر دیتے ہیں، یہ غداء مطلق ہے، جس کا وجود دنیا میں نہیں ہے۔ یا اس کے قلیل اجزاء اپنی صورت نوعیہ پر باقی رہتے ہیں، یہ غذا دوائی ہے۔ [۲۲]

غذاء دوائی میں دو قسم کے اجزاء پائے جاتے ہیں، ایک تو اجزاء غذائی جو اپنی صورت نوعیہ کو چھوڑ دیتے ہیں، اور دوسرے اجزاء دوائی جو اپنی صورت نوعیہ پر باقی رہتے ہیں۔ غذاء دوائی میں اجزاء غذائی کی کثرت اور سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

## حوالہ جات

- 1- Bertrand Russell, The history of western philosophy, Simon & Schuster (US), 1945 p.53
- 2- جرجانی، اسکلیل بن حسین، ذخیرہ خوارزم شاہی، جلد سوم (اردو ترجمہ حکیم ہادی حسین خاں)، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۰۲ء، ص: ۳۲۰
- 3- طبری، ابو الحسن، احمد بن محمد، المعالجات البقاطیہ، حصہ اول (اردو ترجمہ)، منتشر کوئل فارسی ریچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی، ۱۹۹۵ء، ص: ۲۲
- 4- طبری، ابو الحسن، علی بن سہل بن فردوس الحکمہ فی الطب، (اردو ترجمہ حکیم محمد اول شاہ)، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء، ص: ۵۰
- 5- طبری، ابو الحسن، احمد بن محمد، المعالجات البقاطیہ، حصہ اول (اردو ترجمہ)، منتشر کوئل فارسی ریچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی، ۱۹۹۵ء، ص: ۲۲
- 6- جرجانی، اسکلیل بن حسین، ذخیرہ خوارزم شاہی، جلد اول، (اردو ترجمہ حکیم ہادی حسین خاں)، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء، ص: ۱۲
- 7- جالیوس، کتاب فی العناصر، (تحقیق و تدوین و ترجمہ سید ظل الرحمن)، ابن سینا اکڈمی، علی گڑھ، ۲۰۰۸ء، ص: ۹۱
- 8- مسحی، ابو سہل، کتاب المائیۃ فی الطب، جلد اول (اردو ترجمہ)، منتشر کوئل فارسی ریچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی، ۲۰۰۸ء، ص: ۵۰
- 9- مسحی، ابو الحسن، علی ابن عباس، کامل الصناعۃ، جلد اول (اردو ترجمہ حکیم غلام حسین)، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، غیر مورخ، ص: ۲۵
- 10- جرجانی، احمد الحسن، ذخیرہ خوارزم شاہی، جلد اول، (اردو ترجمہ حکیم ہادی حسین خاں)، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء، ص: ۱۲
- 11- جرجانی، احمد الحسن، ذخیرہ خوارزم شاہی، جلد سوم، (اردو ترجمہ حکیم ہادی حسین خاں)، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء، ص: ۳۶
- 12- مسحی، ابو سہل، عیسیٰ بن یحیٰ، کتاب المائیۃ فی الطب، جلد اول (اردو ترجمہ)، منتشر کوئل فارسی ریچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی، ۲۰۰۸ء، ص: ۱۷
- 13- طبری، ابو الحسن، علی بن سہل بن فردوس الحکمہ فی الطب، (اردو ترجمہ حکیم محمد اول شاہ سنبلی)، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء، ص: ۳۲۲
- 14- ایضاً، ص: ۵۲
- 15- ایضاً، ص: ۳۲۰
- 16- ایضاً، ص: ۳۲۸
- 17- فلسفی، عبدالطیف، مقالات شفاء الملک، (مرتبہ سید ظل الرحمن)، فیکٹری آف یونانی میڈیسین، علی گڑھ مسلم پرنیورٹی، علی گڑھ، ۲۰۰۲ء، ص: ۲۷-۲۶
- 18- ایضاً، ص: ۲۳
- 19- ایضاً، ص: ۲۷-۲۸
- 20- ایضاً، ص: ۳۵-۳۶

نہ ہو۔ اسی طرح بعض مریضوں میں ایسی غذا تجویز کی جاتی ہے جس میں غذا نہیں کم ہو، لیکن جنم اور وزن سے ضعف کی تلاشی کر کے مثلاً موگ کی دال۔ اسی طرح بدن انسان کو جتنی غذا کی ضرورت شب و روز میں ہوتی ہے وہ چند گرام سے تجاوز نہیں کرتی لیکن اگر غذا کا جو ہر زکال کر گرام میں استعمال کرایا جائے تو انسان کا قفاعت کرنا مشکل ہو گا۔ [۲۰]

### خلاصہ بحث

ذکورہ بالامباحت یونانی فلسفہ غذا کا ایک حسین پرتو ہیں جس میں غذا اور انسانی مزاج کے مابین تعلق و ربط کو اجاگرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چونکہ غدائی مادے انسانی بدن کی تکمیل و تکمیل کے علاوہ تحفظ میں بینادی کردار ادا کرتے ہیں، اس لئے اجزاء غدائی کی افہام و تفہیم سے انسانی اخلاق و افعال کے ساتھ ساتھ مزاج کا بھی پتہ چلتا ہے۔ مخصوص قسم کی غذا کیں مخصوص قسم کے افعال و مزاج کا پتہ دیتی ہیں۔ اس لیے غدائی مادے جسم انسان میں پہنچنے کے بعد جن مختلف مرحلے سے دوچار ہوتے ہیں ان کی کلی واقفیت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ بیشتر استحالاتی امراض اسی کے نتائج ہیں۔ اس لیے غذا کے اجزاء ترکیبی کے علم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کس موسم میں، کس عمر میں اور کس مرض میں کون سی غذا کیں مناسب اور موزوں ہیں۔

غذا کا بدن کے ساتھ فطری اور ترکیبی تعلق ہے جو اس مضمون میں نہیں منطبق ہے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً ارکان اربعہ جوانسانی بدن کے لیے اسطقطضات بعیدہ ہیں، جب یہ اخلاط کی شکل اختیار کر لیتے ہیں تو اسطقطضات قریبہ کھلاتے ہیں اور انسانی بدن کے جزو اور حصہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ غذا کیں انسانی بدن میں اپنی موجودگی کا اظہار اپنے مخصوص کوائف اور خواص سے بھی کرتی ہیں۔ مثلاً صلابت و لبیت، تلق و خفت، حرارت و برودت اور رطوبت و یبوست وغیرہ۔ نیز کرنی خلل کے نتیجہ میں لیا جت ہونے والے امراض میں یہ غذا کیں بدل ما تخلل کا ذریعہ بھی بنتی ہیں جیسے خلل عظام میں ارضیت اور سوء مزاج بارد میں ناریت اور سوء مزاج حار میں مانیت وغیرہ۔

اس کے علاوہ اس مضمون میں مختلف غذاوں اور سچلوں کا ان کی ساخت، ترکیب اور شکل سے ان میں موجود ارکان کا تناسب اور نسبت کا بھی جائزہ لیا گیا ہے مثلاً تربوز کے اندر موجود مانیت اور ارضیت اس کے جانی دباو کا پتہ دیتی ہیں۔

# منافع الاغذیہ ودفع مضارہا: غذائی احکامات کی ایک جامع دستاویز

## ☆ معراج الحق

تحریروں میں مختلف دواؤں کے ساتھ غذائی ہدایات ایک لازمی جزو کے طور پر پائی جاتی ہیں۔

علم الغذا کی اہمیت کے پیش نظر بقراط کے عہد سے لے کر موجودہ عہد تک اطبابنے اس موضوع پر بے شمار مستقل کتابیں اور رسائل تحریر کیے ہیں اور اپنی تصنیفات میں اس موضوع کو خاطر خواہ جگہ دی ہے۔ بدنتی سے طب کے دوسرے شعبوں کی طرح علم الغذا سے متعلق قدیم اطبا کی پیشتر تحریریں دست بردازمانہ کی نذر ہو گئیں اور صرف ایک معمولی حصہ ہم تک پہنچ سکا ہے۔ اس کا بھی پیشتر حصہ مخطوطات کی شکل میں دنیا کے مختلف کتب خانوں اور ذاتی ذخیروں میں نوادرات کی شکل میں محفوظ ہے جن تک شائقین فن کی رسانی انتہائی دشوار ہے۔

اسی سلسلے کی ایک عربی تصنیف کتاب منافع الاغذیہ ودفع مضارہا ہے۔ اس کا مصنف عہد وسطیٰ کا معروف طبیب ابو بکر محمد بن زکریا رازی ہے۔ رازی کی دسویں صدی عیسوی کی یہ تصنیف جو علم الغذا کے موضوع کی انتہائی جامع تصنیف ہے، آٹھو سال سے زائد عرصہ تک مخطوطات کی شکل میں موجود ہے۔ علی آندری خیری خربونی کی کاؤشوں سے یہ کتاب مطبع خیری، مصر سے ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کی اشاعت کے باوجود محدود ذرائع نقل و حمل اور جغرافیائی حد بندیوں کے سبب ہندوستانی اطباء کے استفادہ کے لیے اب بھی یہ کتاب نایاب تھی۔ ساتھ ہی موجودہ عہد کی موافقانی ایجادات کے ذریعہ اس تک رسانی ممکن

علم طب کا مقصد جسم انسانی کی صحت کی حفاظت اور زوال صحت کی صورت میں صحت کی بحالی ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے علم حفظ صحت اور علم العلاج دونوں کا حسب ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔ صحت کو قائم رکھنے کے لیے جس طرح حالت صحت میں اس باب ستہ ضروریہ (ہوا، ماکول و مشروب، نوم و یقظہ، حرکت و سکون بدنسی، حرکت و سکون نفسانی، استفراغ و احتباس) کے احکامات کی رعایت ضروری ہے اسی طرح مرض لاحق ہونے پر ان اس باب سے متعلق احکامات کی رعایت کے ساتھ مرض کے علاج کے مختلف طریقوں کو اپنانا بھی ضروری ہوتا ہے۔

اطباء نے علاج کے طریقوں کو بنیادی طور پر تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے علاج بالتدبر و التغذیہ، علاج بالدواء اور علاج بالید۔ ائمہ فن نے علاج کے لیے ان تینوں طریقوں کو اسی ترتیب سے استعمال کی پر زور وکالت کی ہے۔ اسی لئے اصولی طور پر امراض کے علاج میں پہلے مرحلے میں علاج بالتدبر اور غذائی تصرفات کے ذریعہ مرض کے علاج کی ہدایت کی گئی ہے۔ جب یہ تدابیر کافی نہ ثابت ہوں تو پھر دواؤں کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر مرض کی نوعیت ایسی ہو کہ علاج کے لیے مذکورہ ذرائع کافی نہ ہوں تو پھر علاج بالید کی ہدایت کی جاتی ہے۔

صحت کی حفاظت کے لیے اس باب ستہ ضروریہ میں سے دیگر اس باب کے علاوہ ماکولات و مشروبات کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور مرضی حالات میں بھی اس کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ اسی لیے قدماء کی معالجاتی

☆ ریسرچ آفیسر (یونانی)، حکیم اجمل خان انسٹی ٹیوٹ فارلٹریری اینڈ ہسٹاریکل ریسرچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی

والعقاقيراز ابو الحسن علی بن سہل ابن طبری (وفات: ۸۲۰ء کے بعد)؛ رسالتہ فیما یدفع ضرر الاغذیۃ الغیر الموقفۃ از ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا (وفات: ۷۲۷ء)؛ تقویم الصحیہ فی قوی الاغذیۃ ودفع مضارہ از ابن بطلان (وفات: ۱۰۲۸ء)؛ کتاب الاغذیۃ از عبد الملک ابن زہر (وفات: ۱۱۶۲ء)؛ المفردات من الاغذیۃ، الطحمة الاصحاء اور اغذیۃ المرضی علی ترتیب العلل یا اطعمة المرضی از نجیب الدین سمرقندی (وفات: ۱۲۲۲ء)؛ کتاب الاغذیۃ والادویۃ از اسحاق بن سلیمان اسرائیلی (وفات: ۳۲۰ھ)؛ رسالتہ فی مداؤۃ الامراض بالادویۃ والاغذیۃ از ضیاء الدین ابن بیطار (وفات: ۱۲۲۸ء)؛ المختار من الاغذیۃ از علاء الدین علی بن الحزم القرشی معروف به ابن النفسی (وفات: ۱۲۸۸ء) وغیرہ۔

**علم الغذاء کے موضوع پر رازی کی تصانیف**  
رازی کی تصنیفات کے تعلق سے معتبروں میں الیرونی کا رسالتہ الیرونی فی فہرست کتب الرازی، قسطی کی تاریخ الحکماء، ابن الندیم کی الفہرست اور ابن ابی اصیبیع کی عیون الانباء فی طبقات الاطبا کا نام لیا جاتا ہے۔ علم الغذاء کے موضوع پر رازی کی جن تحریروں کا مذکورہ کتب کی روشنی میں سراغ متباہے ان کے نام اس طرح ہیں:

کتاب منافع الاغذیۃ ودفع مضارہ [۱]، (ابن الندیم نے الفہرست میں اسے کتاب دفع مضار الاغذیۃ کے نام سے درج کیا ہے) [۲]  
الحمیۃ المفرطۃ ضارۃ بالبدن (مقالہ) [۳،۵]  
کتاب الطب الملوکی [۶،۷]

ما یقدم من الغواکہ والاغذیۃ وما یؤخر (مقالہ) [۸،۹]  
رسالتہ فی تبرید الماء علی اچ و تبرید الماء بقع انج نیز (مقالہ) [۱۰،۱۱]  
کتاب فی العلة الی لحا صار السک المطربی معطشاً [۱۲،۱۳]  
کتاب فی آنہ لا یوجد شراب غیر مسکر یعنی بجمع افعال الشراب الممسک الحمودی فی البدن۔ [۱۴] ابن ندیم نے اسے رسالتہ کے نام سے ذکر کیا ہے [۱۵]  
کتاب اطعمة المرضی [۱۶] ابن ندیم نے اسے رسالتہ کے نام سے ذکر کیا ہے [۱۷]

کتاب کیفیۃ الاغذیۃ [۱۸]  
کتاب فی الشراب الممسک [۱۹]  
مقالۃ فی الحبیین و منافعہ و مضارہ [۲۰، ۲۱]  
کتاب کیفیۃ الاغذیۃ [۲۲]

ہونے کے باوجود کتاب کی زبان عربی ہونے کے سبب اردو خواں طبقہ اس کے فوائد سے کلیہ محروم تھا۔ سنٹرل کوسل فارر یس ریچ ان یونیورسٹی میڈیسین، نئی دہلی نے، جو یونانی طب کے فروع اور اس کی ترقی و اشاعت کے لیے حکومت ہند کا قائم کردہ مرکزی ادارہ ہے، کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا منصوبہ بنایا اور ناچیز کو اس کے ترجمہ کی ذمہ داری سونپی گئی۔ الحمد للہ سنٹرل کوسل فارر یس ریچ ان یونیورسٹی میڈیسین، نئی دہلی سے اس کتاب کا اردو ترجمہ اسی سال فروری ۲۰۱۹ء میں شائع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔

**علم الغذاء کے موضوع پر اطباء کی تحریروں کا اجمالی جائزہ**  
علم الغذاء کے موضوع پر اطباء کی تحریروں کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ تحریریں جہاں ایک طرف مستقل تصانیف اور رسائل کی شکل میں موضوع کا احاطہ کرتی ہیں وہیں دوسری طرف ایسی بے شمار مختصر تحریریں مقالوں کی شکل میں دستیاب ہیں جو ماکولات و مشروبات کی کسی مخصوص قسم مثلاً شراب، سلنجیبین، مرہب جات اور دیگر مشروبات جیسی چیزوں کے افعال و خواص پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح جہاں پیش تحریروں میں غذائی اشیاء کے افعال و خواص کے انفرادی بیان اور ان کے استعمال کے طریقوں سے اصولی بحث کی گئی ہے اور جن کی روشنی میں ایک طبیب صحت مندا فراد کے ساتھ ساتھ مریضوں کے لیے بھی غذائی ہدایات طے کر سکتا ہے وہیں دوسری طرف بہت سی تحریریں ایسی بھی نظر آتی ہیں جنہیں خاص طور سے امراض کی مناسبت سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں نجیب الدین سمرقندی (وفات: ۱۲۲۲ء) کی اغذیۃ المرضی اور اغذیۃ الاصحاء اور ابن النفسی (وفات: ۱۲۸۸ء) کی المختار من الاغذیۃ کا نام لیا جاسکتا ہے۔ یہ تحریریں جہاں ایک طرف شفاخانوں کے نظیمین کے لیے مریضوں کی مناسبت سے غذاوں کی ترتیب میں ایک راہنمہ کا کام کرتی ہیں وہیں دوسری طرف مریضوں کے لیے غذائی ہدایات طے کرنے میں طبیبوں کے لیے معاون ہوتی ہیں۔

علم الغذاء کے موضوع پر اطباء کی ایسی ہی کچھ اہم تحریروں کی فہرست ذیل میں درج کی جا رہی ہے جن کا ذکر ہمارے تذکرہ نگاروں نے اپنی کتابوں میں کیا ہے۔

کتاب الغذاء از بقراط (وفات: ۳۲۰ق م)؛ کتاب الاغذیۃ از جالینوس (وفات: ۲۰۰ء)؛ تفسیر کتاب الغذاء لابقراط از جالینوس (وفات: ۲۰۰ء)؛ کتاب قوی الاغذیۃ از جالینوس (وفات: ۲۰۰ء)؛ کتاب فی الغذاء از ماسر جویہ بصری (وفات: ۳۰۷ء تقریباً)؛ کتاب منافع الادویۃ والاطعمة سہ ماہی جہاں طب، نئی دہلی

اس کتاب کی تالیف کا بنیادی جزء اور پچاس صفحات پر مشتمل ہے، انفرادی طور پر غذائی اشیاء کے منافع اور ان کے مضر اثرات کی اصلاح سے متعلق ہے جس میں مصنف نے بڑی تفصیل سے تمام غذائی اشیاء کا فرداً فرداً تذکرہ کرتے ہوئے ان کے فوائد کے ذکر کے ساتھ ان کی ممکنہ مضرتوں اور ان کی اصلاح کے طریقوں کو بیان کیا ہے۔

دوسری مقالہ جیسا کہ مصنف نے خود وضاحت کی ہے، ماکولات و مشروبات سے متعلق عمومی ہدایات اور اصول پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے غذاوں کے انتخاب، استعمال کے اوقات، غذاوں کی باہمی ترتیب، مختلف طرح کی غذائی اشیاء کے استعمال کی صورت میں کن چیزوں کا ایک ساتھ استعمال صحیح ہے اور کن چیزوں کا منوع ہے، یہ اور ماکولات و مشروبات سے متعلق دوسرے اہم امور کے سلسلے میں اصولی ہدایات فراہم کی ہیں۔

رازی کی یہ کتاب موضوع کی اہمیت، جامعیت، حسن ترتیب اور اپنی تمام فنی خوبیوں کے باوجود صدیوں تک مخطوطہ کی شکل میں اہل علم کی نظر وہ سے پوشیدہ رہی۔ آٹھ صدیوں کے ایک طویل وقہ کے بعد ۱۸۸۸ء میں یہ کتاب مطبعہ خیریہ، مصر سے علی آفندی خیری خربوتوی کی سرپرستی میں محمد عبد الواحد طوبی اور عمر حسین خشاب کی کوششوں سے بڑی تقطیع کے ۲۷ صفحات میں کتاب منافع الاغذیہ و دفع مضارہا، کے نام سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کے حاشریہ پر ابن سینا کی کتاب دفع المضار الکلیۃ عن الابدان الانسانیۃ بتدارک انواع نطاً التدیر کی اشاعت بھی عمل میں آئی۔ اسی مطبعہ عربی نسخے کی روشنی میں اس کا اردو ترجمہ سنشر کنسٹل فارر لیر بریج ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی سے ۲۰۱۹ء میں شائع ہوا ہے۔

ذیلی سطور میں کتاب کے مشتملات کا اجمالی خاکہ پیش ہے:

#### پہلا مقالہ

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، مصنف نے کتاب کو دو مقالات میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا مقالہ جس میں مصنف نے فرداً فرداً غذائی اشیاء کے منافع و مضار اور حسب ضرورت ان کی اصلاح سے بحث کی ہے، اٹھارہ (۱۸) فصلوں پر مشتمل ہے جن کے مشتملات حسب ذیل ہیں۔

**پہلی فصل:** پہلی فصل میں جو کتاب کے مقدمہ کی حیثیت رکھتی ہے، مصنف نے بڑے مختصر انداز میں موضوع کی اہمیت کے باوجود اس موضوع پر دستیاب تحریروں کی قلت اور دستیاب سرمائے کے فنی تقاض کا تذکرہ کرتے ہوئے مذکورہ خامیوں سے پاک اور مطلوبہ پہلوؤں کا احاطہ کرتی

#### کتاب منافع الاغذیہ و دفع مضارہا

رازی نے اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں کتاب کی تصنیف کے محکمات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حالانکہ فاضل طبیب جالینوس (وفات: ۲۰۰ء) نے اس موضوع پر ایک کتاب (کتاب الاغذیہ) تصنیف کی ہے مگر اس کتاب میں مصنف نہ صرف غذاوں سے متعلق بہت سی ضروری چیزوں کو درج کرنے سے چوک گیا ہے بلکہ بیشتر موقع پر مصنف کے اندر اجات صحت کے اعتبار سے ناقابل قبول ہیں۔ دوسرا بڑا نقص یہ نظر آتا ہے کہ فاضل مصنف کی یہ کتاب موضوع کا پوری طرح احاطہ نہیں کرتی ہے اور موضوع کے بہت سے ضروری پہلوؤں سے فاضل مصنف نے تعارض ہی نہیں کیا ہے۔ اس سلسلے کی دوسری متبادل تصنیف یحیی بن ماسویہ (وفات: ۷۸۵ء) کی کتاب دفع مضار الاغذیہ ہے جس کے متعلق رازی نے اپنی ایوی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ کتاب نفس موضوع کے لیے مفید ہونے کے بجائے مضر محسوس ہوتی ہے۔ اسی کی کی تلافی کے لیے رازی نے اس کتاب کی تصنیف کا رادہ کیا۔

رازی کتاب کے مباحث اور اپنے طرز بیان کے متعلق لکھتا ہے کہ اس کتاب میں اس نے اغذیہ کے فوائد اور ان کے مضر اثرات کے بیان میں ان کے اسباب و عمل کی فلسفیانہ اور طبیعیاتی بحثوں سے احتراز کرتے ہوئے غذاوں کے انہی جزوی نکات پر اپنی توجہ مرکوز رکھی ہے جو عام قاری کے لیے قبل نہیں اور قبل عمل ہونے کے ساتھ ساتھ مفید بھی ہوں۔ ساتھ ہی اس نے موضوع کے تمام پہلوؤں کا حتی الامکان احاطہ بھی کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ یہ اپنے موضوع کی ایک جامع کتاب بن سکے۔ [۲۳]

کتاب کا خاکہ کہ پیش کرتے ہوئے آگے چل کر رازی نے لکھا ہے کہ غذائی اشیاء کا مکمل احاطہ کرنے اور فرداً فرداً ان کے فوائد و نقصانات نیز ان کے نقصانات کے تدارک کی ضروری تفصیل درج کرنے کے باوجود یہ ضروری محسوس ہوا کہ ماکولات و مشروبات کے جزوی بیان کے بعد ان سے متعلق عمومی اصول و ہدایات کا بھی کتاب میں اضافہ کر دیا جائے تاکہ غذاوں کی ان جزوی معلومات کا فائدہ عملی طور پر اٹھایا جاسکے۔ اس طرح یہ کتاب نہ صرف موضوع کے جملہ ضروری پہلوؤں پر محیط ہوگی بلکہ غیر ضروری مباحث سے پاک اور عملی استعمال کے لیے ایک مفید اور جامع دستاویز ہوگی۔

مجموعی طور پر یہ کتاب دو مقالات میں منقسم ہے۔ پہلا مقالہ جو اصلًا

کے ذیل میں سکنجین، ماء العسل، جلاب اور عام میٹھے مشروبات کی مختلف قسموں کے فوائد، استعمال کے صحیح موقع، ان کے نقصانات اور ان نقصانات کے تدارک کے طریقوں کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ [صفحہ: ۲۰]

**چھٹی فصل:** اس فصل میں مصنف نے گوشت کی مختلف قسموں اور ان کے خواص کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے ذیل میں مصنف نے مختلف قسم کے جانوروں خواہ وہ پالتو جانور اور پرندے ہوں یا جنگلی اور شکار کیے گئے ہوں ان کے خواص کا فرداً فرداً تذکرہ کیا ہے۔ گوشت کے خواص کا جانور کی عمر، اس کی غذا، بود و باش نیز دوسرے عوامل سے کیا رشتہ ہے، ان کی وضاحت کرتے ہوئے گوشت کی مذکورہ تمام قسموں کے مختلف شکلوں میں استعمال کے فوائد و نقصانات اور ان نقصانات کی اصلاح کے طریقوں کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ [صفحہ: ۲۱-۲۲]

**ساتویں فصل:** اس مختصر سی فصل میں مصنف نے تدید (گوشت کے خشک پارپے) اور نمک سود (نمک لگا کر خشک کیا ہوا گوشت) کے خواص میں تازہ گوشت کے مقابلے میں پیدا شدہ تبدیلیوں کا تذکرہ کیا ہے اور مختلف شکلوں میں ان کے استعمال کے فوائد و نقصانات، ان کے استعمال کے صحیح موقع اور نقصانات کی اصلاح کے طریقوں کا تذکرہ کیا ہے۔ [صفحہ: ۲۲-۲۵]

**آٹھویں فصل:** آٹھویں فصل میں مصنف نے مجھلی کے عنوان کے تحت مجھلی کی مختلف قسموں، ان کی جسامت اور جس پانی میں مجھلی پائی جاتی ہے اس کے مطابق ان کے خواص کا اختلاف اور موسم کے علاوہ مزاجی مناسبت سے ان کے استعمال کے صحیح موقع، مجھلی کے فوائد و نقصانات کا عمومی بیان، ان کے استعمال اور پہیزے کے موقع سے بحث کی ہے۔ اسی کے ذیل میں مصنف نے جھنگی کا بھی تذکرہ کیا ہے نیز تازہ نمک لگی خشک مجھلی کے خواص پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ [صفحہ: ۲۵-۲۶]

**نویں فصل:** مختلف جانوروں کے جسم کے مختلف اعضاء غذا کے طور پر مستعمل ہیں۔ مصنف نے اس فصل میں ان مستعمل اعضاء کا فرداً فرداً تذکرہ کرتے ہوئے ان کے استعمال کے طریقوں، ان کی غذائی و معالجاتی اہمیت، ان کے نقصانات نیز ان نقصانات کی اصلاح کی تدابیر پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ [صفحہ: ۲۶-۲۸]

**دوسریں فصل:** اس فصل میں مصنف نے مختلف طرح کے پکوانوں کا تفصیلی ذکر کرتے سالن کے طور پر استعمال ہونے والے پچھیس (۲۵) پکوانوں کا تذکرہ کیا ہے۔ پکوانوں کی یہ قسمیں جن میں سرکہ یاد ہی سے تیار

ہوئی اس موضوع کی ایک سہل، مرتب اور جامع کتاب تصنیف کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ [صفحہ: ۳]

**دوسری فصل:** دوسری فصل میں جہاں سے مصنف نے اصل موضوع کا آغاز کیا ہے، غذاوں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ روٹی کے ذیل میں مصنف نے سب سے پہلے گیہوں کے خواص، گیہوں کے آٹے سے تیار روٹی کی مختلف قسموں اور مختلف صورتوں میں ان کے استعمال کے فوائد اور ان کے نقصانات کی اصلاح کی تدابیر بیان کی ہیں۔ اسی کے ذیل میں چوپ، چاول، چنا، باقلاء، جوار، باجرہ، مسور اور بعض دوسرے غلوں سے تیار روٹی کے فوائد و نقصانات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ مثلاً میدے اور چھنے ہوئے آٹے کی روٹی غذائیت سے بھر پور ہونے کے باوجود نفاذ ہے جو ریاح پیدا کرتی اور جگر کے سُدے یا حساسۃ کلیہ کا سبب بن سکتی ہے۔ ان نقصانات کی اصلاح کے لیے رازی نے اس میں خمیر یا سوڈا خودرنی کی شمولیت کو کافی بتایا ہے۔ [صفحہ: ۲-۱۰]

**تیسرا فصل:** تیسرا فصل میں مصنف نے پانی کا عنوان قائم کرتے ہوئے اچھے پانی کی صفات، کنوں، چشمے، بارش اور سمندر جیسے مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والے پانی کی مختلف شکلوں، ذائقے کے اعتبار سے پانی کی مختلف قسموں، خراب پانی کی مختلف قسموں اور معدنی اجزاء کے حامل پانی کے خواص، برف اور اولے کے فوائد و نقصانات اور ان کی اصلاح کے طریقوں کا تذکرہ کیا ہے۔ [صفحہ: ۱۵-۱۰]

**چوتھی فصل:** چوتھی فصل میں مصنف نے نشہ آور مشروبات کے عنوان کے تحت شراب کا اجمالي بیان درج کیا ہے اور اس کے تسبیح بدن، ہضم میں معاونت، جسم میں فرحت و نشاط پیدا کرنے، جلد کی رنگت نکھارنے، دوران خون کو تیز کرنے، فصلات کے اخراج میں مدد کرنے اور جمیع طور پر جسمانی صحت میں بہتری لانے جیسے فوائد بیان کرنے کے بعد شراب کی تمام قسموں اور ان کے فوائد اور نیز کی مختلف قسموں کے فوائد، استعمال کے صحیح موقع، ان کے نقصانات اور ان نقصانات کے تدارک کے طریقوں کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ شراب پینے سے لاحق ہونے والے نقصانات کے ذیل میں مصنف نے دردسر، آشوب چشم، حرارت جگر، بھوک کا ختم ہو جانا، متلی، سر چکرانا، ہاتھوں میں کپکپی اور مدھوشی جیسے نقصانات کے تدارک کے لیے مناسب تدبیر تفصیل سے بیان کی ہیں۔ [صفحہ: ۱۶-۲۰]

**پانچویں فصل:** پانچویں فصل میں مصنف نے غیر نشہ آور مشروبات

مطابق ان کے استعمال یا ان سے پہیز کرنے کی ہدایت پر خاص زور دیا ہے۔ [صفحہ: ۳۰-۳۲]

**پندرہویں فصل:** پندرہویں فصل میں مصنف نے توابل و ابازیر کے عنوان کے تحت نمک سے لے کر کشیر شک، فلفل، دارفافل، دارچینی اور زیرہ جیسی مصالحوں کے طور پر مستعمل اشیاء کے خواص، فوائد و نقصانات اور نقصانات کی اصلاح کے طریقوں کا تذکرہ کیا ہے۔ مصنف نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ مزاجی حالت، ہاضمی کی نوعیت، مرضی کیفیات اور دوسرے عوامل کی رعایت کرتے ہوئے ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ورنہ یہی چیزیں نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ [صفحہ: ۳۲-۳۰]

**سلبویں فصل:** سلبویں فصل میں مصنف نے رطب (رسیلا گھجور)، انگور، انجیر، آلو بخارا، شفتالو، انار، سیب، بہنی، بیر، قوت، خربوزہ، تربوز اور کمیلے جیسے تازہ اور رسیلے چلوں کے فوائد اور ان کے نقصانات کا احاطہ کیا ہے۔ ساتھ ہی آدمی کی عمر اور مزاج کے مطابق ان چلوں کے استعمال کے صحیح موقع اور اور نقصان کی صورت میں ان کے تدارک کی تدابیر بیان کی ہیں۔ [صفحہ: ۳۲-۳۰]

**ستز ہویں فصل:** ستز ہویں فصل میں مصنف نے کھجور، کشمش، انجیر، خشک آلو بخارا، خشک سیب اور عناب جیسے خشک چلوں، بادام، اخروٹ، ناریل، چلغوزہ، پستہ جیسے مغزیات اور شکر، شہد اور فانید جیسی چیزوں کے فوائد و نقصانات اور نقصانات کے اصلاح کی تدابیر بیان کی ہیں۔ [صفحہ: ۵۰-۴۷]

**اٹھارہویں فصل:** اٹھارہویں فصل میں مصنف نے حلے اور میٹھے پکوانوں کی مختلف قسموں کے فوائد و نقصانات اور ان کے استعمال کے صحیح طریقوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سلسلے میں رازی نے بیان کیا ہے کہ ان کے مسخن، ملطف اور مولد دم جیسے خواص کی بنابریوں کے اور سردمزاج کے صحت مند لوگوں کے لیے معتدل مقدار میں ان کے استعمال سے کسی نقصان کا اندازہ نہیں۔ [صفحہ: ۵۱-۴۵]

پہلے مقالے کی مذکورہ اٹھارہویں فصلوں میں مصنف نے خوردنی استعمال کی تقریباً تمام ہی چیزوں اور مشروبات کے ٹھیکن میں پانی اور شراب جیسی نشرہ اور اشیاء کے ساتھ سادہ مشروبات کی تمام شکلوں کا احاطہ کرتے ہوئے ان کے فوائد و نقصانات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے نیز جسمانی صحت، بدندی مزاج اور موسمی حالات کی مناسبت سے ان کے استعمال کے صحیح موقع کو بھی وضاحت سے بیان کیا ہے۔

سالم یا حصر میہ، سماقیہ، ریبا سیہ، رمانیہ اور تقاضیہ جیسے مخصوص چلوں سے تیار سالم اور مصالحوں کی قلت و کثرت اور تنہ یا بھونے کی بنیاد پر ان کو الگ الگ نام دیے گیے ہیں، اپنے خواص میں ایک دوسرے سے کافی مختلف ہوتی ہیں۔ مصنف نے تمام پکوانوں کو فرد افراداً ذکر کرتے ہوئے ہر کھانے کے ذیل میں یہ وضاحت کی ہے کہ ان کا استعمال کن لوگوں کے لیے مفید اور کن کے لیے مضر ہے۔ ساتھ ہی ان کے مضر اثرات کا تدارک کیوں کر ممکن ہے، اس کی مختلف شکلوں کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ [صفحہ: ۳۱-۲۸]

**گیارہویں فصل:** کھانے میں سالم کے ساتھ بہت سی چیزیں سالم کے معاون کے طور پر مستعمل ہیں۔ ان میں سرکہ میں پروردہ کبر، پیاز، بہن، زیتون اور خیار جیسی بہت سی چیزوں کے علاوہ کوامخ اور اچار چنی جیسی چیزوں کا نام آتا ہے۔ اس فصل میں مصنف نے ان اشیاء کے خواص، ان کے فوائد کے حصول کے صحیح موقع، ان کے نقصانات اور ان نقصانات کی اصلاح کی مناسب تدبیر کا ذکر کیا ہے۔ [صفحہ: ۳۳-۳۱]

**بارہویں فصل:** بارہویں فصل میں مصنف نے دودھ اور اس سے تیار اشیاء کے عنوان کے تحت مختلف جانوروں کے دودھ اور ان کے خواص میں باہمی اختلاف، دودھ کی مختلف قسموں اور دودھ سے تیار دہنی، پنیر، مکھن اور گھنی جیسی مختلف مصنوعات کے فوائد و نقصانات، ان کے استعمال کے مناسب اور غیر مناسب موقع نیزان کے نقصانات کی اصلاح کے طریقوں کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔ [صفحہ: ۳۳]

**تیرہویں فصل:** تیرہویں فصل میں مصنف نے مختلف پرندوں کے انڈوں کے خواص اور ان میں باہم اختلاف، انڈے کی سفیدی و وزر دی کی خصوصیات، انڈے کو اباباں کر، بھون کر یا تل کر تہا اس استعمال کرنے کے فوائد و نقصانات اور ان سے تیار مخصوص غذاوں کے فوائد و نقصانات اور نقصانات کے تدارک کی تدبیر بیان کی ہیں۔ [صفحہ: ۳۲]

**چودہویں فصل:** چودہویں فصل میں مصنف نے مختلف طرح کے ساگ، ہری سبزیوں یا سلاو کے طور پر خام حالت میں استعمال ہونے والی چیزوں کے خواص اور ان کے فوائد و نقصانات، کن لوگوں کے لیے ان کا استعمال صحیح ہے اور کن لوگوں کے لیے نہیں نیزان کے مکمل نقصانات کی اصلاح کے طریقوں کا تفصیل سے بیان کیا ہے۔ چونکہ یہ سبزیاں عموماً مقامی آب و ہوا اور موسم سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہیں اس لیے مصنف نے مختلف علاقوں کی آب و ہوا اور لوگوں کے بدندی مزاج کے اختلاف کے

## دوسرے مقالہ

کتاب کا دوسرے مقالہ ماکولات و مشروبات سے متعلق عمومی اور اصولی ہدایات پر مشتمل ہے، اس کو مصنف نے مختلف فصلوں میں تقسیم کرنے کے بعد ہر موضوع کے لیے الگ عنوان قائم کیا ہے۔ اس طرح دوسرے مقالے کے مشتملات صرف ایک ہی فصل (انسیویں فصل) کے ذیل میں درج ہیں جہاں مصنف نے بڑے ہی مضمون انداز میں ان اصولی ہدایات کا اندر اج کیا ہے۔ ذیل میں اس مقالے کے کچھ اہم مندرجات کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے تاکہ کتاب کے اس حصے کے مندرجات اور ان کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے:

☆ سب سے پہلے مصنف نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ بہتر نہایت حاصل کرنے کے لیے غذا کا عمدہ ہونا ہی کافی نہیں بلکہ ایسے بہت سے دیگر عوامل ہیں جن کی رعایت کے بغیر عمدہ غذا بھی ہضم و جذب کے مراحل سے گزر کر جسم کو خاطر خواہ نہایت فراہم نہیں کر سکتی۔ اس کے ذیل میں مصنف نے کھانے کے اوقات، یومیہ ان کی تعداد، کھانے کے دوران اور کھانے کے فوراً بعد پانی اور دوسرے مشروبات کے استعمال سے متعلق رہنمایاں درج کیے ہیں۔ اسی کے ساتھ کھانے کے بعد جسمانی ریاضت اور اس کے صحیح طریقوں نیز کھانے کے بعد سونے اور خواب گاہ کی کیفیت سے متعلق ضروری ہدایات بھی فراہم کی ہیں۔

☆ ماکولات و مشروبات میں غذائی کیفیات کے ساتھ ان کے ذائقوں کی ایک الگ اہمیت ہے۔ میٹھے، کھٹے، نمکین، تلنخ اور چپرے جیسے مختلف ذائقوں کی حامل اشیاء اپنے ذائقوں کی بنیاد پر مختلف اثرات مرتب کرتی ہیں۔ مصنف نے ان مختلف ذائقوں کے طبعی خواص، جسم پر ان ذائقوں کے ثابت و منفی اثرات، نقصانات کے تدارک کی تدابیر اور مختلف ذائقوں کی حامل اشیاء کے ایک ساتھ استعمال سے ان کی تاثیر میں اختلاف نیز اس کے نتیجہ میں انسانی جسم میں پیدا ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔  
☆ نشہ آور مشروبات اور پانی کے جسم پر مرتب ہونے والے اثرات اور ان دونوں کا باہمی رشتہ۔

☆ غیر ضروری احتیاط سے متعلق مصنف نے بتایا ہے کہ صحت کی حالت میں بھی غذاوں کے استعمال میں غیر ضروری یا حد سے زیادہ احتیاط اور بلا سبب غیر ضروری حد تک غذا میں کمی کرنا صحت کے لیے مضر ہے، اسی طرح روزمرہ کی معمولی شکایتوں کے لیے بار بار دوا کا استعمال بھی صحیح نہیں۔  
☆ غذائی معمولات میں خلل کے سبب لاحق ہونے والی بدہضمی ایک

عام شکایت ہے۔ انسانی صحت پر اس کے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مصنف نے اس کے علاج کے ساتھ اس کے عوارضات کے تدارک کی تدابیر پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

☆ غذاوں کے استعمال میں غذائی اشیاء کی باہمی ترتیب نیز کن چیزوں کا ایک ساتھ استعمال مضر اور منوع اور کن چیزوں کا ایک ساتھ استعمال بہتر اور مفید ہے، اس سلسلے میں مصنف نے رہنمایاں بیان کیے ہیں۔  
☆ ورزش اور کھانے کے اوقات کا باہمی رشتہ اور ورزش کے اوقات کا اصولی بیان۔

☆ غذاوں کے انتخاب کے حوالے سے جفاکشی اور عیش و آرام کی زندگی گذارنے والوں کے لیے لطیف اور غلط اشیاء کی حامل اغذیہ کے انتخاب کے رہنمایاں۔

☆ غذاوں کے انتخاب میں بدنی مزاج کی رعایت انتہائی اہم ہے۔ صحت کی حفاظت کے نقطہ نظر سے انسانی مزاج کی شاخت اور پھر اس کی روشنی میں مختلف مزاجوں کے حامل افراد کے لیے مناسب غذاوں کے انتخاب کے اصول بیان کرتے ہوئے مصنف نے پہلے ہر مزاج کی عمومی علامات بیان کی ہیں اور پھر ہر مزاج کے لیے موزوں غذاوں کی وضاحت مثالوں کے ذریعے کی ہے۔

☆ بدنی مزاج کے علاوہ مصنف نے انسان کی جسمانی ساخت اور اس کی موجودہ جسمانی حالات کے مطابق غذاوں کا انتخاب کیوں کر کریں، اس کے لیے اصولی ہدایت فراہم کی ہے۔

☆ کھانے پینے کے سلسلے میں عادت ایک اہم چیز ہے کیوں کہ کسی بھی عادت کے فی نفسہ خراب ہونے کے باوجود انسانی جسم اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ اسی لیے مصنف نے بڑی وضاحت سے اس بات کی تاکید کی ہے کہ آدمی کے غذائی معمولات خواہ برے ہی کیوں نہ ہوں، ان کو اچانک ترک کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ ترک عادت یا اس میں تبدیلی ہمیشہ بذریعہ ہونی چاہیے۔

☆ غذاوں کے انتخاب میں دیگر عوامل کی رعایت کے علاوہ آدمی کے ہاضمہ کی رعایت ضروری ہے۔

☆ عام حالات میں ایک آدمی کے لیے غذائی معمولات کا بہتر طریقہ کیا ہوگا، مصنف نے یہاں اس کی تفصیل فراہم کی ہے۔

☆ لطیف اور غلط اشیاء کی حامل ادويہ کے استعمال کے رہنمایاں۔

والے عوارضات اور مرضی کیفیات کا تذکرہ تو ضرور کیا ہے مگر ان کے اسباب کے ذکر اور ان اسباب کی تفصیلات سے قصداً اعراض کیا ہے جیسا کہ اس نے خود کتاب کے مقدمہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ البتہ ان عوارضات کے تدارک کے مختلف طریقوں کو بیان کرتے ہوئے مصنف نے اس سلسلے میں مفید مفرد یا مرکب ادويہ کا بھی تذکرہ کیا ہے اور اس طرح مصنف نے ضمناً ایسے بہت سارے مفید مرکبات اور ان کے موقع استعمال کا ذکر بھی اس کتاب میں شامل کر دیا ہے۔ ان مرکبات کی مجموعی تعداد دو سو سے زائد ہے جن میں سے ایک بڑی تعداد ایسے مرکبات کی ہے جنہیں رازی نے مطلق دواء، سفوف یا پھر و نفع فیہ کے عنوان سے درج کیا ہے اور ان مرکبات کو کوئی مخصوص نام نہیں دیا ہے۔ اس کے علاوہ رائج مرکبات کی تعداد بھی پچاس سے زائد ہے۔ رائج مرکبات میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کے اجزاء میں رازی نے اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں حسب ضرورت تبدیلیاں بھی کی ہیں۔ تداول مرکبات میں اثنا سیا، امروسیا، ایارج روس، تریاق، جوارشات، حبوب، خندادیقوون، قوقایا، مختلف شربت، عرقیات، لعوقات اور مربا جات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے جوارشات کا ذکر سب سے زیادہ ہے خصوصاً جوارش کوئی، جوارش فلافلی، جوارش سفر جلی، جوارش شہریار اس، جوارش طباشری اور جوارش تمہنی جیسے مرکبات کا تذکرہ بار بار کیا ہے۔ اسی طرح سکنجین، سکنجین بزوری اور سکنجین سفر جلی کا بھی بارہا تذکرہ کیا ہے۔ رازی کی تالیفات میں جنہیں تربدی، دواء کندری، جوارش حوزی جیسے مرکبات شامل ہیں۔

رازی کے اثرت بعدی تحریروں میں:

کسی بھی کتاب کی فنی اہمیت اور صاحب کتاب کی آراء و افکار کی قدر و قیمت سمجھنے کا ایک پیمانہ یہ بھی ہے کہ بعد کے اہل فن اس تحریر کے مندرجات سے کس قدر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ اس سلسلے میں بیشتر اطاعت کا طریقہ یہی رہا ہے کہ انہوں نے اسلاف کی تحریروں سے استفادہ تو ضرور کیا مگر ان کے ناموں کے ذکر میں بجل سے کام لیا ہے۔ اس سلسلے میں صرف ایک نمونہ پیش ہے۔ ابوہل مسحی (وفات: ۱۰۱۰ء) کی کتاب المائۃ میں اٹھا رہویں کتاب جس کا عنوان 'تمدیر الغداء' ہے، بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا بیشتر حصہ رازی کی اسی کتاب سے منقول ہے خصوصاً ابتدائی نصف حصہ تو مکمل نقل ہے اور صرف چند الفاظ کی تبدیلی اور بعض جگہوں پر کچھ جملے جو قصداً چھوڑ دیے گئے ہیں، ان کے علاوہ دونوں میں سر

☆ بھوکا پیاسار ہنا آدمی کی صحت پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ کن حالات میں اور کن لوگوں کے لیے بھوکا اور پیاسار ہنا صحت کے لیے مفید ثابت ہوگا اور کب یہ صحت کے لیے مضر ثابت ہو سکتا ہے، مصنف نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے اس سے بہتر فوائد حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہوگا اس کی وضاحت کی ہے۔

☆ غذاوں کا بذات خود بہتر ہونا ہی تغذیہ کے لیے کافی نہیں۔ کیوں کہ بعض حالات میں غذا بیت سے بھر پوری یہی اشیاء، بہتر تغذیہ فراہم کرنے کے بجائے جسم انسانی کے لیے مضر ثابت ہو سکتی ہیں۔ مصنف نے ان حالات کی وضاحت کرتے ہوئے تغذیہ میں ان کی رعایت کو ضروری قرار دیا ہے۔

☆ کھانے کے بعد چہل قدمی اکثر حالات میں مفید ہے۔ مصنف نے یہاں یہ وضاحت کی ہے کہ چہل قدمی بعض لوگوں کے لیے اختیاری نہیں بلکہ ضروری ہے جب کہ دوسرے لوگوں کے لیے اس کی پابندی ضروری نہیں۔

☆ ناشستہ یا صبح کا کھانا ہر شخص کے لیے ضروری ہے۔ مصنف نے اس کی ضرورت بیان کرتے ہوئے اسے ترک کرنے کے نقصانات اور آدمی کے مزاج، موسم اور دوسرے عوامل کی روشنی میں ناشستے کے صحیح وقت کا بھی تعین کیا ہے۔

☆ بیشتر خوردنی اشیاء میں ماحول کے زیر اثر مختلف طرح کی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو باؤرڈ اونچہ کی خرابی سے لے کر سمی تغیرات کی حد تک ہو سکتی ہیں۔ مصنف نے ایسی خوردنی اشیاء کی تفصیل فراہم کی ہے جن کے تغیرات عموماً نہ صرف مضر بلکہ مہلک ثابت ہو سکتے ہیں۔

☆ کھانے پینے کی چیزوں میں زہریلی اشیاء کی ملاٹ خواہ وہ اتفاق ہو یا پھر ارادتا، کوئی انوکھی بات نہیں۔ مصنف نے یہاں اختصار کے ساتھ ایسے حادثات کی صورت میں ان کی سیست کے تدارک کی تدبیر بیان کی ہے۔

مذکورہ بالاطور میں رازی کی کتاب منافع الاغذیہ و دفع مضارہا میں درج غذاوں کی منفعت اور ان کی ممکنہ مضرتوں کی اصلاح نیز غذا سے متعلق اصولی احکام کی ایک جھلک پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے کتاب کی اہمیت، جامعیت اور اس کی عملی معنویت کے ساتھ رازی کی فنی ہمارت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

ضمون کے مشتملات کی وضاحت کرتے ہوئے درج شدہ صفحہ نمبر عربی مطبوعہ نجخ کے مطابق ہیں۔ کوسل سے شائع شدہ اردو ترجمہ میں کتاب کے آغاز میں مشتملات کی ایک تفصیلی فہرست موجود ہے جس کی مدد سے قاری کے لیے مطلوبہ مادتک رسائی نسبتاً زیادہ آسان ہو گی۔

مصنف نے غذائی اشیاء کے غیر مناسب استعمال سے پیدا ہونے

- الفہرست لابن الندیم، ص ۲۲۰
- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۹۰
- الفہرست لابن الندیم، ص ۲۲۰
- الفہرست لابن الندیم، ص ۳۱۸
- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۹۱
- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۹۱
- الفہرست لابن الندیم، ص ۳۱۹
- الفہرست لابن الندیم، ص ۳۱۸
- کتاب منافع الاغذیہ ودفع مضارہا (عربی)، ص ۵۵، ۲
- کتاب المائیہ (عربی)، جلد اول، ص ۲۲۲-۲۸۵
- کتاب منافع الاغذیہ ودفع مضارہا (عربی)، ص ۵۵-۵۱
- کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ (عربی)، جلد ثالث، ص ۱۱۸
- کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ (عربی)، جلد ثالث، ص ۱۲۵
- کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ (عربی)، جلد ثالث، ص ۱۵۵
- کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ (عربی)، جلد رابع، ص ۱۰
- کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ (عربی)، جلد رابع، ص ۷۹
- کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ (عربی)، جلد رابع، ص ۷۶
- الابنیہ عن حقائق الادویہ، صفحہ ۲۹۱

## کتابیات

- ۱- ابن ابی اصیبعہ، عیون الانباء فی طبقات الاطبا، جلد اول (اردو ترجمہ)، سنشل کوسل  
فاریریسرچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی، ۱۹۹۰
- ۲- ابن ابی اصیبعہ، عیون الانباء فی طبقات الاطبا، جلد دوم (اردو ترجمہ)، سنشل کوسل  
فاریریسرچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی، ۱۹۹۰
- ۳- ابن بیطار، عبد اللہ بن احمد، کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ (عربی)،  
جلد ثالث، مطبع قاهرہ، مصر، ۱۲۹۱
- ۴- ابن بیطار، عبد اللہ بن احمد، کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ (عربی)،  
جلد رابع، مطبع قاهرہ، مصر، ۱۲۹۱
- ۵- ابن الندیم، الفہرست (عربی)، مطبوعہ رحمانیہ، مصر (اشاعت نو)، غیر مورخ
- ۶- رازی، ابو بکر محمد بن زکریاء، کتاب منافع الاغذیہ ودفع مضارہا (عربی)، مطبع  
خیریہ، مصر، ۱۸۸۸
- ۷- قسطلی، جمال الدین، تاریخ الحکماء (اردو ترجمہ غلام جیلانی برق)، سنشل کوسل  
فاریریسرچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی، ۲۰۱۲
- ۸- الہروی، موفق الدین ایوب مصوّر علی، الابنیہ عن حقائق الادویہ (فارسی)، مطبوعہ دانشگاہ  
تہران، ایران، ۱۹۶۸
- ۹- میکی، ابو سہل، کتاب المائیہ (عربی)، جزء اول، سنشل کوسل فاریریسرچ ان یونانی  
میڈیسین، نئی دہلی، اشاعت دوم، ۲۰۱۲
- 10- Nurdeng Deurase, Risalah al-Biruni on al-Razi's Life and Contribution, Malaysian Malay Printing Association Attin Press SDN BHD Malaysia, 2016

موفرق نہیں۔ تہبیدی کلمات سے لے کر جملہ موضوعات، ان کی باہمی ترتیب، الفاظ و معانی اور ان کی ترتیب سمجھ کیساں ہیں۔ اور یہ چیز ایک دوپی اگراف تک محدود نہیں بلکہ یہ سلسلہ دس صفحات تک مسلسل پھیلا ہوا ہے۔ [۲۵، ۲۶] البتہ بعض اطباء نے اپنے اسلاف کی تحریروں سے استفادہ کرنے اور ان کی آراء کو نقل کرتے ہوئے ان کے ناموں کا حوالہ بھی دیا ہے۔ ایسے ہی مصنفین میں ایک اہم نام ضیاء الدین ابن بیطار (وفات: ۱۲۲۸ء) کا ہے۔ اپنی تصنیف ”کتاب الجامع لمفردات الادویہ والا غذیہ“ میں جو مفردات کے ساتھ ساتھ غذائی اشیاء کے بیان پر مشتمل رازی کے بعد کے عہد کی سب سے معترقب تصنیف ہے، ابن بیطار غذائی اشیاء کے ذیل میں پیشتر موقعاً پر رازی کی مذکورہ کتاب کے اقتباسات درج کیے ہیں اور ہر جگہ یہ اقتباسات رازی فی ”کتاب دفع مضارہ الاغذیہ“ کے الفاظ کے ساتھ درج ہیں۔ مثلاً اعدس [۲۶] عصافیر [۲۷]، فاختیہ [۲۸]، قرع [۲۹] اور ابن [۳۰] کے ذیل میں رازی کی مذکورہ کتاب کے اقتباسات۔ اسی طرح ”الابنیہ عن حقائق الادویہ“ کے مصنف موفق الدین ہروی (دسویں صدی) نے لحوم کے عنوان کے تحت مغز استخوان کے خواص بیان کرتے ہوئے جالینوس کے بعد رازی کا قول نقل کیا ہے۔ [۳۲]

بہر کیف رازی کی فنی خدمات کے مابعد عہد پر اثرات کا مطالعہ تحقیق کا ایک مستقل موضوع ہے جس پر علیحدہ سے کام ہونے کی ضرورت ہے۔

## حوالہ جات

- ۱- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۹۱
- ۲- رسالتہ البروفی، ص ۱۲
- ۳- الفہرست لابن الندیم، ص ۳۱۹
- ۴- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۸۷
- ۵- الفہرست لابن الندیم، ص ۷۲
- ۶- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۸۷
- ۷- الفہرست لابن الندیم، ص ۳۱۸
- ۸- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۸۸
- ۹- الفہرست لابن الندیم، ص ۷۲
- ۱۰- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۹۰
- ۱۱- الفہرست لابن الندیم، ص ۲۲۰
- ۱۲- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۹۰
- ۱۳- الفہرست لابن الندیم، ص ۲۲۰
- ۱۴- عیون الانباء فی طبقات الاطبا (اردو ترجمہ)، جلد دوم، ص ۵۹۰

# درد اعصاب کی تشخیص میں طبی نظریات کا اطلاق

☆ حمیرابانو

☆☆ مسرو علی قریشی

کے خلاف ہو، جسم میں مزاج غریب کے پیدا ہونے کی وجہ سے قوت حس منفی اور اک کا احساس کرتی ہے اسی احساس کو درد کہتے ہیں۔ جالینوس کے نزدیک اس کا سبب ذاتی، جس الم کا تفرق اتصال ہے، وہ کہتا ہے کہ جس الم بہ سبب سوء مزاج سرد و گرم بھی بہ سبب تفرق اتصال کے پائی جاتی ہے، کیونکہ گرمی تخلیل کا عمل کرتی ہے اور سردی اجزاء عضو کو جمع کرتی ہے جس سے کہ اطراف میں تفرق لاحق ہوتا ہے اور یہی موجب الم ہے نہ کہ فی نفس سردی و گرمی۔ کبھی درد غیر ضریبی محرکات کی وجہ سے بھی ہوتا ہے جو سردی و گرمی Alldynia کہلاتا ہے۔ یہ لفظ یونانی زبان سے مشتق ہے جو دلاظ سے مرکب ہے Allos کے معنی دیگر اور Odune کے معنی درد کے ہیں یعنی وہ درد جو دیگر اسباب جیسے برودت یا حرارت سے بھی پیدا ہو۔ اسی طرح غیر طبی یا کثیر محرکات بھی درد کا باعث ہوتا ہے۔ ایلوپیٹھی کے لحاظ سے اعصابی درد کی درج ذیل کیفیتیں بیان کی جاتی ہیں:

Burning—۱

Shooting—۲

Tingling—۳

Numbness—۴

درد وہ عام ترین علامت ہے جس کو بہت ہی شرح و بسط کے ساتھ تقریباً تمام تر طبوں میں بیان کیا گیا ہے۔ درد ایک قسم کا اشارہ ہے جو بہت سی مرضی کیفیت کی نشانہ ہی کرتا ہے۔ جرجانی نے کہا ہے کہ ”دردنا طبعی حال کی خبر پاتا ہے یا مزاج غریب کی آگاہی درد کہلاتا ہے۔“ درد ایسی علامت ہے جس کے ذریعہ جسم کے ایسے اعضاء کے امراض کی معرفت حاصل ہوتی ہے جو نظر نہیں آتے ہیں مثلاً احتشاء کے درد میں اسکے موقع، شدت اور کیفیت درد غیرہ تشخیص مرض میں معاون ہوتا ہے اور اسی طرح یہ دون حصے جسم کے دیگر اعضاء میں لاقن ہونے والے درد اور ان کی نوعیت سے بھی تشخیص مرض میں رہنمائی ہوتی ہے۔

درد کی مختلف اقسام میں ایک قسم اعصابی درد کی ہے جو الیوپیٹھی کے لحاظ سے ایک مرکب، پیچیدہ و مزمن مرض ہے اور عموماً نسجیات کے تفرق کے ساتھ ہی ملتا ہے۔ اس میں اعصاب کے خلیات بھی شامل ہوتے ہیں، جو یا تو ٹوٹتے ہیں یا صرف سوء عمل پیدا کرتے ہیں، یہی متفرق، زخم زدہ اور سوء عمل والے خلیات درد کے مراکز پر پیغام کاذب کا ایصال کرتے ہیں۔ جو عموماً Somatosensory nerve System کا تاثر سمجھا جاتا ہے، اس درد کو Dysthesia بھی کہتے ہیں۔

طب کے مطابق اس درد کا سبب ایسا مزاج غریب ہے جو مزاج اصلی

☆ ریسرچ آفیسر (یونانی) سائنسٹ۔ ۳، ریجنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، ممبئی، مہاراشٹر

☆ ریسرچ آفیسر (یونانی) سائنسٹ۔ ۲، ریجنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، ممبئی، مہاراشٹر

### ۳۔ شُقْل یا بو جھ جسیا درد

۴۔ شدید درد

### ۵۔ ناگوار احساس

اور اک احساس کی قوت ہر انسان میں یکساں نہیں ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ درد کا احساس بھی تمام تر انسان میں جدا گانہ ہوتا ہے۔ ایلوپیتھی کے مطابق درد کی مختلف کیفیات دراصل مریض کے بیان یا اظہار درد کی مختلف شکلیں ہیں۔ جب کہ طب یونانی کے مطابق درد کا احساس اور درد کی نوعیت جسم میں لاحق ہونے والے مرضی کیفیت اور سبب مرض پر مختص ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انواع درد اور طبیعت درد، طب کے لحاظ سے مادہ مرض تک رسائی کا ذریعہ ہے نہ کہ صرف مریض کے انداز پیان کا اختلاف ہے۔ واضح ہو کہ ایلوپیتھی کے بیان کردہ پیمائش کا طریقہ اصول طب کی بیان کردہ مرضی کیفیت کے وجود کو ثابت کرتی ہے اور دونوں طبوں کے بیانات میں بھی مماثلت بہت زیادہ ہے۔

ابن رشد نے لکھا ہے کہ ”تمام اعضاء میں حس مشرک پائی جاتی ہے، لیکن اسکی قوت رئیسہ قلب میں ہوتی ہے تا ہم اسکا فعل بغیر اعصاب، حرام مغز و دماغ کے انجام نہیں پاتا ہے۔ لہذا تو میں حس کے اعراض زیادہ تر دماغ، حرام مغز یا ان سے نکلنے والے اعصاب کی نسبت سے ہوتے ہیں۔“ جالینوس کی رائے میں حس و حرکت کا منبع اعصاب ہیں، مذکورہ صورت میں اطباق تو میں حس لامسہ کے اعراض کے اسباب دماغ، نخاع اور اعصاب کی جہت سے بیان کرتے ہیں۔

طبری نے معالجات بقراطیہ میں لکھا ہے کہ ”جسم نفس کا احساس رکھتا ہے اور نفس الہموجوں کرتا ہے اس لئے الم کا اطلاق شدید تر، کمزور تر، کمزراور زیادہ ہر ایک پر ہوتا ہے وہ اپنے مادوں و مافوق کے اعتبار سے تبدیل ہوتا ہے۔“ اسی طرح کا بیان ابن رشد کے بیہاں بھی ملتا ہے کہ ”قوت حس لمس قوئی منفعلہ کی جنس سے ہے اور چاروں کیفیات حرارت، برودت، رطوبت اور یوست سے منفعل و متاثر ہوتی ہے۔ پھر یہ کیفیات قوت حس لمس میں مستحکم ہو جاتی ہے اور یہاں یا بھی اسی اقسام کی ہے۔ چنانچہ یا تو یہ قوت بالکل معطل ہو جاتی ہے جیسے فالج، یا کم ہو جاتی ہے جیسے کہ خدر، یا پھر ان میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے مثلاً درد کا احساس۔

مذکورہ تینوں غیر طبعی کیفیات کے بارے میں وہ آگے بیان کرتا ہے کہ ان امراض کا سبب دماغ، نخاع اور ان سے نکلنے والے اعصاب کا سوء مزاج

Cold-۵

Hot-۶

Dry-۷

Itchy-۸

Pricking-۹

Cutting-۱۰

اعصابی درد کی شکل میں اور کبھی مستقل ہوتا ہے اور بعد میں ضربانی یا بر قی قسم کا ہو سکتا ہے، اور یہ اس درد کی عمومی خصوصیت بھی ہو سکتی ہے۔ یہ مرض عمومی طور پر مرنزی و طرفی نظام اعصاب میں سوء عمل یا مرضی کیفیت لاحق ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔

### اسباب

- نشہ خوری
- عمل باط
- کمر، پیروکولہے کے امراض
- کیسیاوی علاج
- ذیابیطس
- چہرے کے اعصابی امراض و عوارضات
- نقش تندیہ
- سمیات
- سرطان
- عمود فقری کی سرجری
- ایچ آئی وی رائلس

طب جدید کے مطابق درد کی درج ذیل فرمیں اعصابی درد کے ضمن میں شمار کی جاتی ہیں اور ان کی شدت و خفت کو ناپنے کے مختلف طریقے بھی وضع کیے گئے ہیں۔

اعصابی درد کی پیمائش (Neuropathic pain scale):

مریض کے زبانی بیانات سے درد اعصاب کی طبیعت و نوعیت پر استدلال کیا جاتا ہے اور درد کی شدت و خفت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اس طرح سے کہ مریض کے بیانات اور طبیب کے مشاہدات کو نمبرات کے ذریعہ درجہ بندی کر دی جاتی ہے اور بعد میں ان کے تجزیہ کے ذریعہ نتائج کا استخراج کیا جاتا ہے۔ مریض درد کو عموماً درج ذیل انداز میں بیان کرتا ہے۔

۱۔ کاٹنے یا چیرنے والا درد

۲۔ گرم و سرد درد

ہے، اب یہ درد جس طرح کی کیفیات سے متاثر ہوتے ہیں اسی طرح سے علامات نمایاں ہوتے ہیں۔ مثلاً درد بارہ، درد حارہ، درد یا بس (دردشن) یا دردنا خس وغیرہ۔ ابن سینا کے پیشتر اقوال سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ درد خواہ متفرق اجزاء میں ہوں یا غیر متفرق یا صرف سوء مزاج کا نتیجہ ہوں یا مرض ایک جگہ ہو یا متفرق مقام پر، یہ تمام تر صورت ایصال جس براہ اعصاب کو ظاہر کرتی ہیں۔ لہذا تمام علامات خواہ شدید درد، مسلی درد، وجع لاذع، وجع بارہ، ثقل درد اور اندر ہون جسم سطح جسم کے تمام تر درد کلکیٰ انھیں اسباب سے متعلق ہوتے ہیں اور انھیں علامات کے پیش نظر مادہ مرض یا کیفیت مرض کی نشاندہی بھی ہوتی ہے اور اسی کے مطابق تجویز ادویہ میں رہنمائی ملتی ہے نیز یہ بھی کہا جاسکتا ہے وہ تمام تر درد جو neuropathic pain کہے جاتے ہیں وہ مادہ مرض کی مقدار و کیفیت کے مطابق وجود میں آتے ہیں۔

طب جدید کے مطابق بیان کردہ درد اعصاب کی ماہیت مرضی قریب قریب طب کی بیان کردہ ماہیت کے جیسی ہی ہے، لہذا اسباب کے پیش نظر علاج کے لئے طب کے کلی اصول کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے اور پیمائش کے جو پیرا میٹرس ہیں انھیں بھی تحقیقی امتحان میں استعمال کیا جاسکتا ہے، جسکے دو بہتر نتائج سامنے آسکتے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ جود دعیسیر العلاج ہیں انکا شافی علاج ممکن ہو سکتا ہے، دوسرا درد کو نمبرات میں منتقل اور ان کی درجہ بندی کر کے علاج کے نتائج کو بہتر شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

## مطالعاتی مأخذ

- ۱ ابن رشد، کتاب الکلیات، (اردو ترجمہ)، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی، ۱۹۸۰ء، ص: ۱۲۲-۱۲۰
- ۲ ابن سینا، القانون فی الطب، (اردو ترجمہ)، جلد اول، مشنی نول کشور لکھنؤ، ۱۸۸۷ء، ص: ۱۳۳
- 3- Pain quality assessment scale, [https://www.maine-dc.org/images/PDFs/Pain\\_Assessment\\_Scales.pdf](https://www.maine-dc.org/images/PDFs/Pain_Assessment_Scales.pdf)
- 4- <https://www.webmd.com/pain-management/guide/neuropathic-pain>
- ۵ جرجانی، ذخیرہ خوارزم شاہی (اردو ترجمہ)، حصہ دوم، مشنی نول کشور لکھنؤ، ۹۶-۹۵، ص: ۹۸، ۹۵
- ۶ طبری، ابو الحسن، احمد، المعالجات البقراطیہ، (اردو ترجمہ) سی سی آر یو ایم، نئی دہلی، ۱۹۹۵ء، ص: ۱۳۲
- 7- <https://en.wikipedia.org/wiki/neuropathicpain>
- ۸ ہمدانی، بکال الدین، اصول طب، ایجو کیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۲۰۰۰ء

ہے۔ جو خلط عصب میں سوء مزاج پیدا کرتی ہے۔ اسکا اثر درد و طریقوں سے ہوتا ہے یا تو عصب تھوڑی تھوڑی اس خلط سے غذا حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ سوء مزاج پیدا ہو جاتا ہے یا وہ خلط عصب کے چاروں طرف پھیل جاتا ہے، عصب بحوفہ میں یہ سوء مزاج سدہ سے ہوتا ہے اور سدہ کا سبب درد، خلط غلیظ اور دباؤ ہوتا ہے۔ اگر یہ اسباب قوی ہوں تو وہاں جس معطل ہو جاتی ہے اور اگر یہ اسباب معمولی ہوں تو جس میں کمی ہو جاتی ہے۔ ان تمام بیانات کی تشریح ابن سینا کے اقوال سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابن سینا نے درد کی وہ اقسام بھی بیان کی ہے جو کا سبب صرف تفرق اتصال نہیں بلکہ سوء مزاج بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ماہیت درد بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ”درد ضمومولہ میں مشابہہ الاجزا ہوتا ہے“، یعنی جس عضو میں درد ہو اس کا احساس ہر جگہ کیساں ہوتا ہے اور البتہ تفرق اتصال کیساں نہیں ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اعضا تفرق اتصال سے خالی ہوں ان کا درد تفرق اتصال کی وجہ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ سوء مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسی طرح آگے لکھا ہے کہ برودت اسی مقام پر درد پیدا کرتی ہے جہاں قبض اور اجزاء کے جمع کا فعل انجام دیتی ہے اور مقام کو بالفعل سرد کر دیتی ہے۔ ماہیت کی بابت لکھا ہے کہ تفرق اتصال جو بوجہ برودت کے ہوتا ہے وہ اس مقام پر نہیں ہوتا ہے جہاں بالفعل سرد ہو جائے بلکہ موضع برودت کے اطراف میں ہوتا ہے، اسکا بھی بھی نتیجہ ہے کہ وجع اور تفرق اتصال میں لزوم نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک محسوس منافی بہ نیتیت ممتازات کے درد کا سبب ہے۔ جس وقت برودت مفسد مزاج بکیثیت مزاج کے محسوس ہوا درد اس برودت سے تفرق اتصال پیدا نہ ہو تو اس مقام پر احساس منافی یعنی درد (برودت) کا ہو گا۔ کبھی درد کی جہت سے حرارت پھیل جاتی ہے پس درد بھی پھیل جاتا ہے۔

طب میں مذکور درد بارہ کا جو درد اعصاب کی ایک اہم علامت سمجھی جاتی ہے، خاص کر ان مقامات پر جہاں کہیں حرارت کا فقدان بچہ تسدروح کے لاحق ہوا اور اس طرح وہ تمام درد جس میں برودت کا احساس ہو یا خدر، سنسنہ ہٹ یا چینٹیاں رینگنے بھی کیفیت ہو، درد اعصاب کے شمن میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس لمس کے تمام تر افعال چاروں کیفیات برودت، رطوبت، حرارت، پوسٹ سے متاثر ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ امراض بھی مذکورہ کیفیات و اخلاق اسے اثرات سے ہی رونما ہوتے ہیں۔ لہذا علامات کا اظہار جو کبھی جس لمس میں کمی کے باعث ہوتے ہیں تو خدر کھلاتے ہیں اور جس لمس کے باطل ہو جانے کی صورت میں استرخیا فائح کھلاتے ہیں اور کبھی صرف ان میں سوء عمل پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے درد کا احساس ہوتا سہ ماہی جہاں طب، نئی دہلی

# امراض اعصاب و مفاصل میں مستعمل ادویہ: ایک مطالعہ

## ☆ رفت خام

اور متروک الاستعمال ہیں، مثلاً خون حیض اور مرد کی منی کا استعمال امراض مفاصل میں مذکور لیکن متروک ہے۔

### الف۔ مفردات

#### آب

بقراط کا کہنا ہے کہ ورم والے وجع المفاصل میں ٹھنڈا پانی مفید ہے بشرطیکہ اس وجع المفاصل کا سبب حرارت ہو اور اس کے ساتھ قرودح نہ ہوں نیز مفاصل کی طرف دوسرا کسی چیز کا انصباب بالکل نہ ہو۔ [۱]

دریا وغیرہ کا پانی پٹھے کے امراض جیسے رعشہ، فالج، خدر وغیرہ کو مفید ہے خصوصاً جب اس سے نہایا جائے۔ اسی طرح گندھک والا پانی بھی مفید ہے۔ اس کے علاوہ ایسے تمام دردہائے مفاصل اور اس پٹھے کے درد کو فائدہ کرتا ہے، جس میں بروڈت آگئی ہو۔ [۲]

آب سمندر سے تیار کی گئی سکنجنیں کوشش باءستعمال کیا جائے تو یہ مادے کو بذریعہ اسہال خارج کر کے وجع المفاصل میں فائدہ کرتا ہے۔ [۳] نقرس کے مریض اگر حمام کرنا چاہیں تو سوائے آب سمندر کے دوسرا کوئی پانی استعمال نہ کریں۔ [۴] مرض نقرس میں مریض کا آب سمندر میں دیر تک بیٹھنا ایک مفید عمل ہے۔ [۵] گندھک والا پانی مفاصل کے دردوں کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔ [۶] گندھک والے پانی کا استعمال کمر کے دردوں میں فائدہ کرتا ہے۔ [۷] نمکین چشمیں کا پانی اور زہرا لمحہ کا پانی ان لوگوں کے

طب میں امراض اعصاب و مفاصل کی اپنی ایک اہمیت ہے اور اس کے اصابات میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے، چنانچہ دنیا کا کوئی بھی نظام طب، بشمول طب یونانی، کبھی اس سے غافل نہیں رہا۔ اطبانے اس بابت جو علمی سرماہی چھوڑا ہے، صدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی تحقیق کے لیے بنداد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے اندر کلیات و فروعیات سے لے کر ادویہ واغذیہ تک میں وہ نکتہ ہائے دور دراز پہنچا ہیں کہ ان کو مطالعہ اور تحقیق کا موضوع بنانے کی ضرورت ہے۔

امراض مفاصل سے مراد ان تمام اعضاء و آلات کی خرابیاں ہیں جو دو یادو سے زائد ہڈیوں کو آپس میں جوڑے رکھنے میں مدد و معاون ہوتے ہیں اور ان کی سب سے واضح علامت اور شکایت درد کی صورت میں سامنے آتی ہے، جن کو عام طور سے ایک مرض کی حیثیت سے وجع المفاصل، کے عنوان سے ذکر کیا جاتا ہے اور پھر ان کو مختلف اعضاء و مقامات ماؤنٹ کے لحاظ سے مختلف نام دیے جاتے ہیں۔ مثلاً گھٹنوں کے وجع المفاصل کو وجع الرکب، سرین کے وجع المفاصل کو وجع الورک، پیروں کے انگوٹھے کے درد کو نقرس وغیرہ۔

زیر مطالعہ مضمون میں متعدد متنبد کتابوں میں امراض اعصاب و مفاصل کے تعلق سے مذکور ان ادویہ کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے، جو فی الوقت طب کی کتابوں میں یا تو مذکور و معلوم اور مستعمل ہیں یا مجہول الماہیت

☆ ریبریج آفیر (یونانی) سائنسٹ ۲، سٹرل ریبریج آفیر انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، لکھنؤ، اتر پردیش

نقرس حار میں اجوائے خراسانی کے تازہ پتوں کو کوٹ کر مقام ماؤف پر کھا جائے تو مفید ہے۔ [۱] اجوائے خراسانی کو کوٹ کر بطور ضماد استعمال کرنا نافع نقرس ہے۔ [۱]

آخر وٹ:

آخر وٹ ۵۰ گرام کا خوردنی استعمال نافع عرق النساء ہے۔ [۱]  
اذراقی:

افعال: محلل

موقع استعمال: فالج، لقوہ، وجع المفاصل، وجع القطن [۱]  
اس کا ضماد بھی عرق النساء میں مفید ہے [۱]

اُخْرَ:

شدِ خ عضل کو مفید ہے۔ نافع تشنخ ہے جب کہ اس کو ایک چوتھائی مشقال کی مقدار میں ہمراہ فغل شرباً استعمال کیا جائے۔ اس کا روغن تکان و ماندگی کو دور کرتا ہے۔ [۱]

ارنب بری:

بیماری کے بعد لاحق ہونے والے رعشہ کی شکایت میں اس کا بھنا ہوا بھیجے فائدہ مند ہے۔ [۱]

اسارون:

نافع عرق النساء و جع الورك ہے۔ [۱]

اسارون کا استعمال عرق النساء میں بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کو ۲۰ گرام کی مقدار میں ہمراہ ماء العسل استعمال کیا جائے تو لیسدار مادہ بذریعہ اسہال خارج ہوتا ہے۔ [۱]

اسارون کا استعمال عرق النساء کے مریض کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ [۱]

اسپغول:

افعال: مسکن، محلل

موقع استعمال: وجع المفاصل۔ [۱]

اسپغول کو سرکہ، روغن گل اور پانی کے ساتھ ضماد بنا کر استعمال کرنا نافع وجع المفاصل حار ہے۔ [۱] اسپغول اور پانی و سرکہ سے بنا ہوا طلاء خلط دموی صفراوی کے باعث پیدا ہونے والے نقرس میں مستعمل ہے۔ یہ انتہائی کیفیت میں سکون دیتا اور بہت فائدہ کرتا ہے۔ نیز میٹھے پانی کے ساتھ عضو ماؤف پر برابر استعمال کرتے رہنے سے مرض میں افاقہ ہوتا۔ [۱]  
التواع و تشنخ عصب اور نقرس و وجع المفاصل کی شکایت میں اسپغول سرکہ اور

جلوائی ۲۰۱۵ء - دسمبر ۲۰۱۶ء

لیے فائدہ مند ہے جن کے جسم میں بہت زیادہ مائی فصلات جمع ہوتے ہیں۔ [۱] چشمیں کے پانی کا استعمال مرض نقرس میں بہت خوب ہوتا ہے۔ [۱]

آبار و آنک [سیسے و سفیدہ]:

قرود مفاصل میں مفید ہے اور اگر ان کو التواع مفاصل اور غدد پر لگا کر باندھیں تو یہ ان کو پگھلاد دیتا ہے۔ [۲]

آذر یوں:

اس کی خاکستر ہمراہ سرکہ بطور لطوح عرق النساء میں مفید ہے۔ [۲]  
آس:

اس کے پھل کو شراب میں پاک کر مفاصل پر ضماد کریں تو استرخاء مفاصل میں نافع ہے اور ہڈیوں کی کرچیوں اور جوڑ، جواب بھی جڑے نہ ہوں اور پیوست نہ ہوئے ہوں، پر بھی اچھا کام کرتا ہے۔ [۲]

آک:

افعال: محلل و درم

موقع استعمال: وجع المفاصل [۳]

آملج [آملہ]:

اعصاب و مفاصل کے لیے نفع بخش ہے۔ [۲]

اس کا ضماد مقوی اعصاب ہے اور استرخاء مفاصل میں مفید ہے۔ [۸]  
ابہل:

ابہل خشک ۵۷۰ گرام کسی برلن میں لے کر اس میں اتنا پانی ڈالیں کہ ابہل ڈوب جائے، پھر ہلکی آنچ پر اتنی دریتک پکائیں کہ پانی کا رنگ سیاہ ہو جائے۔ اس کے بعد اتار کر صاف کر لیں اور اسی طرح تین کبر کا جوشاندہ تیار کریں اور اس کو ابہل کے جوشاندہ کے ساتھ ملا کر بطور حقہ استعمال کریں۔ ابہل کا جوشاندہ شرباً بھی وجع المفاصل میں مفید ہے۔ [۱]

أُتْرَج:

اس کا روغن استرخاء عصب کی شکایت میں فائدہ مند ہے۔ فالج میں بھی فائدہ مند ہے۔ اس کا صرف پوست استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی ترشی اعصاب کے لیے مضر ہے۔ [۲]

اجوائے خراسانی [تختم]:

افعال: مندر، مسکن

موقع استعمال: وجع المفاصل، عرق النساء، نقرس [۳]

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

روغن گل ملا کر خماد کرتے ہیں۔ [۱]  
اسپنڈ:

افعال: ملین، معدل، مصنی دم، مر جیس و بول  
موقع استعمال: وجع المفاصل، عرق النساء [۵]  
اسطونخودوس:

اس کا جو شاندہ اعصاب و پسلیوں کے درد میں سکون دیتا ہے۔ اس کا  
شربت امراضی باردہ عصبی میں سب سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ [۲]

اسفاناخ:

دموی درد ہائے پشت میں فائدہ کرتا ہے۔ [۲]  
اسقنقور:

اعصاب کے علل باردہ میں فائدہ کرتا ہے۔ [۲]  
اسکندر:

افعال: محلل درم، مسکن عصب  
موقع استعمال: وجع القطن و وجع المفاصل [۳]  
اسیوس:

آرد جو کے ہمراہ طلاء نقرس میں فائدہ کرتا ہے۔ [۲]  
اشق:

افعال: محلل، محرك بلغم  
موقع استعمال: صلابت مفاصل، وجع المفاصل [۶]  
مااء اشیر یا شہد کے ہمراہ اشق کا شرباً استعمال عرق النساء کے درد اور

درد تھیگاہ و مفاصل میں مفید ہے۔ شہد وزفت کے ہمراہ بطور خماد استعمال  
کریں تو تجویر مفاصل تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور سر کے، شورہ [بورق] اور روغن  
حنا میں ملا کر استعمال کریں تو اعیا اور ماندگی دور ہوتی ہے۔ [۲]

اشق کا خوردنی استعمال وجع المفاصل کا شافی علاج ہے۔ [۱] اشق کا  
گرام کی مقدار میں خوردنی استعمال مرض عرق النساء کو شفایتا ہے۔ [۱] اس  
کا شہد و روغن زیتون کے ہمراہ خماد بنا کر استعمال کرنا مفاصل کے سخت  
پھر یا فضلات کو تحلیل کرتا ہے۔ [۱] اشق بہت زیادہ ملین ہوتا ہے، اسی  
لیے مفاصل کے اندر جنم جانے والے صلابتاثلوی کو تحلیل کرتا ہے۔ [۱] یہ  
[صلابتاثلوی] جو زیادہ تر مفصل رکبہ میں ہوتے ہیں، میں مفید ہے۔  
لہذا اشق، سر کے، شحوم، گودوں اور ملینیات کو بنیاد بنا کر علاج کیا جائے۔ اشق  
معتدل درجہ میں محلل اور نقرس حار کے آخری مرحلہ میں استعمال کی جانے

سے ماہی جہان طب، نئی دہلی

والی دوا ہے۔ [۱] سخت تجویر مفاصل میں روغن شبست، موم اور اشق کا استعمال  
کیا جائے۔ [۱] اشق حد درجہ تنسین و تخلیل کا فعل انجام دیتا ہے کہ اس سے  
مفاصل کے اندر سخت و پھر یا اورام بھی تخلیل ہو جاتے ہیں [۱] قوی محلل  
دوا ہے۔ اسی لیے یہ مفاصل کے اندر تجویر صلابت کو تخلیل کرتی ہے۔ [۱]  
اشقیل:

اعصاب و مفاصل کے دردوں، فانج اور عرق النساء میں خصوصیت  
سے فائدہ مند ہونے کے ساتھ ساتھ اعصاب کے لیے کسی قدر مضبوطی ہوتا  
ہے۔ اس کا سر کہ اور شراب افادیت میں یکساں ہیں۔ [۲]  
اشنة:

اسے تکان و ماندگی کے لیے مستعمل روغنوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ  
مفاصل کی صلابت کو تخلیل کرتا ہے اور یہی کام اس کا جو شاندہ بھی کرتا ہے۔ [۲]  
اصطرك:

یہ ماندگی اور کسل کی ادویہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ [۲]  
اصطمان خیقوں:

جس مریض کے گھٹنے میں پرانا درد ہوا اور وہ اصطمان خیقوں پچھاں  
خوارک سے زیادہ اگر پی لے اور قطور یون سے کئی بار حلقہ کرے، نیز یہی  
پیشاب آور دواؤں کو پابندی سے استعمال کرتا ہے بشرطیکہ اس کا مزاج  
باردہ ہو تو اس مریض کو شفایاصل ہو جائے گی۔ [۱]

افتیون:

تشنج نافع ہے۔ [۲]  
افیون:

مشوی زردی بیضہ میں ملا کر نقرس میں بطور طلا استعمال کرتے ہیں تو  
درد میں سکون دیتا ہے۔ [۲]

اقاقیا:

مانع استرخاء مفاصل ہے۔ [۲]  
اخوان:

التواء عصب کو نافع ہے۔ اس طور پر کہ کوئی سوتی کپڑا [صوف] تر  
کر کے اس پٹھے پر کھین جس میں التواء کا ضرر پیدا ہوا ہے۔ [۲]  
اقطیس نامی پرندے کا سر:

جالینوس نے تریاق الی قیصر میں لکھا ہے کہ اقطیس نامی پرندے کے  
سر کو جب خشک ہو جائے، باریک پیس کر محفوظ کر لیا جائے اور بوقت

سے شفایابی ہو جاتی ہے۔ [۱] ایسا کا حقنہ تیار کر کے استعمال کرنا عرق النسا کی شکایت میں مفید ہوتا ہے۔ [۱] اس مرض [عرق النسا] میں ایارج روفس اور تریاق سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ [۱]

بابونہ:

رغن بابونہ اور سفید موم سے بنی ہوئی قیر و طلی کا استعمال اس نقرس کے درد سے بڑی راحت دیتا ہے۔ [۱] موم اور رغن بابونہ کی قیر و طلی بنا کر اس کے ساتھ آرد باقلائی شامل کر کے استعمال کریں۔ یہ حد درجہ مسکن المنسخ ضماد ہے۔ [۱] موم، رغن بابونہ، لعاب میٹھی اور تخم کناف۔ ان تمام اجزاء کو حسب دستور ملا کر ضماد بنالیں اور مقام ماؤف پر استعمال کریں۔

مخدرات کے استعمال کے بعد رغن بابونہ اور لعاب میٹھی یا اس کے عصارہ کے ساتھ قیر و طلی استعمال میں لائیں۔ [۱] اگر زیادہ سوزش نہ ہو اور نہ شدید التہابی حالت ہو تو معتدل درجے کی دوا استعمال میں لائیں۔ مثلاً قیر و طلی، آرد باقلاء اور رغن بابونہ پر مشتمل دوا لائیں۔ [۱]

بابونہ تمدد میں ڈھیلا پن پیدا کرتا ہے۔ اور تمام اعضاء عصبية کو قوی کرتا ہے۔ بابونہ، ماندگی اور تھکن کے واسطے سب دواؤں سے زیادہ فائدہ مند ہے، کیوں کہ اس کی حرارت حرارتِ حیوانیہ سے مشابہ ہوئی ہے۔ [۲]

بادآورد:

نافِ تشنخ ہے، کیونکہ اس کے اندر وقتِ تحلیل کے ساتھ معتدل درجہ کی قبضیت بھی موجود ہوتی ہے۔ اس کے بیجوں کا شرب با استعمال اُم الصبيان میں فائدہ کرتا ہے۔ [۱]

بادرنج بوجیہ:

افعال: محلل ورم، مسکن  
موقع استعمال: لقوہ، فالج، وجع المفاصل [۵]

باقلاء:

وجع المفاصل میں اگر مفاصل کے اندر معمولی ورم لاحق ہو تو آرد باقلاء کو پانی اور بخش خیری میں پکا کر سرکر کے ساتھ گوندھ کر بطور ضماد استعمال کرائیں۔ [۱] پشت کے مہروں کا پرانا درضمانہ باقلاء لگانے سے بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ [۱] بخش عضل میں باقلاء فائدہ کرتا ہے۔ باقلاء کو پکا کر سورکی چربی ملا کر نقرس میں بطور ضماد استعمال کرتے ہیں۔ [۲]

بان:

اعصاب میں گرماہٹ لاتا ہے اور ان کی صلابت و سختی کو نرم

ضرورت اس میں سے تین انگلیوں کی مدد سے جتنا سفوں آجائے لے کر پانی سے چاک لیا جائے تو مرض نقرس سے شامل جاتی ہے۔ [۱]

انجدان:

رغن ایسا یار غمن حنا میں ملا کر استعمال کرنا خصوصیت سے او جائع مفاصل میں مفید ہے۔ [۲]

انجرہ:

ہمراہ نمک بطور ضماد کے التوازع عصب میں مفید ہے۔ [۲]

انجیر:

انجیر کے دودھ کو آرڈبلہ میں ملا کر استعمال کرنا نقرس کے درد کو فائدہ کرتا ہے۔ [۱]

تین انجیر:

انجیر خام کے ہمراہ برگ خشکش ملا کر ذبلوں سے جو چلکے اترتے ہیں، اس پر لگایا جاتا ہے۔ اور خاکستر چوب انجیر کا مکر پانی عصب کے درد پر پکایا جاتا ہے اور کبھی پلایا بھی جاتا ہے۔ [۲]

اندروسما:

اگر تخم اندروسما گرام کو استعمال کیا جائے تو دستوں کے ذریعہ پیٹ صاف ہو جاتا اور عرق النسا کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

اندرونیلوں:

یہ جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔ [۲]

انزروت:

اس کا استعمال موچ کی شکایت میں بطور جیبر کیا جاتا ہے۔ [۲]

انزروت کی خاصیت ہے کہ اس بلغم کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے جو گھٹنوں، کوٹھوں اور جوڑوں میں اکٹھا ہوتا ہے۔ [۱]

اوامی:

مفاصل کے درد میں مفید ہے۔ [۲]

ایرسا:

اس کا تیل اعیاء اور ماندگی کو دور کرتا ہے۔ اگر سرکر کے ہمراہ یا کسی شراب کے ہمراہ شرب با استعمال کریں تو تشنخ اور ہنک عضل میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا حقنہ بھی عرق النسا میں مفید ہے۔ [۲]

رغن ایسا، رغن حنا میں بنی ہوئی قیر و طلی کے ساتھ بخش انجدان شامل کر کے بطور ضماد استعمال کیا جائے تو عرق النسا میں بہت فائدہ ہوتا ہے اور اس سے ماہی جہان طب، نئی دہلی

عضو ماؤف پر اتنی دیریک لگا رہنے دیں کہ وہاں سرخی پیدا ہو جائے۔ [۱]  
بُرا خیوان:

گدھے کی مینگنی مفاصل کے درد میں سکون دیتی ہے اور مفاصل کے اورام میں فائدہ کرتی ہے۔ [۲]

گھٹنوں کے درم میں تخلیل و تسلیم کے لیے بکری کی مینگنی اور آرد جو کسر کہ میں گوندھ کر بطور طلاء استعمال کریں۔ [۳] بکری کی مینگنی دو حصہ، آرد جو ایک حصہ، کو سرکہ اور کسی پرانے روغن میں ملا کر پکایا جائے اور بطور ضماد استعمال کیا جائے۔ [۴] نقرس کا علاج کرنے کے بعد اس کے باقی ماندہ مادے کو ختم کرنے کے لئے بکری کی مینگنی اور چربی کو بطور طلاء استعمال کیا جائے۔ [۵] بکری کی مینگنی کو خم خزیر میں ملا کر بطور ضماد استعمال کرنا نقرس میں مفید ہے۔ [۶] بکری کی چربی اور اس کے ثرب یا پہاڑی بکرے کی چربی کو بھیڑ بکری کی مینگنیوں، آب کرنب اور قدرے سرکہ میں گوندھ کر بطور ضماد استعمال کریں، نقرس بارد میں مفید ہے۔ [۷] بکری کی مینگنی کے ذریعہ کی کامیابی کے کتاب میں مذکور ہے، اگر مستقل اختیار کیا جائے تو عرق انسا میں فائدہ مند ہے۔ [۸]

گائے کے گور کا عرق انسا میں ضماد کیا جاتا ہے۔ سور کی خشک بیٹ سرکہ ملا کر عضل کی سستی و کمزوری کے واسطے لگائی جاتی ہے اور قیر و طی ملا کر التواعے عصب اور جملہ اقسام صلابت پر لگائی جاتی ہے۔ بوتر کی بیٹ وجع المفاصل میں اور بکری کی مینگنی مفاصل کے صلابت و اورام میں مجملہ مجربات کے ہیں خصوصاً جب سرکہ و پانی ملا کر لگایا جائے۔ یہ مجربات جالیوں میں سے ہے۔ اسی طرح آرد جو میں بھی ملا کر مستعمل ہے لیکن یہ ان مریضوں کے لیے ہے جن کا گوشت بہت سخت، خشک اور پتلا ہو۔ [۹]

برگ بکائیں:

افعال: مصنفی دم، محلل

موقع استعمال: عرق انسا، وجع المفاصل [۱۰]

تختم بکائیں:

افعال: محلل ورم، مسکن الہم، منقی، مدر بول

موقع استعمال: نقرس، وجع المفاصل [۱۱]

بل:

پٹھے کی صلابت، رطوبت اور پٹھے کے سردار ارض جیسے فانج اور لقوہ میں فائدہ کرتی ہے۔ [۱۲]

کرتا ہے۔ تشنگ میں خاص طور سے اس کا تیل نرمی پیدا کرتا ہے۔ [۱۳]  
باوبڑنگ:

افعال: مسہل

موقع استعمال: وجع المفاصل [۱۴]

وجع المفاصل اور نقرس میں فائدہ مند ہے۔ مفاصل سے بلغم کو مکمل طور سے خارج کرتا ہے۔ [۱۵]

بخار مریم:

عصارہ بخار مریم نافع نقرس ہے۔ [۱۶]

برنج:

ابو برنج را ہب کے مطابق برنج میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ مفاصل سے بلغم ختم کر سکے۔ [۱۷]

بسد:

جوڑوں میں لاحق ہونے والے سخت قسم کے اورام کو تخلیل کرنے کے لیے بسد پر مشتمل دوا کا رگر ہے۔ [۱۸] وجع المفاصل اور نقرس میں بلغم اور سوداوی مادہ کو بذریعہ اسہال نکالنے والی دواؤں میں بسد سے زیادہ مفید کوئی دوسری دو انہیں دیکھی۔ یہ اورام مفاصل میں مفید ہونے کے ساتھ ساتھ جسم میں خشکی اور گری نہیں لاتی جیسا کہ دوسری دوائیں کرتی ہیں۔ اس کا استعمال فروری کے مہینے سے شروع کیا جائے۔ ابتداء میں روزانہ صبح کو ایک گرام تک ہمراہ آب نیم گرام استعمال کر کے دوپہر تک مریض کو کچھ کھانے پینے کو نہ دیں، بلکہ دوپہر بعد کچھ کھانے پینے کو دیں۔ اس طرح پچاس دن تک استعمال کرنے کے بعد پندرہ دنوں کا ناغہ کر دیں۔ پھر پچاس دنوں تک کریں پھر ایک دن استعمال کریں اور دو دن ناغہ کریں یہاں تک کہ تین سو خوراک کمکل ہو جائیں۔ [۱۹]

بسفانج:

مرض نقرس میں دیگر دواؤں کے علاوہ بسفانج کو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی صفراء اور بلغم کو اعتدال کے ساتھ خارج کرتا ہے۔ [۲۰] اس کا ضماد التواع عصب میں نافع ہے۔ [۲۱]

بصل الزیری:

بصل الزیری کو مفرد شکل میں بطور ضماد استعمال کریں یا اس کو آٹے کے گودہ [لب الخبز] کے ساتھ گوندھ کر مرکب شکل میں بطور ضماد استعمال کریں۔ اس کو سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

بلادر:

پٹھے کی بروڈت، استرخاء، فانچ اور لقوہ میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

بلبوس:

بلبوس کو تہا بطور ضماد یا شہد کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو وعی المفاصل اور نقرس میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

بلسان:

حب بلسان کا خوردگی استعمال نافع عرق النساء ہے۔<sup>[۱]</sup>

بلسان کا شرب استعمال نافع عرق النساء ہے۔ اس کا جوشاندہ تنفس میں پلایا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

بنجکشت:

اس کا خماد مع اس کی پتی کے التواع عصب میں مستعمل ہے اور ماندگی کو بھی دور کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

بنفسہ:

آرد جو کے ہمراہ بنانا اس کا خماد اور ارام حارہ کو ساکن کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

بورق:

اس کی قیر و طی بنا کر فانچ کے زمانہ انحطاط میں التواع عصب میں مفید ہے۔<sup>[۲]</sup>

بوزیدان:

وعی المفاصل اور نقرس میں مفید ہے۔<sup>[۲]</sup>

بوش در بندی:

نقرس حارم میں بطور ضماد استعمال ہوتی ہے۔<sup>[۲]</sup>

بول [پیشتاب]:

پٹھے کے دردوں میں فائدہ کرتا ہے، خصوصاً گوسنڈاہلی کا پیشتاب تنفس اور امتداد میں مفید ہے۔ اسی طرح امتداد کے واسطے اس کا استعمال بطور سعوط بھی کیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

بویانس:

یہ دوام واقعی عصب ہے۔<sup>[۲]</sup>

بہمار:

اس کا جوشاندہ شدغ عضل میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

نیچ بند:

افعال: مسکن الہ، محلل اور ارام، مقوی باہ

موقع استعمال: ضعف باہ، جریان، وجع اقطلن، سیلان الرحم<sup>[۵]</sup>

بیدا نجیر:

افعال: محلل، مسکن، جالی، مد حیض، قاتل کرم شکم

موقع استعمال: وجع المفاصل، فانچ، لقوہ، دیدان امعاء، احتباس

حیض، سعال<sup>[۷]</sup>

بیش:

افعال: دفع بخار، مسکن، مخدر مقامی، مدر بول و حیض، نافع امراض

سوداوی و بلغمی، میچ جلد

موقع استعمال: شقیقہ، عرق النساء، ذات الجب، ذات الریہ، بخار،

احتباس بول و حیض، جذام، برص، ضيق النفس، قروح خبیثہ<sup>[۷]</sup>

بیش موش بیشا:

نافع جذام ہے۔<sup>[۲]</sup>

بیض [انڈے]:

میلن اعصاب ہے اور جوڑ بند کے تمام دردوں میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

مرارہ/پتہ:

ھنوس کے استعمال سے اسہال دموی کا ہونا مرض سے شفایابی کی

علامت ہے۔ اس مقصد کے لئے سب سے عمدہ چیز آب قثاء الحمار، حنظل اور

گائے کا پتہ ہوتا ہے۔ یہ بہت زیادہ خونی دست لاتی ہے۔ لہذا جب اس

سے خون خارج ہو جائے اور لذع و خراش کی شکایت لاحق ہو جائے تو کوئے

پر محمر دواؤں کا استعمال اس قدر کیا جائے کہ وہاں آبلے پڑ جائیں جیسے خردل،

انجیر کا دودھ اور یتوں کا دودھ جیسی چیزیں اس مرض سے شفایتی ہیں۔<sup>[۱]</sup>

پہاڑی بکرے کا پتہ داء الغلیل اور دوالی پر لگانے سے فائدہ کرتا

ہے۔ اسی طرح جنگلی گدھے کا پتہ اور بھیڑیے کا پتہ اس تنفس اور کرکز کو دور

کرتا ہے جو پٹھے کے زخم سے اور خصوصاً بروڈت سے عارض ہوتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

پنیر:

رازی نے کئی سال پرانے پنیر، جس میں چرپاہٹ اور حدت پیدا

ہو گئی تھی، کو پرانے نمک لگائے ہوئے سری پائے کے جوشاندہ میں گوندھ کر

ایک ایسا مریض جس کے جوڑ سخت مختبر ہو گئے تھے پر ضماد اس استعمال کیا جس

کے نتیجہ میں اس جگہ کی جلد پھٹ گئی اور وہاں سے کچھ چیزیں بغیر کسی اذیت

ترکیب استعمال: جوشاندہ اٹلی لیٹر<sup>[۷]</sup>  
 ثافسیا [پہاڑی سدا ب کا گوند]:  
 گرم رونگیات میں ملا کر ماش کی جائے تو استر خاء عصب اور  
 وجع المفاصل بار دیں فائدہ مند ہے۔<sup>[۸]</sup>  
 وجع المفاصل بار د، نقرس اور استر خاء کی شکایت میں بطور مسوح  
 استعمال کیا جاتا ہے اور عرق النسائم بطور حلقہ مستعمل ہے۔<sup>[۲]</sup>

### تحم تا لمکھانا:

افعال: مدر بول، مقوی باہ، مغلفٹنی  
 موقع استعمال: وجع المفاصل، سوزاک، حصانہ کالیہ و مثانہ، استققاء<sup>[۵]</sup>  
 تربد:  
 افعال: مسہل بلغم، منقی دماغ  
 موقع استعمال: استققاء، وجع المفاصل، عرق النساء، لقوہ، فانج، سعال  
 اور اعصاب کی بیماریوں میں فائدہ کرتا ہے۔  
 مقدار خواراک: ۵-۳ گرام<sup>[۲]</sup>

### تر بوز:

تر بوز کے بیچ خوب اچھی طرح کوٹ کر رونگ نہیں میں ملا کر بطور  
 طلاء استعمال میں لا یں، نقرس میں سکون دیتا ہے۔<sup>[۱]</sup>

### ترمس:

اس کا ضماد عرق النسائم مفید ہے۔<sup>[۲]</sup>  
 باقلاء مصری کو گرم پانی میں گوندھ کر لیپ کرنے سے عرق النسائم  
 فائدہ ہوتا ہے۔<sup>[۸]</sup>

### تگر:

افعال: مفتح سدو، محلل ورم، مقوی دماغ، مقوی اعصاب، مدر بول و حیض  
 موقع استعمال: صرع، فانج، لقوہ، استر خاء، خدر، نسیان، یریقان،  
 سدی، استققاء، ورم کبد، صلابت طحال، وجع المفاصل، عرق النساء، نقرس،  
 وجع الورک، اختباس بول و حیض<sup>[۳]</sup>

### تو دری:

اسے نقرس کی صلابت میں بطور ضماد استعمال کیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

### تیلینی کھی:

نقرس میں کبھی کبھی میویزج اور تیلینی کھی بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔

ونقصان کے خارج ہونے لگیں۔<sup>[۱]</sup> سخت مجر مفاصل کی شکایت میں  
 چ پرپی زرد اور پرانی پنیر اور بہت پرانی، نمکین چربی کو لے کر پکالیا جائے اور  
 گوندھ کر بطور ضماد استعمال کیا جائے تو حد سے زیادہ موثر ثابت ہوگی۔<sup>[۱]</sup>  
 پرانی پنیر کو روغن زیتون یا سور کے سری پائے کے نمکین پانی میں خوب  
 اچھی طرح ملا کر مجر مفاصل میں لیپ کیا جائے تو وہاں سے بغیر کسی تکلیف  
 کے چونا جیسی کوئی چیز خارج ہوتی ہے اور یہ بہت فائدہ مند ہے۔<sup>[۲]</sup>

### پودینہ نہری:

پودینہ کوہی کوستو میں ملا کر کسی مشروب میں گوندھ کر عرق النسائم  
 مقام ماؤف پر خارجا استعمال کرنا فائدہ دیتا ہے۔<sup>[۱]</sup>

عرق النساء کی صورت میں جب فونج کی پتیوں کا ضماد بنا کر استعمال  
 کیا جاتا ہے تو وہاں کی جلد سرخ ہو جاتی ہے اور اس کا مزاج بدل جاتا  
 ہے۔<sup>[۱]</sup> عرق النساء کی شکایت میں کوٹھے پر پودینہ نہری کو خارجی طور پر  
 استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بہت مفید ہے۔ یہ گہرائی سے مادے کو جذب  
 کرتی اور پورے جوڑ کو حرارت پہنچاتی ہے مگر اس کے ساتھ ہی وہاں کی جلد کو  
 بہت جلا دیتی ہے۔<sup>[۱]</sup> پودینہ نہری کا کوٹھے پر ضماد بہت مفید ہے۔ کیونکہ یہ  
 جسم کی گہرائی سے مادے کو جذب کرتا اور سارے عضلات کو گرمی پہنچاتا  
 ہے لیکن یہ جلد کو جلاتا بھی ہے۔<sup>[۱]</sup> پودینہ کا فعل خاص پشت، کوٹھوں اور  
 مفاصل کے اندر کی غلیظ رتھ کی شکایت میں فائدہ کرنا اور اس سے غلیظ بلغم کو  
 باہر نکالنا ہے۔<sup>[۱]</sup> عرق النساء پر لگانے سے جلد سیاہ ہو کر عضوا پر طبعی حالت پر  
 آ جاتا ہے۔ بعض دوسرے لوگ عرق النساء کے لیے کوٹھوں پر لگاتے ہیں۔ اس  
 کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ دو اندر وونی طور سے بھی حرارت پہنچاتی ہے۔  
 اور بیروفی طور سے جلد کو گرمی پہنچاتی ہے۔<sup>[۱]</sup>

اس کے جوشاندہ کا استعمال عضلات کے کچل جانے کی شکایت میں  
 فائدہ کرتا ہے۔ اور اس کی ڈھنکل کو عرق النساء کی شکایت میں لیپ کرتے ہیں تو  
 یہ جلد کو جلا دالتا اور عضو کے مزاج کو بدل دیتا ہے۔ یہ مادے کو گہرائی سے نکال  
 لاتا ہے اور اس کے اکلا و شرباً استعمال کے بعد کچھ دنوں تک برابر ماء الجہن پی لیا  
 جائے تو داء افیل، دوائی میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا استعمال دفع تشنج ہے۔  
 نقرس میں طلاء استعمال کیا جاتا ہے تو اپنی مجر صفت سے فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

### پیلو:

افعال: محلل، مسکن، دفع نزلہ، مقوی لشہ، دفع گھٹیا

موقع استعمال: وجع المفاصل، نزلہ، ورم رحم، بواسیر

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

سب سے زیادہ مفید اس وقت ثابت ہوتی ہے جب کوئے میں پھنسیاں ککل آئیں ہوں، اس میں سوجن آگئی ہو، مرض طویل ہو گیا ہوا اور مواد بہنہ لگا ہو۔ [۲]

### ٹنچ [برف]:

برف کا استعمال اعصاب کے لیے مضر ہے کیونکہ اس سے گرم بخارات تجسس ہو جاتے ہیں اور تخلیل ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ [۲]

### ٹوم [لہسن]:

افعال: جالی، محلل، مقرح [خارجا]، مقوی معدہ، مسکن الام، مقوی باہ، دربوں و حیض، مقطوع اخلاق غایظ  
موقع استعمال: وجع المفاصل، برص، بہق، فانج، لقوہ، رعشہ، سعال، دمہ، جمی [۲]

اس کا حقنہ نافع عرق النساء ہے، کیونکہ خلط دم اور خلط صفراء کی کوڈر ریعہ اسہال خارج کرتا ہے۔ [۲]

### جاوہ شیر:

امراض عصب، جوزوں کے درد، قوچ بلغی، عرق النساء اور صرع مفید ہے۔ [۸] چوٹ کے نتیجے میں عارض عضلات کی کمزوری کی شکایت میں ماءِ قراطن یا کسی شراب کے ہمراہ پیا جاتا ہے۔ کچھ لوگوں نے اعصاب کے لیے اس کو ردی بتایا ہے۔ شاید صحت مند اعصاب کے لیے ردی ہو، نہ کہ تر اعصاب کے لیے۔ یہ نافع عرق النساء ہے۔ اس کا عصارہ بھی پیا جاتا ہے اور یہ ماندگی کو دور کرتا ہے۔ مفاصل کے سبھی قسم کے دردوں اور نقرس میں ضماد آفائدہ مند ہے۔ [۲]

### جبن:

بعض اطباق انج کے مریضوں میں ساڑھے تین گرام جبن استعمال کرتے چھس سے تے ہو جاتی تھی اور ان کا مرض دور ہو جاتا تھا۔ [۲]

### جلنار [گلنار]:

فتق کی شکایت میں اس کا لزوق مستعمل ہے۔ [۲]

### جلوز [چلغوزہ]:

افعال: محرك و مقوى باہ، مولد مني، مسمن بدن، منفث بلغم  
موقع استعمال: وجع المفاصل، ضعف باہ، سیلان الرحم، فانج، لقوہ، ضيق النفس [۹]

جلوز عرق النساء، پشت اور اعصاب کے دردوں کو ٹھیک کرتا ہے اور استرخاء میں مفید ہوتا ہے۔ [۲]

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

**حب السلاطین:**

افعال: مسہل قوی، منفث

موقع استعمال: داد، کخ، برس، وجع المفاصل، قولج، امراض بلغمی

سوداوی [۲]

**حب الصنوبر:**

بڑے حب الصنوبر کا اکلاً استعمال استرخاء اور جسمانی کمزوری میں فائدہ کرتا ہے۔ یہ جسم کے اندر موجود فاسد ربوتوں کو خشک کر دیتا ہے۔ [۲]

**حب القلقل:**

ڈھیلے بدن جن کا استرخاء عارض ہو گیا ہو، کے لیے مفید ہے۔ [۲]

**حب اللنیل:**

افعال: جالی، مخرش، مسہل قوی، قاتل دیدان امعاء

موقع استعمال: نزلہ، استققاء زقی، نقرس، وجع المفاصل، برس،

حکمہ، دیدان امعاء [۲]

**حبة الخضراء:**

تکان و مانگی کے لیے مستعمل رونگیات و مراثم کی تیاری میں شامل کیا جاتا ہے۔ فالج ولقوہ کے مرکبات میں بھی مستعمل ہے۔ [۲]

**حدید:**

اس کا زنگ شراب میں ملا کر نقرس پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

**حرف:**

اس کو سر کہ اور جو کے ستومیں ملا کر عرق النساء میں شر با اور طلاءً استعمال کرتے ہیں اور کبھی عرق النساء کے لیے بطور حقنے بھی استعمال کرتے ہیں، جس سے فائدہ ہوتا ہے اور خاص طور سے اس وقت جب کہ خون آمیز دست آ جائیں۔ یہ کبھی عصب کے استرخاء میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ [۲]

**خشیشۃ الزجاج:**

قیر و طلی کے ہمراہ نقرس پر لگایا جاتا ہے۔ [۲]

**حضر:**

اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ [۲]

**حلبہ:**

افعال: جالی، محلل اور ام، مقوی اعصاب، مقوی باہ، منفث بلغم، مدر

حیض و بول، کا سر ریاح، بلین، ملططف

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

موقع استعمال: صرع، استرخاء، نقرس، استققاء زقی، آشوب چشم، سعال مرمن، عظم طحال، خیق النفس، ورم رحم، بواسیر، اعتباں حیض، ضعف باہ، ضعف اعصاب، وجع المفاصل [۲، ۵]

**حلیبیب** [سورنجان ہندی]:

حلیبیب کا شر با استعمال نقرس اور جوڑوں کے دردوں میں مفید ہے۔ [۲]  
حلتیت:

آب انار کے ہمراہ اس کا استعمال شدغ عضل میں مفید ہے، تمدد اور فالج کو فائدہ کرتا ہے، بایس طور کے ایک ابووس یعنی ۹ رتی کی مقدار میں لے کر موم کے ساتھ حسب دستور ملایا جائے، اور نگل لیا جائے یا سیاہ مرچ اور سداب کے ساتھ شر با استعمال میں لایا جائے۔ [۲]  
حمار [گدھا]:

کراز پسی کے مریض کو گدھے کے گوشت کے شور بے میں آبن کرایا جائے۔ [۲]  
حمام:

اس کا جوشانہ پینا نقرس کو فائدہ کرتا ہے۔ اس کا آبن بھی بھی کام کرتا ہے۔ [۲]

**حمص** [چنا]:

چناب پشت کے دردوں میں فائدہ کرتا ہے۔ [۲]  
حناء [مہندی]:

اعصاب کے دردوں میں مفید ہے۔ اسے فالج اور تمدد کے مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کا روغن مانگی کو دور کرتا، اعصاب میں نرمی لاتا اور ہڈیوں کے فرکچر میں فائدہ کرتا ہے۔ [۲]

**حدائقی** [بسکھپرا]:

اس کا روغن جوڑوں کے ریاحی دردوں میں اچھا کام کرتا ہے۔ مزمن ہونے کا اندیشہ ہوتا اس وقت بھی اس کا استعمال مناسب ہے۔ اس سے بہت سے مریض شفایا ب ہوئے ہیں۔ [۲]

**خطل؛ اندرائن؛ علقم:**

بلغم لزج اور صفر اکا مسہل ہے اسی لیے عرق النساء، وجع المفاصل اور استققاء میں مفید ہے۔ [۲]

نقرس بارد، عرق النساء، مفاصل اور اعصاب کے دردوں میں فائدہ مند ہے۔ [۲]

حور:

اس پیڑ کا پھل عرق النسائم فائدہ مند ہے اور حور روئی کے پتوں کا  
ہمراہ سر کہ ضماداً استعمال نقرس کے درد میں مفید ہے۔ [۲]

حیتہ [سانپ]:

سانپ کے سراور پیچھے سے چار انگل بھر کو کاٹ کر اگر حسب ہدایت پکایا  
جائے اور اس کا شور بہ استعمال کیا جائے یا اسی طرح اس کا گوشت  
کھلایا جائے تو اعصاب کے دردوں میں فائدہ کرتا ہے۔ اور یہی کام اس کی  
کینچلی کرتی ہے۔ [۲]

خربق اسود:

فانج اور جوڑوں کے دردوں میں فائدہ کرتا ہے اور اس سے استفراغ  
کرنا ان سب امراض کی قوی دوائے ہے۔ [۲]

خربق سفید [کنکی] بلغم کا اخراج قے و اسہال کے ذریعہ کرتی ہے۔  
اسی لئے فانج، استرخاء، وجع المفاصل اور صرع میں مفید ہے۔ [۸]

خدول:

وجع المفاصل اور عرق النسائم فائدہ کرتی ہے۔ [۲]

خرف:

تنور کے ٹھیکرے کو نقرس میں طلاءً مستعمل ہے۔ [۲]

خس:

خس کا موج پر ضماداً استعمال فائدہ مند ہے۔ [۲]

خس الحمار:

اس کی جڑ کو نقرس پر لگایا جاتا ہے اور اسی طرح اس کو سر کہ میں ملا کر  
عرق النسای پر استعمال کیا جاتا ہے۔ [۲]

خشنخاش:

خشنخاش بحری مع دودھ کے نقرس میں طلاءً مفید ہے۔ خشنخاش بری کی  
بڑ کو جب پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ اس کا آدھا پانی جل جائے اور پھر  
پلایا جائے تو عرق النسائم فائدہ مند ہے۔ [۲]

خصی الشلب:

پیچھے کی جانب ہونے والے تمددونخ اور فانج میں فائدہ کرتا ہے۔ [۲]  
خطمی [ختم]:

افعال: محل، منفث بلغم، رادع، مرخی، منفع

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

موقع استعمال: وجع المفاصل، ذات الجب، ذات الری، نزلہ،  
زکام، سعال

مقدار خواراک: ۷۔ ۵ گرام۔ [۳]

تعطی عرق النسائم ضماداً مفید ہے۔ [۸] درد مفاصل میں سکون پیدا  
کرتی ہے خصوصاً لانج کی چربی کے ساتھ عرق النساء، ارتعاش یعنی بدن کی  
کچپی یا رعشہ اور درمیان میں عضله کے پھٹ جانے کے صدمے اور تمدد  
اعصاب میں فائدہ کرتی ہے۔ [۲]  
خل [سرکہ]:

اعصاب کے لیے نقصان دہ ہے لیکن جب گندھاک میں ملا کر نقرس  
پر نبول کیا جائے تو فائدہ کرتا ہے۔ [۲]  
خیبر:

قدم کے نچلے حصے میں ہونے والے درد میں ضماداً استعمال کیا جاتا ہے۔ [۲]  
خنشی:

عضلات کی کمزوری اور موقع کی شکایت میں فائدہ کرتی ہے۔ [۲]  
خونجان:

افعال: مفرح، متقوی قلب، کاسر ریاح، متقوی معدہ، مطیب دہن،  
منفث بلغم، متقوی باہ، محل و رم

موقع استعمال: بجز افم، ضيق نفس، بخت الصوت، ضعف باہ، نفخ  
شکم، وجع المفاصل [۵]

خیار شنبر:

نقرس اور درد سے متاثر جوڑوں پر بطور طلاءً استعمال کیا جاتا ہے۔ [۲]

دار چینی:

روغن دار چینی رعشہ میں حیرت انگیز طور پر کام کرتا ہے۔ [۲]

دار شیشعان:

استرخاء عصب کے لیے خاص طور سے فائدہ مند ہے۔ [۲]

دار قن:

دار قن ان امراض میں فائدہ کرتا ہے جن میں باہر سے گرمی پہنچانے

کی ضرورت ہوتی ہے۔ داخلی طور سے استعمال کرنے پر کوئی فائدہ نہیں  
ہوتا۔ کیونکہ اس کے اندر کافی قوت موجود ہوتی ہے اور جب خارجی طور پر

استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں جو چیز شامل ہوتی ہے اس کے ذریعہ اس کی

قوت ٹوٹ جاتی ہے۔ [۱]

جولائی ۲۰۱۵ء - دسمبر ۲۰۱۶ء

دلق:

دلق بدن کی رطوبتوں کو گہرائی سے خواہ رطوبتِ ریقق ہو یا غلیظ، اچھی طرح پوری قوت سے جذب کرتا اور تخلیل کرتا ہے لیکن اس کا یہ اثر کافی دیر میں ہوتا ہے، جیسا کہ ثانیاً وغیرہ کا اثر ہوتا ہے۔ [۱]

جوڑوں میں نرمی پیدا کرتا ہے، جب کہ اس کے ہموزن رانچ اور اسی قدر موم ملا کر استعمال کریں۔ [۲]

دجاج و دیوک [مرغی و مرغا]:

مرغ کا شور بہ رعشہ اور وجع المفاصل میں اچھا کام کرتا ہے لیکن ضروری ہے کہ بیس قوطی پانی میں بفاغح، سویا اور نمک ڈال کر اس قدر پکائیں کہ شور بہ ایک تہائی یا جو تھائی بچے۔ [۲]

دحرتیا:

مرضِ حدبہ میں دحرتیا اور ایسی دوا کیں مفید ہوتی ہیں جو قوی درجے کی حاد ہوتی ہیں اور جو مریضان فانچ کے علاج میں استعمال کی جاتی ہیں۔ [۱]

دردار [شجرۃ الابق]:

دردار کی پتی اور جڑ کا جوشاندہ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں پر انطول کیا جاتا ہے۔ [۲]

دروبطارس:

بعض اطباء کا خیال ہے کہ دروبطارس فانچ، لقوہ اور وجع المفاصل میں مفید ہے۔ [۲]

وفی:

درد پشت مزمن، اور گھٹنوں کے درد میں ضماد مستعمل ہے۔ [۲]

دلب:

اس کے پتے جوڑوں کے درد اور اورام، خاص طور سے گھٹنوں کے اورام میں مستعمل ہیں۔ [۲]

دھنورہ:

افعال: مسکن و مندرخارجاء، محلل ورم  
موقع استعمال: وجع المفاصل، نقرس، عرق النساء، وجع الاعصاب۔ [۷، ۵]

دہمشت:

دہمشت استرخاء عصب، فانچ اور لقوہ کی اچھی دوا ہے۔ [۲]

وہن/ روغن:

روغن بادام موچ کی شکایت میں فائدہ مند ہے۔ روغن بابونہ نیز

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

روغن سوسن ہنکان و مانگی میں فائدہ مند ہیں۔ روغن شبت کو ٹھنڈک لگنے میں مفید ہے۔ [۲]

دیودار:

استرخاء عصب، فانچ اور لقوہ کے لیے اعلیٰ درجے کی دوا ہے، اس سے بہتر دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔ [۲]

ذنب الخیل:

نیچ سے شد خ عضلات کی شکایت میں ضماد آیا طلاء استعمال کرنے پر فائدہ کرتا ہے۔ اور قلیلہ امعاء کو سکھاتی ہے۔ [۲]

راسن:

نافع عرق النساء و وجع المفاصل ہے۔ اس کے پتوں اور جڑوں کا ضماد استعمال ٹھنڈک کے سبب ہونے والے دردوں اور شد خ عضلات میں مفید ہوتا ہے۔ [۲]

راوند [ریوند چینی]:

اس کو کھانے سے ریاحی امراض، ضعف معدہ، دردوں کی کثرت، عضلات کے ڈھیلے پن، ورم طحال، درگردہ و جگر، آن توں کے مرزوڑ، مثانہ و سینوں کے دردوں، شکم کے بالائی حصے کے پھیل جانے، درد رحم و عرق النساء، دمہ اور نفت الدم بیکن اور آن توں کے زخموں، اسہال مزمن، نومتی بخاروں اور کثیروں مکوڑوں کے کائٹنے میں فائدہ ہوتا ہے۔ [۱] یہ قابض ہونے کے باوجود اعصاب کے تفرق اتصال اور عضلات کے زخموں میں نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ [۱] عضلات و اعصاب کی چوت اور ان کی بندش کے ٹوٹ جانے اور ان کے ضعف میں اس کا شراب ریحانی کے ساتھ کھانا مفید ہے۔ عرق النساء میں اس وقت خاص طور سے نفع بخش ثابت ہوتی ہے جب یہ جوشاندہ اساروں اور جوشاندہ قطور یون دقيق کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ بلغمی و صفر اوی خلطوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے جوڑوں کے دردوں میں مفید ہوتی ہے۔ [۱]

رتة:

پشت میں جا گزیں اذیت ناک ریاح کو توڑتی ہے۔ [۲]

رعادہ:

بولس کا کہنا ہے کہ جس تیل میں یہ مچھلی پکائی گئی ہو، اس کو اگر جوڑوں کے درد میں لگایا جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

رماد:

کبھی کبھی بلندی سے گر پڑنے اور وہن کی شکایت میں خاص طور سے انجری کی راکھ کوپانی میں ملا کریا کسی قدر روغن زیتون کے ہمراہ پلایا جاتا ہے۔ [۲]

ریتیہ البحر:

تروتازہ حالت میں اس کا سفوف تیار کر کے بطور لیپ استعمال کرنے سے نقرس کے مریضوں اور سردی کی وجہ سے ہاتھ اور پاؤں کے جلدی شگاف میں فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

ریحان سلیمان، شاوٹیش، ہمسفرم، یا سمین صحرائی:

اسے بلخی ورمون، نقرس اور چھینے والی پھنسیوں پر لگاتے ہیں۔ یہ لقوہ کے لیے بھی مفید ہے۔ [۱۰] اور اسے نقرس میں طلاء استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

ریش، پر، بیکھ:

بڑے پروں کی جڑ کوناک کے کسر کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے۔ [۱۰]

زان:

زان سوری کو شراب میں ملا کر حقنہ کرنے سے عرق النسا میں فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

زبداء البحر؛ عاقورا:

بکثیت مجموعی یہ ایک تیر دوا ہے۔ چنانچہ اعضاء کے خراب مزانج کو درست کرتی ہے اور عرق النسا میں مفید ہے۔ [۱۰] زبداء البحر و دی نقرس میں مووم اور روغن گل کے ہمراہ مستعمل ہے۔ [۲]

زیب؛ اسطافیوس:

جاوشیر کے ساتھ لیپ بنا کر استعمال کرنا نقرس کے لیے فائدہ مند ہے۔ [۱۰]

زراؤندہ هندی:

افعال: مدر بول و حیض، محلل، مسکن

موقع استعمال: استرخاء عصب، وجع المفاصل [۳]

زراؤندہ خاص طور سے زراوندہ درجن فتح عضل میں نافع ہے، نقرس پر طلاء کی جاتی ہے۔ نقرس کے مریضوں کو پلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

ربو، مرگی بیکھی اور نقرس کے لیے مفید ہے۔ عضلات کے سروں اور ان کے وسط میں عارض ہونے والے تفرق اتصال کی دوسری دواؤں کے مقابلے میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ [۱۰]

سماءہی جہان طب، نئی دہلی

زرد چوب [عروق الصفر؛ بلندی]:

افعال: محلل ورم، مسکن

موقع استعمال: وجع المفاصل [۳]

زریں درخت:

نافع عرق النساء ہے۔ [۲]

زفت:

عضلات کے ورمون میں مفید ہے۔ [۲] اعصاب اور عرق النساء

دونوں کے تمدیں مفید ہے۔ [۱۰]

زقوم:

افعال: مجر جلد، محلل، مقرح، منفث بلغم

موقع استعمال: وجع المفاصل، نقرس، عرق النساء، فانج، لقوہ، سعال

مزمن، ضيق النفس، درد گوش، آتشک، استسقا، زکام [۶]

نخجیبلی:

افعال: کاسر ریاح، ہاضم، منفث بلغم، جالی

موقع استعمال: نفع شکم، وجع المعدہ، ضعف الشهباء، وجع المفاصل،

وجع القطن، سعال، ضيق النفس، سیلان الرحم [۳]

زیتون:

نمکین زیتون کا پانی عرق النساء میں بطور حقنہ استعمال کیا جاتا ہے اور اس کا زیست مغول عرق النساء اور اعصاب کے دردوں کے لیے اچھا ہوتا ہے۔ اور زیست کہنہ کہ نقرس کے مریضوں میں طلاء استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

سداب:

سداب کو خشک سویا کے ساتھ پکا کر اس کے پانی کو پینے سے آنکھوں کا

مردوڑ موقوف ہو جاتا ہے۔ اس کو استعمال کرنے سے سینہ و پہلو کے درد،

بنگی تنفس، کھانی، پھیپھڑوں کے ورم حاد، عرق النساء، جوڑوں کے درد، لرزہ

و کپکپی میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو شہد میں گوندھ کر لگانے سے وجع المفاصل

میں فائدہ ہوتا ہے۔ [۱۱] سداب، فانج، عرق النساء اور جوڑوں کے دردوں

میں مفید ہے خواہ ہمراہ شہد بطور ضماد استعمال کیا جائے یا شربا۔ [۲]

سر و:

جوز السرو اور برگ سرو کا استعمال بطور ضماد فتن میں مفید ہے اور آرد جو

کے ہمراہ حمرہ وغیرہ پر استعمال کیا جائے تو فائدہ کرتا ہے۔ مقوی اعصاب

ہے اور استرخاء کو دور کر کے مضبوطی لاتی ہے۔ [۲]

**سطروںیون:**

کسی قابض سیاہ شراب کے ہمراہ شرب با استعمال فانچ میں مفید ہے۔ [۲]

**ستتر:**

دونوں سرین کے دردوں میں نافع ہے۔ [۲]

**سعد:**

روغن جب الخضراء کے ہمراہ ناگرموٹھا کا استعمال درد تھیرگاہ میں کیا جاتا ہے۔ پشت اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے لیکن زیادہ استعمال جذام کا باعث بنتا ہے۔ [۲]

**سمقونیا [ محمودہ ]:**

کچھ لوگ اس کی جڑ کا جوشاندہ بنایا کر پیتے ہیں۔ سرکر کے ساتھ پکا کر جو کے آٹے کے ساتھ اسے اچھی طرح پیس لیتے ہیں پھر عرق النساء کے لیے مناد بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ [۱] سمقونیا کو سرکر اور ستو کے ہمراہ حماد کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ [۲]

**ستور دیون:**

فعی عضل کے لیے یا ایک اچھی دوا ہے۔ [۲]

**سک:**

اعصابی دردوں کے لیے اچھی دوا ہے۔ [۲]

**نقچ [ کندل ]:**

گاہے رطوبات اور لیسدار بلغم کا تدقیق کرتا ہے اور جوڑوں کی گہرائی سے مادوں کو نکالتا ہے۔ گاڑھے بلغم اور ریاح کے باعث عارض ہونے والے مرض عرق النساء میں فائدہ مند ہے۔ [۱]

فانچ اور عضلات اور اس کے اوپر کے ہتھ [ پھٹ جانے ] کی شکایت میں فائدہ مند ہے۔ دونوں کوٹھوں میں موجود مادے کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے، خواہ بطور حقنة استعمال کیا جائے یا براہ دہن۔ اسی طرح خراب قسم کے بارداو جائی عماض میں بھی مفید ہے۔ [۲]

**سلق [ چندر ]:**

مسہل بلغم ادویہ میں اس کے پانی کو ملا کر کھانے سے بلغم آسانی سے لکھتا ہے۔ نقرس اور وجع المفاصل کے لیے بھی یہ دوا مفید ہے۔ [۱]

**سماق:**

موچ پراس کے جوشاندہ کا نطول کیا جائے تو سوجن پیدا نہیں ہوتی ہے۔ [۲]

سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی

یہ دوا مرہ صفراء، مرہ سودا اور بلغم کی مسہل ہے۔ عضلات، اعضاء کی گہرائی تک اس کے اثرات پہنچ جاتے ہیں، اس لیے نقرس، عرق النساء، مرہ صفراء، مرہ سوداء اور بلغم کے باعث عارض ہونے والے وجع المفاصل میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ [۱]

**سورنجان:**

نقرس کے درد کو تسلیم دیتا ہے۔ لیکن اس کے عواقب اچھے نہیں ہوتے۔ اس کو زیادہ کھا لینے سے فضلات رک جاتے ہیں اور مفاصل میں سکڑن پیدا ہو جاتی ہے۔

سورنجان بلغم اور خام خلط کا مسہل ہے۔ نقرس اور وجع المفاصل پیدا کرنے والے مادہ کا مسہل ہونے کی وجہ سے ان دونوں امراض میں فائدہ مند ہے۔ اس کی مکمل مقدار خوراک شکر یا تھوڑے سے زعفران کے ساتھ ساڑھے چار گرام ہے اگر چند داؤں کے ساتھ استعمال مقصود ہو تو سوادو گرام ساڑھے تین گرام استعمال کرنا چاہیے لیکن اس مقدار میں یہ بے چینی پیدا کرتا ہے اور مزید خطرات کا بھی اندر یہ رہتا ہے۔

سورنجان مسہل اور قابض دو جوہروں سے مرکب ہے، چنانچہ حرارت غریزی اور قوت طبعی کے اثر انداز ہونے کے بعد اس کا لطیف مسہل جوہر علیحدہ ہو جاتا ہے اور اس کی قوت تخلیل اثر انداز ہوتی ہے اور جوڑوں میں رکے ہوئے مادہ کو جذب کر کے ان کا استفراغ کرتی ہے۔ کچھ عرصے بعد اس کا سر دخنگ قابض جوہر اثر انداز ہوتا ہے اور ان اعضاء کو اپنی حالت پر لوٹا کر قابض اور سرد اثرات مرتب کرتا ہے اور انہیں اس قدر طاقت ور کر دیتا ہے کہ دوبارہ اس طرف مادہ کا سیلان نہیں ہوتا۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے سورنجان مفاصل کے لیے سب سے عمدہ دو اس بھی جاتی ہے۔ بطور ضمادفور اور دکو تسلیم دیتی ہے، البتہ اگر ضماد زیادہ ہو جائے تو ان میں سختی پیدا کر کے پھر کی طرح ٹھوس بنا دیتی ہے۔ [۱]

سورنجان کا خاص فائدہ یہ ہے کہ وجع المفاصل کا سبب بننے والے مادے کو جلدی سے پلٹ دیتا ہے اور جو مادہ اس طرف انصباب پاتا ہے اس کو دو دن بعد ہی ختم کر دیتا ہے اور درد کو بالکل دور کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ مریض درد اور مرض کو بھول کر اپنے مشاغل میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس لیے سورنجان کا استعمال وجع المفاصل کے لیے بہت اچھی چیز ہے لیکن اس کا نقصان یہ ہے کہ معدہ کے لیے موزوں نہیں ہے، اس سے متینی آتی ہے اور اشتها ختم ہو جاتی ہے۔

### شغودس:

نقرس میں ہمراہ سر کے طلاءً مستعمل ہے۔ وجع اصلب کے لیے اس کی قیروٹی بنا کر استعمال کی جاتی ہے۔<sup>[۲]</sup>

شقر دیون؛ شیرمو:

گاڑھے سر کہ یاپانی میں ملا کر استعمال کرنے سے نقرس کے درد میں تسلیکین ہوتی ہے۔<sup>[۱]</sup>

### شل:

اعصاب وفسون کی شکایت میں فائدہ مند ہے۔<sup>[۲]</sup>

ششجار، کھلا؛ حمیراء [رتن جوت]:

خنازیری گلٹیوں، نقرس، عرق النسا اور درد سخت ورموں میں چربی کے ساتھ بطور ضماد استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔<sup>[۱]</sup>

### شوکران:

نقرس حار پر بطور طلا استعمال کریں۔<sup>[۲]</sup>

### شوکتہ بیضاء:

اس کا جوشاندہ نقرس میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

### شوکتہ یہود:

نافع کراز ہے۔<sup>[۲]</sup>

### شہمانخ:

فانج میں طلاء، سعوط اور ہمراہ شربت خوردنی طور پر فائدہ مند ہے۔<sup>[۲]</sup>

### شیطرج:

افعال: محرك اعصاب، محلل ورم

موقع استعمال: وجع المفاصل، فانج، لقوه، ضعف اعصاب<sup>[۳]</sup>

اس کے پتوں کا مزاج گرم ہوتا ہے اور یہ رثیم پیدا کر سکتے ہیں۔ اسی لیے عرق النسا کے لیے اس کا ضماد بناتے ہیں۔ ان کا اچھی طرح کوٹنے کے بعد نیچ راسن میں ملا کر عرق النسا میں مقام ماواف پر رکھنے سے چھپن پیدا ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے وجع المفاصل میں فائدہ ہوتا ہے۔<sup>[۳،۲]</sup>

عرق النسا کا علاج شیطرج کے پودے سے کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ موسم گرما کا شیطرج حاصل کر کے اچھی طرح کوٹ لیا جائے۔ اس کا کوٹنا، پیننا اور سفوف کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ جب خوب باریک ہو جائے تو کسی قدر چربی میں شامل کر کے مرہم جیسا بنا کر کوٹے کے گڑھے میں اور پورے پیر میں لگا کر باندھ دیا جائے نیز چار سے چھ گھنٹے تک یونہی چھپوڑ دیا

سورجان مفاصل کی طرف آنے والے مادوں کو آنے سے روکتا ہے۔ اور جو کچھ اس کے اندر پہلے سے موجود ہوتا ہے اس کو نچوڑ کے رکھ دیتا ہے۔ سورجان مفاصل کے اندر خشکی لا کر فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۱]</sup> نافع نقرس ہے۔ اس کا ضماد درد سے فوراً سکون دیتا ہے، البتہ اگر کثرت سے ضماد کیا جائے تو ورم میں صلابت آ جاتی ہے اور وہ پتھرا جاتا ہے۔ یہ تمام درد ہائے مفاصل کے لیے تریاقی حیثیت میں نافع ہے اور خصوصاً اس وقت جب مفاصل پر مادے انصاب پار ہے ہوں۔<sup>[۲]</sup> سورجان مسہل بلغم ہے۔ اس لیے تمام امراض بلغمیہ میں مفید ہے۔ تمام قسم کے جوڑوں کے درد میں تریاق کا اثر رکھتا ہے۔<sup>[۸]</sup>

### سوقوطن:

اس کا جوشاندہ عضلات کے بیچ اور کنارے سے اعصاب کے فتح کی شکایت میں مستعمل ہے۔ رطبات کو آگے بڑھنے سے روکتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

### سہجہ:

افعال: قاتل کرم امعاء، مشتمنی، محلل ورم

موقع استعمال: وجع المفاصل، وجع القطن، ضعف اشتہاء، وجع شکم۔

مقدار خواراک: ۱۰-۶ گرام<sup>[۳]</sup>

### سیسالیوس:

درد ہائے پشت کے لیے نافع ہے۔<sup>[۲]</sup>

### تحم شبت [سویا]:

افعال: مسکن، کاسر ریاح، منیچ، محلل ورم، مدر بول و حیض، مقنی

موقع استعمال: وجع المفاصل، نفع شکم، وجع شکم، قوی نفع، ضعف ہضم،

احتباہ بول و حیض

مقدار خواراک: ۳-۲ گرام<sup>[۲]</sup>

اس کا روغن اعصاب کے دردوں اور اس جیسی دیگر شکایتوں میں

### شخم:

اوٹ کی چربی نافع تشنخ ہے۔<sup>[۲]</sup>

### شعیر:

نقرس کی شکایت میں ہمراہ سر کہ وسفر جل ملا کر لیپ کیا جاتا ہے۔ یہ

فضلات کو مفاصل کی طرف آنے سے روکتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

وجع المفاصل بارد میں جو چیزیں فائدہ کرتی ہیں وہ وجع الظہر میں بھی مفید ہوتی ہیں لہذا اس میں روغن ارٹڈ، حب المتن، حب الشیرج اور مسخن حقنے، حمام و آب زن کے عمل اور غلیظ فضلات کو پکھلانے اور تخلیل کرنے والے روغن مفید ہو اکرتے ہیں۔ [۱]

وجع المفاصل بارد ہو تو مریض کو حب الشیرج، حب المتن اور دواء تقا قیا استعمال کرائی جائیں۔ نیز اکلیل الملک ہمراہ روغن ارٹڈ استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال سے قبل قے کرائی جائے اور بعد میں روغن ارٹڈ پلاپایا جائے اور حمام کرایا جائے۔ حمام سے واپس آنے کے بعد روغن ارٹڈ، بابونہ اور نارین کی ماش کی جائے۔ [۲]

حب الشیرج دست آور ہے اس لیے اگر نقرس مادی ہو تو مواد کے اخراج کے لیے حب شیرج، حب سورنجان اور حب متن وغیرہ استعمال کر کے اسہال لایا جائے اور امتناء کے بعد خوب قے کرائی جائے۔ [۳]

وجع المفاصل کا مادہ بلغی ہونے کی صورت میں حب متن اور حب شیرج کا استعمال کرایا جائے۔ [۴]

عرق النسا کی شکایت میں شیرج کا ضماد اس استعمال مفید ہوتا ہے کیونکہ یہ بہت زبردست خشم ڈالتا ہے۔ اس کو خوب اچھی طرح کوٹ پیس لیا جاتا ہے پھر راس میں ملا کر ضماد بنالیا جاتا ہے اور کوٹھے پر پندرہ منٹ کے لئے لیپ کر دیا جاتا ہے۔ [۵]

عرق النسا کی شکایت میں روغن کلکان خ اور حب الشیرج کا استعمال کرایا جائے۔ [۶]

وجع الورک کے لئے ایک مفید نسخہ حقنے، جس میں شیرج شامل ہے: حرف، حمل، اشنان سبز، ہر ایک ایک مٹھی لے کر پانی میں پکا کر چھان لایا جائے اور حسب ضرورت شیرج کا اضافہ کر کے بطور حقنے استعمال کیا جائے۔

شیرج پر مشتمل ایک نسخہ حب، جومزن مریضوں کو اٹھا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ خم خطل قسطرویون، ماہی زہرہ، تربہ، بہرم، ہموزن، شیرج، اہبل، ونج، خردل ایک حصہ زنجیل، جاوشیر، سلیمانی، اشنا، ہر ایک دو حصہ، نفت سفید تمام اجزاء کا ایک چوتھائی حصہ۔ حب دستور تمام دواوں کو لے کر بھگو چھان کر گولیاں بنالی جائیں اور بوقت ضرورت استعمال میں لائی جائیں۔

مقدار خوراک: ۷۵-۸۰ گرام یا اس سے کم بوقتِ خواب استعمال کی جائے۔ درمیان میں کبھی کبھی ترک کر دیا جائے۔ مریض کو پختے کا پانی دیا جائے۔

جائے۔ اس کے بعد مریض کو حمام میں داخل کیا جائے۔ شیرج پودے کو گرمی میں حاصل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ موسم سرما میں اس کی تاشیرم ہوتی ہے۔ جب مریض کا جسم تر ہو جائے تو آب زن کرایا جائے۔ پھر اس پر سے لگا ہوا ضماد جدا کر کے مقام ماؤف پر روئی کا ایک بڑا سا مکڑا لپیٹ دیا جائے تاکہ پورا مقام ماؤف ڈھک جائے اس کے علاوہ کسی دوسرا چیز کی ضرورت نہیں پڑے گی، بھی کافی ہے۔ لیکن اگر کچھ کسرہ جائے تو دوبارہ یہی عمل کیا جائے، گرچہ زیادہ تر کوئی شکایت رہ نہیں جاتی۔ پھر بھی اگر یہ عمل دہرانے کی ضرورت آن پڑے تو دس روز کا وقفہ دے کر ہی دہرایا جائے۔ اس دوران آرام کرایا جائے۔ اس ضماد کے استعمال کے بعد ثافیا اور خردل کے ذریعہ علاج کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ یہ ضماد دوسرے طریقہ علاج سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ [۱]

اسے کسی قدر چبی میں اچھی طرح حلک کر کے حق الورک اور پورے پاؤں کے اوپر استعمال کیا جائے اور بندش کر دی جائے۔ اگر مریض عورت ہو تو دو گھنٹے اور مرد ہو تو چار گھنٹے یا اس سے کچھ کم و بیش کے لئے یہ ضماد لگا کر جھوڑ دیا جائے۔ پھر مریض کو حمام میں داخل کیا جائے۔ اور کوئی تیل وغیرہ ہرگز نہ لگایا جائے جب حمام کے اندر اس کو پینہ آنے لگے تو آب زن کرائیں اور اس میں مریض کو روکے رکھیں۔ اس میں، چونکہ لذع زیادہ ہوتی ہے لہذا ضرورت ہو تو مریض کو باندھ کر رکھیں۔ یہ عمل اس قدر کارگر ہوتا ہے کہ اگر مریض کو اٹھا کر اندر لے جایا گیا ہو تو اپنے پیروں سے واپس آتا ہے۔ پھر خوب زیادہ سا تیل اور تھوڑی سی شراب لے کر پورے جسم پر لگا دی جائے پھر اس کے بعد اس کی مخصوص دوا اور تیل پلاپایا جائے اور مقام ماؤف پر نہایت باریک سوتی کپڑا رکھ دیا جائے، اس کپڑے کو بار بار تبدیل کرتے رہنا چاہیے۔ بھی اس مرض کا پورا علاج ہے۔ اس کے بعد دوبارہ کچھ کرنے کی ضرورت عام طور پر نہیں ہوتی، لیکن اگر مرض کا کچھ اثر رہ جائے تو میں روز کے بعد پھر یہی عمل دہرایا جائے، اس سے کچھ کم نہ کیا جائے۔ انہی دواوں اور تدابیر سے کبھی کبھی وہ تمام امراض ٹھیک ہو جاتے ہیں جن میں ادویہ مجرہ لیعنی ضماد خردل و ثافیا وغیرہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ [۱]

شیرج سے علاج کرنے سے پورا مرض [عرق النسا] ختم ہو جاتا ہے۔ [۱]

وجع المفاصل کے علاج کے وقت اگر موسم ٹھنڈک کا ہو تو اول شیرج اور سورنجان کا مطبوع خ یا جوشاندہ پلاپایا جائے پھر گرم مجونیں اور گرم ضماد استعمال کرائے جائیں۔ [۱]

### عطنیہ:

دونوں کھلوں کے تمام اقسام درد کے لیے، ہترین دوا ہے۔ [۲]

### عرعر:

شدخ عضل کی عمدہ دوا ہے۔ [۲]

### عظام [ہڈیاں]:

لوگ کہتے ہیں کہ انسان کی ہڈیوں کا خوردنی استعمال جوڑوں کے درد میں مفید ہوتا ہے۔ [۲]

وہ فضلات و مواد جو مفاصل کی طرف انصاب پانے کے عادی ہو چکے ہوں، ان کے لئے مریض کو سات گرام خاکستر استخوان مسفوٹ گرم پانی کے ساتھ پلاپایا جائے۔ [۱]

### عکر انزیت:

نیا، جو پکا ہوانہ ہو، جب نفرس اور وجع المفاصل کے مرضیوں پر دھارا جاتا ہے تو ان کو فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

### عنبر [انگور]:

انگور کی شاخوں کی راکھ میں جلانے کی طاقت ہوتی ہے۔ چنانچہ پرانی چربی، تیل یا سرکر کے ساتھ ملا کر بطور ضماد استعمال کرنے پر عضلات کے ٹوٹ جانے، جوڑوں کے استرخاء اور اعصاب میں گردہ پڑ جانے میں فائدہ ہوتا ہے۔ [۱]

پوست سے صاف کی ہوئی اس کی لکڑی کی راکھ کو سرکر میں ملا کر التواعی عصب کی شکایت میں اور اس کی شاخوں کی راکھ کو روغن زیتون میں ملا کر عضلات کے پھٹ جانے اور استرخاء مفاصل میں استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی اس کی راکھ کا پانی سقط کی شکایت میں پیا جاتا ہے۔ اس کے عصارے کا روغن تکان و ماندگی، اعصاب، عضلات اور جوڑوں کے دردوں کے لیے ایک عمدہ دوا ہے۔ [۲]

### عود:

مقوی اعصاب ہے۔ اس کی دہنیت اور یکی نزوجت فائدہ کا باعث بنتی ہے۔ [۲]

### غار:

عصب کے تمام اقسام درد میں مفید ہے۔ اس کا روغن تکان و ماندگی دور کرتا ہے۔ [۲]

### غاریقون:

عرق النسا میں سکنجین کے ہمراہ پلاپایا جاتا ہے۔ خصوصی طور سے متفہی

سمجھی بن ماسویہ کا ترتیب دیا ہوا نسخہ حب شیطرج جونقرس بارڈ، قوچ، وجع الاظہر اور وجع الورک میں بہت مفید ہے: سورججان، بوزیدان، ماہی زہرہ۔ ہر ایک ۵ءے اگرام، فوٹا لاصخ ۵ءے ۲۲، تر بد ۵ءے ۵۲ گرام، ایارج فیقراء ۳۵ گرام، شتم حظیل ۵ءے ۲۲ گرام، کتیرا ۱۳۱ اگرام، حمل، زنجبل، وجع صتر بری فلفل سفید ہر ایک ۵ءے ۱۰ اگرام، تخت کرفس، ناخواہ اور انیسون ہر ایک ۷ گرام، سکنج، مقل ہر ایک ۵ءے ۷ گرام۔ پہلے صمعیات کو آب کرنے بھلی میں حل کر لیا جائے پھر باقی اجزاء کے باریک سفوف کو ملا کر حسب دستور حبوب بنالیا جائے۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ آب گرم۔ [۱] (اس میں شیطرج، جس کے نام سے یہ دواء مرکب مشہور ہے، کا وجود ہی نہیں ہے)

جوڑوں کے درد میں شیطرج کا شرب با استعمال کیا جاتا ہے تو فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

### شیلیم:

عرق النسا کی شکایت میں شیلیم کو آب قراطن میں پکا کر لیپ کیا جاتا ہے۔ [۲]

### صربر:

افعال: مسہل، مدرجیض، محلل ورم، محرك کبد  
موقع استعمال: قبض، دیدان امعاء، ورم کبد، وجع المفاصل، عظم  
طحال، اختباس طمح [۳] یہ جوڑوں کے دردوں میں فائدہ کرتا ہے۔ [۲]

### صحنا:

وجع الورک بلغمی میں فائدہ کرتا ہے۔ [۲]

### صفد:

نفرس کے دردوں اور روموں میں اور مفاصل کے تمام قسم کے اور ارم میں ویسے ہی لگادیئے پر سکون دیتا ہے۔ [۲]

### ٹحلب [کالی]:

گرم نفرس اور جوڑوں کے گرم درد میں مستعمل ہے۔ اور جب روغن زیتون میں پکا کر استعمال کی جاتی ہے تو اعصاب میں نرمی لاتی ہے۔ [۲]

### طراشیث:

مسترخی مفاصل کو طاقت دیتا ہے۔ [۲]  
اعصاب کے لیے خراب چیز ہے۔ آرد جو کے ہمراہ نفرس پر لگانا فائدہ مند ہے۔ اس کا کثرت استعمال جذام کا باعث ہوتا ہے۔ [۲]

میں فائدہ دیتا ہے جس کے ساتھ جس کی کوئی علت موجود ہو۔ ضربہ و سقطہ کی شکایت میں ریوند چینی ۲ درہم کے ہمراہ ایک درہم فوہ الصبا غین نبیذ کے پیالے سے پلائیں۔<sup>[۲]</sup>

قت:

رعشہ کے لیے رعن قت سے بڑھ کر کوئی فائدے کی چیز نہیں ہے۔<sup>[۲]</sup>

قتاء الحمار:

اویاع المفاصل میں فائدہ کرتا ہے۔ اس کے جوشاندہ کا حقنہ عرق النسا میں مفید ہے۔ نقرس میں اس کا سرکہ کے ہمراہ خماد کیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

برگِ قرف

افعال: ملططف، محلل ورم، مقوی اعضاء رئیسہ، مدر بول، دافع نزلہ، دافع زکام

موقع استعمال: سعال، ورم رحم، احتباس بول و طمث، صلاحت رحم، وجع المفاصل، نزلہ زکام۔<sup>[۲]</sup>

قردمانا:

امراض عصب، وجع الورک بلغمی، فانج اور عضلات کے کچل جانے میں فائدہ مند ہے۔<sup>[۲]</sup>

قطط:

افعال: جالی، محلل ورم، مجفف، مقوی اعصاب، مفت بلغم، مسکن الہم، کاسر ریاح، قاتل دیدان امعاء، مدر بول و حیض

موقع استعمال: فانج، قوه، رعشہ، وجع المفاصل، نقرس، ورم طحال، دیدان امعاء، احتباس طمث، دافع تھن۔<sup>[۳]</sup>

استرخاء عصب اور عضلات کے فتح میں فائدہ کرتا ہے۔ عرق النسا کے لیے خماد آچھی دوا ہے۔<sup>[۲]</sup> قطف کا خماد عرق النسا میں مفید ہے۔<sup>[۸]</sup>

قصب:

پٹھے کے اینٹھے جانے میں سکون دیتا ہے۔<sup>[۲]</sup> اصل القصب [ایس کی جڑ] سرکہ میں گوندھ کر لیپ کرنے سے جوڑوں کے درکوفائدہ ہوتا ہے۔<sup>[۸]</sup>

قصب الذریرۃ:

عضلات کے سرے پھٹ جانے کی شکایت میں مفید ہے۔<sup>[۲]</sup>

قطران:

عضلات کے سرے پھٹ جانے اور اس میں خون و پیپ پیدا ہو جانے کی شکایت میں فائدہ مند ہے۔ یہ داء الفیل اور دوالی کی بھی

فضلات اعصاب ہے۔ عضلات کی کمزوری اور سقطہ میں فائدہ کرتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک تین قیراط ہے۔ اگر بخار بھی ہوتا آب قراطن یا عرق گلاب کے ہمراہ پلائی جائے۔<sup>[۲]</sup> جوڑوں تک سے بلغم کا اسہال کر دیتی ہے خصوصاً اعصاب سے اور کسی حد تک صفراء اور سوداء کو بھی خارج کرتی ہے۔<sup>[۸]</sup>

غاغاطی:

نافع نقرس ہے۔<sup>[۲]</sup>

غبار الرحی [چکلی کا غبار]:

ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے میں مدد کرتا ہے۔ سست اور ڈھیلے اعضاء کو مضبوط کرتا ہے۔<sup>[۸]</sup>

غرب:

اس کے جوشاندہ کا نطول نقرس کے لیے بہت خوب ہے۔<sup>[۲]</sup>

فاسرا:

فانج اور عضلات کے سرے پھٹ جانے کی شکایت میں روزانہ دودرم کی مقدار میں طلاء و شرباً استعمال کیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

فاتا سرشنین

یہ فانج میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

فاؤانیا:

نافع نقرس ہے۔<sup>[۲]</sup>

فجل:

اس کا تخم مفاصل کی پکن کو دفع کرتا ہے اور یہ وجع المفاصل کے لیے بھی بہت خوب ہوتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

فقلا مینوس:

التواء عصب اور نقرس میں صرف خماد فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

فقل:

اعصاب و عضلات کے اندر زبردست گرماہٹ لاتی ہے۔ اس کا مامیں اس کی کوئی برابری نہیں کر سکتا۔<sup>[۲]</sup>

فلفلہ مومیہ:

قولنخ، نقرس اور سردی کی وجہ سے عارض ہونے والے تمام دردوں میں مفید ہے۔<sup>[۲]</sup>

فوہ الصبا غین:

آب قراطن کے ہمراہ اس کا پینا عرق النسا میں اور اس فانج سے ماہی جہان طب، نئی دہلی

کبر:

پوست شیخ کبر نافع عرق النسا دردہائے تھیگاہ ہے۔ کبھی کبھی اس کا حقنہ بھی بڑا فائدہ کرتا ہے۔ فانج اور خدر میں مفید ہے اور اپنی قبضت سے اعضاء میں مضبوطی لاتا ہے۔ یہ عضلات کے سروں اور اواسط میں لاحق ہوجانے والے ہٹک میں مفید ثابت ہوتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

کبریت:

گندھک کونٹرون اور پانی میں ملا کر نقرس پر لگاتے ہیں۔<sup>[۳]</sup>

کرفس:

تحم کرفس کے افعال: مفتح سدد، معرق، مشتی، کاسر ریاح، مفت حصاء، مدر طمث موقوع استعمال: نقرس، وجع الظہر، نفع شکم، استسقاء، احتباس بول، حصاء کلیبہ و مثانہ، ذات الجب، عرق النسا<sup>[۵]</sup>  
سمر نیون کے سبھی حصے عرق النسا میں مفید ہیں۔<sup>[۲]</sup>

کربن:

یہ دوا رعشہ میں فائدہ کرتی ہے اور کبھی میتھی میں ملا کر نقرس پر لگائی جاتی ہے۔ دردہائے مفاصل میں اس کے جوشاندہ کا نبول کیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

کریلہ:

افعال: مقوی معدہ، ملین طبع، قاطع بلغم، قاتل کرم شکم، محلل اور ارم۔  
موقوع استعمال: وجع المفاصل نقرس، استسقاء، دیدان شکم، سعال، دمہ<sup>[۷]</sup>

کتاب:

افعال: محلل ورم، منفع، جالی، مسکن سعال، منفتح بلغم  
موقوع استعمال: سعال، ضيق النفس، ذات الجب، ذات الریا، حموضت معدہ، زحیر، وجع المفاصل، حرق<sup>[۳]</sup>  
بز کتاب تشیخ میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

کلن:

کسر عظام، موچ اور جوڑ کے اکھڑ جانے کی شکایت میں بڑے فائدے کی چیز ہے۔<sup>[۲]</sup>  
کلوخی:

افعال: جالی، مصنفی بلغم، مقوی معدہ، قاتل دیدان امعاء، مدر حیض، مسکن، محلل ورم  
موقوع استعمال: بہق، برص، قوبہ، شفیقہ، ضيق النفس، ضعف معدہ،

دوا ہے۔ چاہیں تو عوق بنا کر استعمال کریں اور چاہیں تو لطوخ کے طور پر استعمال میں لا نہیں۔<sup>[۲]</sup>

تفرالی ہود:

نقرس میں اس کا ضماد مفید ہے اور عرق النسا میں طلاء مستعمل ہے۔<sup>[۲]</sup>

قططور یون:

قططور یون دیقق کا جوشاندہ تیار کر کے عرق النسا کی شکایت میں استعمال کرتے ہیں تو اس سے اسہال دموی ہوتا ہے اور درد فوراً کم ہو جاتا ہے۔ قططور یون دیقق کا جوشاندہ اور عصارہ بطور حقنہ جب عرق النسا کے مریض کو استعمال کرایا جاتا ہے تو ابتداء میں یہ غلیظ روڈی اور صفر اوی اخلاط و مواد کو خارج کرتا ہے، لیکن جب یہ عمل بہ کثرت کیا جاتا ہے اور دموی اخلاط و مواد خارج ہونے لگتے ہیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔<sup>[۱]</sup> جب نقرس کا سبب جسم کے اندر بلغی مادے کی بہ کثرت موجود ہو تو دیگر طریقہ علاج کے علاوہ قططور یون کو بذریعہ حقنہ استعمال کیا جائے۔<sup>[۱]</sup> نقرس بلغی میں درد اٹھنے کا اندیشہ ہو تو مقام ماؤف پر حاشا، صتر، پودینہ، حمل، برگ غار، بابونہ، شبہت، ناخونہ، نفع کبر اور قططور یون کو سر کہ یا پانی میں اور کبھی شراب میں جوش دے کر بطور نبول استعمال کریں۔<sup>[۱]</sup> قططور یون صغير کے جوشاندہ کا حقنہ مرض عرق النسا میں استعمال کیا جائے تو یہ درد میں افاقہ کرتا ہے۔<sup>[۱]</sup>

عضلات کے پھٹ جانے اور اس میں پیپ پڑ جانے میں فائدہ کرتا ہے۔ قططور یون دیقق خاص طور سے، حقنے کی شکل میں عرق النسا، اعصاب کے دردوں اور ان کے کچل جانے کی شکایت میں مفید ہے۔ کبھی مذکورہ مقاصد کے لیے پانی کے ساتھ اس کی راکھ کا حقنہ کرتے ہیں۔<sup>[۲]</sup>

قططور یون بلغم کو نرم کر کے خارج کرتی ہے۔ اس لیے تمام قسم کے بلغی درموں اور عرق النسا بلغی میں مفید ہے۔<sup>[۸]</sup>

قفقذ:

جنگلی چوہے کا نمک لگایا ہوا گوشت فانج، تشیخ، تمام عصبی امراض اور داء افیل میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

قنة:

تکان و ماندگی، کزاز اور تشیخ عضلات میں فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

تیصوم:

اس کا جوشاندہ عضلات کے سرے پھٹ جانے اور مژمن عرق النسا، جس کا ٹھیک ہونا دشوار ہو، میں مفید ثابت ہوتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

نقح شکم، قونچ، یرقان، وجع المفاصل، وجع القطن، فانج، لقوہ<sup>[۳]</sup>

کمادر یوس [منڈی]:

تازہ منڈی یا اس کا جوشاندہ پیا جائے تو کوئی عضل کو مفید ہے۔ اس کا شربت نافع شنج ہے اور بختنا پر انہوں نے اچھا ہے۔<sup>[۲]</sup>

کمافیطوس [گردنہ]:

عرق النسا کے لیے فائدہ مند ہے خاص طور سے اگر ہمراہ ماءِ عسل شرب آہ استعمال کیا جائے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر اسے اردو مالی کے ہمراہ چالیس روز پی لیا جائے تو عرق النسا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ نقش کی صلاحت کو تخلیل کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

کیوڑہ:

افعال: مقوی اعضاء رئیس، مقوی معدہ، مقوی بصر، مسکن عام، مصفیٰ دم  
موقع استعمال: خفغان، جذام، درد بدن، نقش، ضعف قلب، ضعف دماغ، ضعف کبد، جدری، حصہ، وجع الاذن، وجع القطن<sup>[۲]</sup>

لبنی:

اعصاب کو طاقت دیتا ہے۔ یہ تکان و مانندگی کو دور کرنے کے واسطے مستعمل روغنیات کی تیاری میں شامل کیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

لجم:

گھنی اور دنبہ کی چکتی خشک اعصاب کے لیے اچھا ضماد ثابت ہوتے ہیں۔ اور خرگوش کے گوشت کے شوربے میں نقش اور وجع المفاصل کے مریض کو آبزد کرایا جاتا ہے تو اس کا فائدہ تقریباً ۱۰۰ میٹری کے گوشت کا ساہ ہوتا ہے۔ نیولے کے گوشت کو جوڑوں کے دردوں میں ضماد استعمال کیا جاتا ہے۔ جنگلی گدھے کی چربی کو روغن قسط میں ملا کر دردہ بائے پشت اور ریاح غلیظہ کی شکایت میں بطور مروخ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور سانپ کے گوشت کو جذام میں استعمال کرتے ہیں نیز قنفذ کا گوشت بھی جذام کے لیے اچھا ہے۔<sup>[۲]</sup>

سان الجمل:

داء الغلیل پر اس کا ضماد لگایا جاتا ہے تو اس کو بڑھنے نہیں دیتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

سان العصافیر:

پوست سان العصافیر کو سرکہ میں ملا کر عضلات کے کچل جانے پر لگاتے ہیں۔<sup>[۲]</sup>

وجع الورک اور عرق النسا کے لیے ایک مفید دوا ہے۔<sup>[۲]</sup>

مری:

عضلات کے اندر پیپ کی مانندرا کٹھا مواد تخلیل کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

**مصطفیٰ:**

ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑتی ہے، سست اعضا کو مضبوط بناتی ہے۔ اسے چبایا جائے تو بڑی مقدار میں بلغم کھینچ لیتی ہے۔<sup>[۸]</sup>

**مغاث [میدہ لکڑی]:**

سردی کے باعث ہونے والے پشت کے دردوں میں مفید ہے، بشرطیکہ تنقیہ بدن کے بعد استعمال کیا جائے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی وغیرہ کو جوڑنے کی دواؤں میں شامل کر دی جائے تو اسے جوڑنے میں معاون ہوتی ہے۔ کمزور اعضا کو مضبوط بناتی ہے۔<sup>[۸]</sup>

موچ، کسر اور عضلات کی کمزوری [وہن اعصل] اور جوڑوں کے اکھڑ جانے کی شکایت میں بطور ضماد فائدہ مند ہے۔ مغاث، نقرس اور تشنج میں فائدہ کرتی ہے۔ یہ دشbd اور صلابت مفاصل کے لیے ایک بہترین دواء ہے۔<sup>[۲]</sup>

**مقل:**

افعال: محلل ورم، مقوی اعصاب، مفتح سدد، کاسر ریاح  
موقع استعمال: بواسیر عمیاء، قبض، فتح شکم، وجع و درم مفاصل<sup>[۳]</sup>

**مقل یہود، مقل بکی:**

تشنج و فتح عضلات اور تعقد و صلابت اعصاب میں فائدہ مند ہے۔<sup>[۲]</sup>

**ملح:**

ہمراہ آرد جو وہدہ التواء عصب کی شکایت میں مستعمل ہے۔ نقرس میں اس کا ضماد کیا جاتا ہے۔ روغن زیتون ملا کر بطور مسوح مانگی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

**ملوخ:**

ملوخ دود رخ کی مقدار میں ہمراہ آب قراطن شدغ عضلات کی شکایت میں فائدہ مند ہے۔<sup>[۲]</sup>

**موم:**

اس کا طلاء اور خوردہ نی استعمال جوڑوں کے دردوں میں فائدہ مند ہے۔<sup>[۲]</sup>

**مومین:**

مليين اعصاب ہے۔<sup>[۲]</sup>

**مومیائی:**

جوڑ کے اُتر جانے، ٹوٹ جانے، گرپنے اور چوٹ لگنے سے ہونے

سے ماہی جہان طب، نئی دہلی

والے درد میں فائدہ کرتی ہے۔ فانچ اور لقوہ میں بھی خواہ لطوخ کے طور پر استعمال کیا جائے یا شرب، موہیائی ایک اچھی دوائے۔<sup>[۲]</sup>

**نزجس [نزگس]:**

اس کا روغن پٹھکے کو فائدہ کرتا ہے اور اس کی جڑ پٹھکے کے درم اور پٹھکے کی گرہ اور مفاصل پر بطور ضماد لگائی جاتی ہے۔<sup>[۲]</sup>

**نسرين:**

پٹھکے کی برودت میں مفید ہے۔<sup>[۲]</sup>

**نفط:**

نفط، خاص طور سے نفت سفید دونوں کوٹھوں اور جوڑوں کے دردوں کے لیے فائدہ مند ہے۔<sup>[۲]</sup>

**نمر [چیتا]:**

خوزی کا کہنا ہے کہ اس کی چربی فانچ کے لیے سب سے اچھی دوا ہے۔<sup>[۲]</sup>

**ووج:**

نافع تشنج و شدغ عضلات ہے۔ اس کا جوشاندہ بھی خواہ براہ وہن استعمال کیا جائے خواہ بطور نطول مفید ہے۔<sup>[۲]</sup>

**ہشت دہان:**

نقرس میں خاص طور سے فائدہ کرتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

**تختہ ہلپیون:**

افعال: محرک، ملطف، محلل، مقوی بہ، مدر بول حیض، مسکن، مفتح سدد  
موقع استعمال: فتح شکم، حصہ کلیہ و مثانہ، استسقاء، وجع المفاصل،  
نقرس، احتباس حیض، ضعف باہ<sup>[۹]</sup>

وجع الظہر اور عرق النساء کی شکایت میں اس کا جوشاندہ پیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

ہلپیون کا فعل خاص، پشت کے باردوں میں فائدہ دینا ہے۔<sup>[۱]</sup>

ہلپیون [نالگدون] عرق النساء میں مفید ہے۔<sup>[۸]</sup>

**ہندبا [کاسنی]:**

نقرس میں ضماد اس استعمال کیا جاتا ہے۔<sup>[۲]</sup>

**ہیوفاریتیون:**

کسی شراب میں پکا کر استعمال کرنے سے وجع الورک اور عرق النساء

ہوئے استعمال میں لا یا جائے۔ [۱] مرض نقرس اور اسی طرح وجع الورک کے لئے سب سے بہتر دامجمون ہرمس ہے۔ اس کو اگر پابندی سے استعمال کر لیا جائے تو کامل شفایابی ہو سکتی ہے۔ [۱]

بنادق خمسہ [۱۵]:

افعال: دافعی درد، مدل

موقع استعمال: درد مفاصل، خنازیر اور قروح سایعہ جوارش زرعونی سادہ [۱۵، ۱۳]:

مدرس بول، مقتت حصاة، کاسر ریاح، مقوی دماغ و جگر، مقوی مباری بول موقع استعمال: ضعف کلیہ، حصاة کلیہ، حصاة مثانہ، وجع الکلیہ، وجع اقطلن

جوارش زرعونی عنبری [۱۵]:

افعال: مقوی جگر و مثانہ، مقوی اعصاب، مقوی قلب و معدہ، دافع وجع مفاصل

موقع استعمال: ضعفِ جگر و مثانہ، ضعف قلب و اعصاب و معدہ، بلغی کھانی، نقرس، سلس البول اور درد کی دیگر قسمیں جوارش زرعونی عنبری بنسخ کالا [۱۵]:

افعال: مقوی معدہ و جگر و گردہ، دافع وجع المفاصل

موقع استعمال: ضعف معدہ و جگر، وجع المفاصل، نقرس، عرق النسا اور درد کی دیگر قسمیں

مقدار خوارک: ۵ گرام، ہمراہ کشٹہ فولاد

جو ہر سکپور [۱۵]:

افعال: مدل، مصنی خون، دافع وجع المفاصل، دافع آتشک

موقع استعمال: آتشک، وجع المفاصل آتشکی، نقرس

مقدار خوارک: ۳۰ ملی گرام جو ہر سکپور مویز متنی میں بھر کر گولی سی بنالیں اور نگلنے کی ہدایت کریں۔

نوٹ: چبانا اور دانتوں تلے دبانا نقصانہ ہے۔ دانت کمزور اور مسوڑ ہے متورم ہو جائیں گے۔

حب اذراتی [۱۳، ۱۵]:

افعال: مقوی اعصاب، محرك اعصاب، دافع درد

موقع استعمال: امراض اعصاب، استرخاء، فالج، رعشہ، اعصابی درد، وجع المفاصل، نقرس، جمیع اقسام درد بدن

میں فائدہ کرتا ہے۔ خصوصاً اگر چالیس روز برابر پیا جائے تو عرق النسا کو بالکل دور کر دیتا ہے۔ [۲]

یامین:

اس کا رغون عصبی امراض بارده اور بوڑھوں کے لیے مفید ہے۔ [۲]

یبروج:

آرد جو کے ہمراہ بطور خماد دردہائے مفاصل کے واسطے مفید ہے۔ [۲]

ب۔ مرکبات

اطریفل مقل [۱۳]:

افعال: محلل اورام

موقع استعمال: وجع المفاصل، نقرس، بواسیر عمیاء

ایارج روفس:

نقرس اور اس جیسے امراض میں ایارج روفس اور تریاق کیف فائدہ کرتا ہے۔ لہذا اس پر اعتماد کرتے ہوئے علاج کیا جائے۔ اسی طرح ایارج روفس پر بھی اعتماد کیا جائے۔ [۱]

ایارج فیقر [۱۵]:

افعال: متنی دماغ، ملین، دافع درد، مقوی اعصاب

موقع استعمال: درد سر کی بیشتر اقسام، فالج، لقوہ، استرخاء، وجع المفاصل

مقدار خوارک: ۵ گرام، ہمراہ آب گرم و شہد، بوقتِ خواب

ایارج فیقر اکا استعمال مرض عرق النسا میں فائدہ مند ہے۔ [۱]

ایارج لوغا ذیہ [۱۵]:

افعال: متنی دماغ، دافع درد، مقوی اعصاب

موقع استعمال: صرع، فالج، لقوہ، درد مفاصل، عرق النسا، نقرس، شقیقہ

مقدار خوارک: ۱۰ - ۵ گرام

ایارج ہرمس [۱]:

پشت، گھٹنے، کولھے اور نقرس کے درد کے لئے ایک عظیم المفعتم دوا ہے۔ اس کو موسم رنچ میں خوردنی طور پر استعمال کیا جائے۔ ابتداء میں

دونوں پیروں اور جوڑوں میں پسینہ آئے گا پھر اسی سے فائدہ ہوگا۔ [۱]

(ایارج ہرمس) اس درجہ طیف دوا ہے کہ اس سے پہلے دست نہیں آتے بلکہ

بہت زیادہ پیشتاب آ کر بدن کا تنقیہ ہوتا ہے۔ لہذا اس پر اعتماد کرتے

<p><b>موقع استعمال:</b> بعض، بواسير عميا، وجع المفاصل  <b>مقدار خوارك:</b> ۵۰۰ ملی گرام همراه آب تازه</p> <p><b>حب متن اکبر</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> مسہل، دافع درد  <b>موقع استعمال:</b> قولنج، وجع القطن، وجع المفاصل، نقرس  <b>مقدار خوارك:</b> ۳ - ۱۰ گرام</p> <p><b>حب مومنیا ساده</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> مقوی عام، مدل، مقوی اعضاء رئیسه  <b>موقع استعمال:</b> ضعف بدن، ضعف قلب و دماغ، کسر عظام</p> <p><b>حلوائے چوب چینی</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> مصنی خون، دافع درد، مقوی باہ  <b>موقع استعمال:</b> جمیع اقسام درد، ضعف باہ  <b>مقدار خوارك:</b> ۱۲ گرام بوقت صبح همراه دود ۵۰ ملی لیٹر</p> <p><b>حلوہ گھیکوار</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> مقوی اعصاب، ملین، مقوی باہ  <b>موقع استعمال:</b> وجع المفاصل، درد پشت، سعال، خیق انفس</p> <p><b>روغن اذراتی</b> [۱۵، ۱۳]:  <b>افعال:</b> دافع حدار، دافع وجع المفاصل، محلل اورام  <b>موقع استعمال:</b> وجع المفاصل، نقرس، بیشتر اورام</p> <p><b>ترکیب استعمال:</b> حسب ضرورت خارجی طور سے لگائیں</p> <p><b>روغن اوراق</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> مقوی وحرک اعصاب  <b>موقع استعمال:</b> ورم و وجع المفاصل، فانج، لقوہ، رعشہ</p> <p><b>روغن بابونہ (روغن بابونہ ساده)</b> [۱۵، ۱۳]:  <b>افعال:</b> محلل اورام، مسكن الالم</p> <p><b>موقع استعمال:</b> وجع القطن، وجع المفاصل، وجع الاذن، ذات الریه، ذات الصدر</p> <p><b>ترکیب استعمال:</b> حسب ضرورت خارجی طور سے لگائیں</p> <p><b>روغن بخشہ</b> [۱۵، ۱۳]:  <b>افعال:</b> مسکن، مرطب</p> <p><b>موقع استعمال:</b> صداع، سهر، صلابت مفاصل</p>	<p><b>مقدار خوارک:</b> ۲۵۰ ملی گرام، صبح و شام بعد از طعام همراه آب تازه</p> <p><b>حب اسکنند</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> دافع درد، دافع ورم، محلل ورم  <b>موقع استعمال:</b> وجع مفاصل، وجع الورک، نقرس، عرق النساء</p> <p><b>مقدار خوارک:</b> ۵۰۰ ملی گرام همراه ۱۲۰ ملی لیٹر پانی بوقت خواب</p> <p><b>حب حدار</b> [۱۳]:  <b>افعال:</b> مقوی اعصاب، محلل ورم</p> <p><b>موقع استعمال:</b> وجع المفاصل، نقرس، عرق النساء</p> <p><b>حب سم الفار</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> مسکن، محلل ورم، مصنی دم</p> <p><b>موقع استعمال:</b> وجع المفاصل، نقرس، عرق النساء</p> <p><b>حب سورنجان</b> [۱۵، ۱۳]:  <b>افعال:</b> مشتینی، محلل اورام، ملین، قبض کشا</p> <p><b>موقع استعمال:</b> اعصابی درد، وجع المفاصل، ورم مفاصل، نقرس، عرق النساء</p> <p><b>مقدار خوارک:</b> ایک سے تین گرام</p> <p><b>حب گل آکھ / آک</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> محلل و دافع ورم، مسکن و دافع درد</p> <p><b>موقع استعمال:</b> اعصابی درد، وجع المفاصل، ورم مفاصل، نقرس</p> <p><b>مقدار خوارک:</b> ۵۰۰ - ۲۵۰ ملی گرام، صبح و شام همراه آب تازه</p> <p><b>حب یمیوں</b> [۱۳]:  <b>افعال:</b> دافع خلط سوداوی، دافع ورم، مسكن الالم، منج، محلل ورم، مصنی دم، مخرج بلغم</p> <p><b>موقع استعمال:</b> سوداوی امراض، نقرس، وجع المفاصل، آتشک</p> <p><b>مقدار خوارک:</b> ۵۰۰ - ۲۵۰ ملی گرام، صبح شام، همراه عرق عنبر</p> <p><b>حب مسکین نواز</b> [۱۵]:  <b>افعال:</b> مسہل، مقوی اعصاب</p> <p><b>موقع استعمال:</b> استسقاء، سمن مفترط، نقرس، وجع المفاصل</p> <p><b>مقدار خوارک:</b> ۲۵۰ - ۱۲۵ ملی گرام همراه آب تازه بوقت صبح</p> <p><b>حب مقل</b> [۱۵، ۱۳]:  <b>افعال:</b> ملین، محلل اورام</p>
--	---

روغن بیدانجیر [۱۵، ۱۲]:

افعال: محلل، ملین، مسہل

موقع استعمال: درد مفاصل، قبض، اور قولج میں مفید ہے۔ بلغم اور فاسد مواد کو شکم سے بآسانی خارج کرتا ہے۔

روغن جوز ہندی [۱۵، ۱۳]:

افعال: مسکن الہم

موقع استعمال: درد مفاصل، نارفاری

روغن چہار برگ [۱۵، ۱۳]:

افعال: محلل اور ام، مسکن الہم

موقع استعمال: وجع المفاصل اور ورم مفاصل

ترکیب استعمال: مفاصل پر حسب ضرورت ماش کریں

روغن حناء [۱۵]:

افعال: دافع بلغم، دافع درد، مسکن الہم، محلل ورم

موقع استعمال: لقوہ، فالج، نقرس، وجع المفاصل، قرود

ترکیب استعمال: مقامِ مرض پر لگائیں

روغن دارچینی [۱۵، ۱۲]:

افعال: حابس، دافع درد انسان، دافع درد، ملین، مقوی اعصاب،

مقوی پاہ

موقع استعمال: ضعف باہ، ضعف اعصاب، درد مفاصل، درد سرا اور

پچھو کے کاٹے میں مفید ہے۔

روغن زیتون [۱۵]:

افعال: ملین، مقوی عام، مسکن اعصاب

موقع استعمال: جلد کی خشونت، درد مفاصل، نقرس، عرق النساء، فالج

روغن سداب [۱۵، ۱۲]:

افعال: مسکن الہم

موقع استعمال: درد قطeln، درد مفاصل، درد عضلات

روغن سرخ [۱۵، ۱۲]:

افعال: محلل ورم

موقع استعمال: فالج، لقوہ، رعشہ، وجع المفاصل، نقرس، عرق النساء،

اور ام، وجع الاظہر

روغن سرفش [۱۵]:

افعال: دافع درد، محلل اور ام

موقع استعمال: درد مفاصل، نقرس، عرق النساء، وجع القطن

ترکیب استعمال: نیم گرم ماش کریں

روغن سورنجان [۱۵، ۱۲]:

افعال: محلل اور ام، مسکن الہم

موقع استعمال: جوڑوں کے درد، نقرس، عرق النساء، درد قطن

ترکیب استعمال: ضرورت کے وقت نیم گرم ماش کریں

روغن سیر [۱۵، ۱۲]:

افعال: محرك اعصاب، محلل ورم

موقع استعمال: ضعف اعصاب، ورم مفاصل، فالج، لقوہ، درد مفاصل

روغن شفاء [۱۵]:

افعال: دافع درد، محلل اور ام، مقوی اعصاب

موقع استعمال: درد مفاصل، پنڈلیوں کے درد، عرق النساء، نقرس

ترکیب استعمال: ضرورت کے وقت نیم گرم ماش کریں

روغن قرطم [۱۵]:

افعال: ملین، دافع حدار، مدحیض

موقع استعمال: درد مفاصل، نقرس، درد قطن، قبض، احتباس حیض

ترکیب استعمال: امیلی لیٹر ہمراہ ۲۵ ملی لیٹر دودھ نوش کرائیں

روغن قسط [۱۵، ۱۲]:

افعال: دافع فالج، دافع تنفس، دافع حدار، مقوی اعصاب

موقع استعمال: فالج، لقوہ، تنفس، درد مفاصل، ضعف اعصاب

روغن گل [۱۵، ۱۲]:

افعال: محلل ورم، مبرد، ملین

موقع استعمال: ورم مفاصل حاد، صداع مزمن، قبض

روغن کلاں [۱۵]:

افعال: دافع درد مفاصل، مقوی اعصاب

موقع استعمال: درد مفاصل، عوارض مفاصل

ترکیب استعمال: ضرورت کے وقت ماش کریں اور روئی سے سینک

کربانہ دیں

روغن گل آکھ [۱۵]:	افعال: دفع الم
موقع استعمال: وجع المفاصل، ملين	موقع استعمال: وجع المفاصل، برائے تلسین شکم
سفوف سورنجان زعفرانی [۱۳، ۱۵]:	افعال: محلل اور ارام، مسہل
موقع استعمال: وجع المفاصل، عرق النساء، ورم مفاصل، نقرس	موقع استعمال: وجع المفاصل، عرق النساء، ورم مفاصل، نقرس مقدار خواراک: ۳ سے ۵ گرام
روغن ملنگنی [۱۳، ۱۵]:	افعال: مقوی اعصاب
موقع استعمال: فانج، لقوہ، وجع المفاصل، نقرس، وجع القطن، خدر، ضعف اعصاب	شربت عشبة [۱۵]: افعال: مصفی خون، ملطف
روغن مختارہ / مخترع:	موقع استعمال: نقرس، بیشتر امراض فسادخون
روغن مصطفیٰ [۱۵]:	افعال: دفع الم، محلل ورم
موقع استعمال: اوجاع و درم مفاصل	عرق عشبة [۱۳]: افعال: مصفی خون، مانع وجع المفاصل
روغن نرگس [۱۵]:	موقع استعمال: وجع المفاصل، امراض جلد و فسادخون مقدار خواراک: ۵ ملی لیٹر ہمراہ شربت عناب ۲۵ ملی لیٹر
افعال: دفع التهاب، دفع الم	عرق موم [۱۳]: افعال: محلل، دفع درد
موقع استعمال: وجع المفاصل، نقرس، وجع العضلات	موقع استعمال: پہلو اور مفاصل کے درد میں مفید ہے
روغن هفت برگ [۱۳، ۱۵]:	کشته تانہبہ سفید [۱۳]: افعال: دفع ضيق النفس، دفع درد مفاصل، دفع فانج، دفع نزلہ
افعال: مسکن الم، مقوی اعصاب	موقع استعمال: ضيق النفس، نزلہ، درد مفاصل، فانج، لقوہ، رعشہ
سفوف [۱۵]:	کشته گئو دنی [۱۳، ۱۵]: افعال: محلل اور ارام، دفع درد، مقوی اعصاب
افعال: مقوی اعصاب، دفع درد و الم	موقع استعمال: نقرس، وجع المفاصل، ضعف اعصاب
موقع استعمال: اعصابی درد، لقوہ، فانج، وجع المفاصل، نقرس، امراض باردہ	مقدار خواراک: ۲۰ سے ۲۰ گرام ہمراہ مجون سورنجان
سفوف چوب چینی [۱۵، ۱۳]:	کشته ہر تال عباسی [۱۳]: افعال: دفع حمی، مصفی دم
افعال: منفی بلغم، دفع صفراء، مصفی دم	موقع استعمال: آتشک مزمن، جذام، امراض جلدیہ، حمی ثقه
موقع استعمال: وجع المفاصل، نقرس، آتشک، عرق النساء، فساد دم	مجون اذراتی [۱۳، ۱۵]: افعال: مقوی اعصاب، دفع وجع المفاصل

**موقع استعمال:** قلب کے انقباض اور ضعف میں مفید ہے۔ نقرس، وجع المفاصل، بدِ شخصی میں اسہال اور سوموں کی وجہ سے عارض ہونے والے ضعف میں مفید ہے۔

مقدار خوراک: ۵ سے ۹ گرام بوقت صبح ہمراہ آب تازہ مفرح کبیر [۱۳]:

**انفعال:** دافع بخار، دافع وجع المفاصل، مقوى قلب  
موقع استعمال: ضعف قلب، خفقان، جوڑوں کے درد، حمی  
**مقدار خوراک:** ۵ گرام ہر اونچ انار ۱۲۰ ملی لیٹر

حوالہ جات



مقدار خوراک: ۳ سے ۵ گرام، صبح و شام ہمراہ دودھ یا آب تازہ  
مجون جوگران گوگل [۱۲، ۱۳]:

افعال: مقوی اعصاب، ملین، محلل ورم، دافع درد

موقع استعمال: فالج، لقوه، رعشة، ضعف اعصاب، ورم مغاظل،  
وجمع المفاظل، عصب امراض، بواسير عملياء

مقدار خوراک: ۵ گرام، بوقت صبح، همراه دود ۲۰۰ ملی لیتر

مجنون چوب چینی [۱۳، ۱۴]:

افعال: مصنفی دم، محلی اورام، دافع درد

مقرر اخوازیک: ۵۸ گرام صبح و شام هر چهار ساعت ۲۰ ملی لتر

مجعون) جوب چنگ کا سخنہ کلار (۱۳):

### افعال: مصنفی، مقوی باه، مقوی معدہ

موقع استعمال: وجع المفاصل، <sup>كثيراً</sup> ضعف باه، ضعف معدة، قوبا، داد، خارش

میحون سورنچان [۱۳، ۱۴]:

افعال: محلل ورم، ملین، دافع درد

**موقع استعمال:** بضم، وج المفاصل، عرق النساء، نقرس، درداء عصا  
**مقدار خوراک:** ۱۰ گرام همراه آب تازه

سوطیرا [۱۳]:

افعال: دافع در دماغاصل، مقوی اعصاب  
موقع استعمال: وجع المفاصل، فانج، لقوه، رعشة، حميات مزمنة

مقدار خوراک: ۲۵ گرام همراه عرق بادیان

جعشيّة [٢٣، ٢٤]:

موقع استعمال: فساد خون، آتشک، جرب و حکم، وجع المفاصل

[...]. علاسنه

مواقع استعمال: اعصابي كمزوري، نسيان، ضعف معده، وجع المفاصل

مفرح سنبری [۱۳]:

## افعال: مفرح و مقوی قلب، دافع ریقان

- ۱۳- اعظمی، سید احمد، مرکبات ادویہ، حصہ دوم، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص: ۳۲۲، ۳۳۲، ۳۳۵، ۳۱۱، ۳۰۹، ۲۸۵، ۲۰۱، ۱۲۷، ۷۴، ۱۹۹، ۲۰۰

۳۹۷، ۳۹۸، ۳۸۶

۱۴- بیشنس فارمولی آف یونانی میدیں، حصہ اول [اردو ترجمہ]، وزارت صحت و خاندانی پھیپو، حکومت ہند، نئی دہلی، ۱۹۹۳ء، ص: ۲۷۰، ۲۸۰، ۲۹۰، ۵۲، ۳۰۱، ۲۹۵، ۳۰۵، ۲۹۵، ۲۹۸، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۰۱

۱۵۹، ۲۰۳، ۲۳۵، ۲۳۳، ۲۰۱، ۱۹۹، ۱۲۵، ۳۶۲، ۳۲۳، ۳۹۸، ۲۹۷

۱۵- اعظمی، سید احمد، مرکبات ادویہ، حصہ اول، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء، ص: ۲۰۸، ۱۸۹، ۱۸۷، ۱۷۴، ۱۶۰، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۷، ۲۷، ۲۱، ۳۱، ۳۲، ۳۳

۳۹۳، ۳۸۷، ۳۸۶

۱۶- اعظمی، سید احمد، مرکبات ادویہ، حصہ دوم، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۱۹۸۲ء، ص: ۲۵۱، ۲۵۷، ۳۹۳، ۲۹۲، ۲۸۲، ۲۸۴، ۲۷۵، ۲۷۹، ۲۶۸، ۲۵۹، ۲۵۷

۱۷- دی یونانی فارماکوپیا آف انڈیا حصہ اول، جلد ششم، منشی آف آیوش، گورنمنٹ آف انڈیا، فرسٹ ایڈیشن، جون ۲۰۰۹ء، ص: ۹۲، ۹۳، ۳۶، ۳۵

۱۸- رازی، محمد بن زکریا، الحاوی فی الطب، دوسرا حصہ [اردو ترجمہ]، منشی کنسل فار ریسرچ ان یونانی میدیں، نئی دہلی، ۲۰۰۳ء، ص: ۲۲۵، ۲۲۵، ۳۲۵، ۳۱۳، ۳۱۲، ۲۷۵، ۲۷۲

۳۲۱، ۳۰۵، ۳۳۵، ۳۳۳

۱۹- رازی، محمد بن زکریا، الحاوی فی الطب، تیسرا حصہ [اردو ترجمہ]، منشی کنسل فار ریسرچ ان یونانی میدیں، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ص: ۱۲۳، ۸۷، ۲۸، ۲۱، ۵۲، ۲۸

۳۸، ۲۰۵، ۱۱۱، ۱۵۱

۲۰- ابن سینا، حسین ابن عبد اللہ ابوعلی، القانون فی الطب، جلد سوم، حصہ دوم [اردو ترجمہ]، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، غیر مورخ، ص: ۱۱۹۰-۱۱۲۹

# نوزائیدہ اطفال کی تدابیر

☆ عبدالخالق

☆☆ عبدالرؤف

☆☆☆ محمد یونس صدیقی

☆☆☆☆☆ محمد وحی اختر

## نوزائیدہ کی فوری تدابیر

### مجرائے تنفس کی صفائی

بچے کی پیدائش کے بعد سب سے اہم چیز اس کے تنفس کو بحال کرنا ہوتا ہے جو بلبی و تنفسی افعال کو بحال کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے لئے مجرائے تنفس کو Mucus اور دیگر طوبات سے صاف کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ مقصد بچے کے سر کو نیچے کی طرف جھکانے یا Suction کا استعمال کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ تنفس کے بحال ہونے کی علامت یہ ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی رونے لگتا ہے۔ اگر ولادت کے بعد بچہ نہ روئے تو اس میں حرکت تنفس جاری کرنے کے لئے مناسب تدابیر کام میں لانا چاہئے مثلاً اس کے متعدد پربرف کا گلزار کھدیجایا جائے تو اس عمل سے بچا اگر زندہ ہے تو فوراً ہی اس کا تنفس جاری ہو جاتا ہے۔ اگر تنفس زندگی کے پہلے منٹ میں بحال نہ ہو تو Resuscitate کرنا لازمی ہوتا ہے جس میں Suction and oxygen mask کی مددی جاتی ہے۔

نوزائیدہ کی زندگی کا پہلا ہفتہ سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔

ہندوستان میں تقریباً 61.3 فیصد اطفال کی موت زندگی کے پہلے مہینے میں واقع ہوتی ہے اور ان میں سے نصف سے زیادہ کی موت پیدائش کے پہلے ہفتہ میں ہوتی ہے۔ پونکہ نوزائیدہ کا واسطہ ایسے غیر مانوس ماحول سے ہوتا ہے جو مادر شکم کے بالمقابل بالکل مختلف ہوتا ہے اور نوزائیدہ کے لئے باہر کے ماحول کی گرمی، سردی اور کپڑا ہر چیز تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ نوزائیدہ کی جلد ریق اور چچی ہوتی ہے، اسی لئے اسے موت کا خطرہ زندگی کے پہلے 24-48 گھنٹے میں سب سے زیادہ رہتا ہے۔

ایک دوسرے سروے کے مطابق ہندوستان میں تقریباً سات فیصد بچے اپنی پہلی سالگرہ نہیں دیکھ پاتے ہیں اور ان میں سے 65 فیصد کی اموات زندگی کے پہلے مہینے میں ہی واقع ہو جاتی ہے۔ ہندوستان میں موجودہ نومولود کی شرح اموات 45 ہے یعنی ایک ہزار ولادت میں سے 45 کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

☆ اسٹینٹ پروفیسر، شعبہ علم الاطفال، اسٹینٹ تکمیل الطبع کالج، لکھنؤ، اتر پردیش

☆☆ ایسوی ایٹ پروفیسر، شعبہ علم الادویہ، اجمل خان طبیب کالج، علی گڑھ، اتر پردیش

☆☆☆ پروفیسر، شعبہ معالجات، اجمل خان طبیب کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

☆☆☆☆ اسٹینٹ پروفیسر، شعبہ معالجات، اسکول آف پینانی میڈیکل ایجکیشن اینڈ ریسرچ، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی

## جل السرہ کی دیکھ بھال

اگر نوزائیدہ صحت مند ہو تو جل السرہ کو اس کی ضربانی حرکت ختم ہونے کے بعد کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے۔ ناف کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ ناف کوشکم کی طرف سے چار انگشت چھوڑ کر کاٹ دیں اور نرم ریشم کے دھاگہ سے باہستہ اس طور پر باندھیں کہ درد نہ پیدا ہو اور گرد زیادہ سخت نہ ہو۔ نیز باندھتے وقت دھاگے کو روغن سے ترکر لینا چاہئے اور ناف کاٹنے کے بعد کسی صاف کپڑے کو روغن زیتون میں ترکر کے ناف پر باندھنا چاہئے۔

روودہ ناف (جل السرہ) کو کاٹنے کا واضح طریقہ اس طور پر مذکور ہے کہ انگوٹھے اور انگشت شہادت سے روودہ ناف کو پکڑ کر شکم کی طرف سے مشیمہ کی طرف باہستہ میں تاکہ جو کچھ خلط اور مادہ اس میں ہو، خارج ہو جائے پھر روودہ ناف کو دو جگہ سے باندھ دیں، ایک ناف کے پاس اور دوسرے ایک بالشت کی دوڑی پر۔ اس کے بعد روودہ ناف کو درمیان سے آہستہ سے کاٹ کر مذکورہ بالاطریقہ سے باندھ دیں۔ روودہ ناف کاٹنے اور باندھنے کے بعد بغور دیکھ لیں کہ اس سے خون تو نہیں آ رہا ہے۔

بعض ماہرین نے کہا ہے کہ اگر روودہ ناف ایک بالشت سے زیادہ فاصلہ سے کاٹیں تو اس سے بچ کے مثانہ کی قوت ماسکہ بڑھ جاتی ہے اور بول فی الفراش کی شکایت کم ہوتی ہے جبکہ اگر ایک بالشت سے کم قطع کریں تو اس عارضہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جل السرہ کو اچھی طرح سوت کر کاٹنے کی ہدایت دی جاتی ہے کیونکہ ایسا نہ کرنے پر بچ کے خصیہ میں باد پیدا ہو جاتی ہے نیز مثانہ، رحم یا مقعد کی بیماری کا اندر یشدہ ہتا ہے۔

جل السرہ کو کاٹنے اور باندھنے میں طہارت کا خاص خیال رکھنا چاہئے تاکہ کمزاز سے بچا جاسکے اور جہاں تک ہو سکے جل السرہ کو خٹک رکھنے کی کوشش کی جائے۔ طبعی طور پر جل السرہ 8-5 دن میں خود بخود جھٹکر صاف ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء ناف پر ہلدی، دم الاخین، انزروت، زیرہ، اشنہ، مرکی تمام ادویہ یہم وزن لے کر اس کا سفوف چھڑ کنے کی ہدایت کی ہے۔ جل السرہ گرجانے کے بعد صدف سوختہ یا خاکستر عرقوب (سم) گاؤ شراب میں ملا کر لگائیں۔

آنکھ، جلد اور حرارت بدن کی دیکھ بھال جالینوس نے نوزائیدہ کوشکم مادر کے باہر کے محلوں سے محفوظ رکھنے

کے متعلق لکھا ہے کہ بچوں کی پیدائش کے بعد پہلی تدبیر یہ ہونی چاہئے کہ اس کے بدن پر نمک کا سفوف چھڑ کا جائے کیونکہ بیر و فی چیزوں کی برداشت کے لئے ان کے بدن کو سخت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اطباء نے نیم گرم پانی سے جس میں نمک اور گل سرخ کا سفوف شامل ہو، غسل کی وکالت کی ہے۔ ابن رشد نے کتاب الکلیات میں لکھا ہے کہ ایسا نمک چھڑ کا جائے جس میں چبھن پیدا کرنے کی خاصیت نہ ہو نیز ابن رشد نے ابن زہر کے حوالہ سے تحریر کیا ہے کہ روغن بلوغ بغیر چبھن پیدا کئے یہی فعل انجام دیتا ہے۔

نمک ملے ہوئے پانی سے غسل دینے کا فائدہ یہ ہے کہ بچے کی جلد سخت اور توی ہو جاتی ہے۔ نیم گرم پانی سے غسل دیتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ پانی آنکھ، ناک، حلق اور کان میں نہ پہنچے نیز کان، ناک، آنکھ اور پوٹوں کو نرم کپڑے کی مدد سے خوب اچھی طرح صاف اور خشک کرنا چاہئے اور یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ بچے کے کان کے پرده تک پانی نہ پہنچ جائے۔ بعض اطباء نمک کے ہمراہ پانی میں شادنخ عدسی، سماق، قط او ریتھی کا اضافہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔

بچے کو 4-3 منٹ سے زیادہ نہ بھلایا جائے۔ سردی میں غسل کے پانی کی حرارت 96 درجہ اور گرمی میں 85-80 درجہ ہونی چاہئے اور پیدائش کے تقریباً چھ گھنٹہ بعد غسل دینا چاہئے۔

غسل کے بعد بچے کو بس میں مبوس کر دینا چاہئے۔ بچے کا لباس ہلکا، ملائم، ڈھیلا اور گرم ہونا چاہئے کیونکہ نوزائیدہ کو سردی لگنے کا اندر یشدہ ہتا ہے لیکن غسل کے بعد کپڑا پہنانے سے پہلے اس کے تمام اعضاے جسم کا بغور معاینہ کر لینا چاہئے کہ کہیں اس میں کوئی پیدائشی نقص تو نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات مقام بول و برآ کا سوراخ ناقص یا بند ہو کرتا ہے۔

بچے کو کپڑے میں مبوس کرنے کے عمل کو اطباء نے قمیط کی اصطلاح سے موسوم کیا ہے۔ قمیط کا فائدہ یہ ہے کہ اشکال اعضاے کی محافظت ہو یعنی اٹھانے بٹھانے میں اس کے اعضاے کو کوئی اذیت نہ پہنچے اور قمیط کے وقت چاہئے کہ بچے کو اس کی بیت کے مطابق کپڑیں، سر پر گرم عمامہ ڈالیں تاکہ خارجی بروdot سے بچے کے سر کی حفاظت ہو سکے۔

اپنی چھوٹی انگلی (خضر) سے بچے کے مقدود غدمہ دیں تاکہ جو کچھ اس میں ثفل جمع ہو، دفع ہو جائے اور مثانہ پر انگلی رکھیں تاکہ جو کچھ پیشاب ہو خارج ہو جائے۔ پیدائش کے چند گھنٹے بعد بچے کو زرد یا سبزی مائل سیاہ رنگ کا پاخانہ خود بخود آ جایا کرتا ہے۔ اگر ایسا پاخانہ تین دن تک خود بخود نہ

تکالیف دور ہو جاتی ہیں نیز شیر مادر سے بچ کے اجزاء اصلیہ و اعضاء مضبوط و فربہ ہو جاتے ہیں جس طرح کہ پنیر مایہ کی مدد سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے۔  
بقول علامہ مجوسی شروع کے دونوں تک بچ کو بطور غذا پسے ہوئے قند کور غن کنجد میں گھول کر دینا چاہئے۔

اسماعیل جرجانی کے مطابق بہتر یہ ہے کہ ایک ہفتہ تک ماں کے علاوہ کسی اور عورت کا دودھ پلائیں تاکہ ماں ولادت کے رنج و غم سے نجات حاصل کر سکے۔ لیکن جدید نظریہ کے مطابق پیدائش کے پہلے ہی گھنٹہ میں بچے کو ماں کے پستان سے دودھ پلانا شروع کر دینا چاہئے۔ حالانکہ اس وقت بچے کو بہت ہی قلیل مقدار میں دودھ فراہم ہو پاتا ہے لیکن اس عمل سے دودھ کے باقاعدہ جاری ہونے میں کافی مدد ملتی ہے نیز بچہ اور ماں کے درمیان ایک عمدہ رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

ماں کا پہلا گاثہ داد دھ جسے Colustrum کہتے ہیں، نوزائیدہ کے لئے سب سے مناسب غذا ہے کیونکہ یہ حمیات اور دیگر غذائی مادوں سے بھر پور ہوتا ہے جس کی بچے کو شدید ضرورت ہوتی ہے نیز یہ دودھ بچے کو توغی تعداد یا اور اسہال سے تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔

ماں کے پستان سے باقاعدہ دودھ جاری ہونے کا عمل تیرے سے چھٹے روز کے درمیان انجام پاتا ہے۔ ابتداء میں بچے کو ایک بار میں زیادہ دودھ نہیں پلانا چاہئے اور نہ ہی بار بار دودھ پلانا چاہئے بلکہ بچہ کی چاہت پر اور اس وقت دودھ پلانا چاہئے جب بچہ روکر دودھ کا تقاضہ کرے۔ بچے کا دودھ پینے سے قبل رونا مفید ہے۔ بچہ کو زیادہ مقدار میں اور بار بار دودھ پلانے سے اکثر تمدد، لغ्ह، کثرت ریاح اور بیاض بول کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

دودھ پلانے سے قبل بچے کے منہ میں ایک قطرہ جلا ب کا خاص کر صحن کے وقت ٹکا دیا جائے اور دودھ پلانے سے پہلے مرضعہ اپنے پستان کو گرم پانی سے دھو کر صاف کر لے تاکہ حلمہ نرم اور صاف ہو جائے نیز مرضعہ اپنے ہاتھ سے پستان کو دبا کر تھوڑا سا دودھ نکال دے پھر بچے کو دودھ پلائے۔ دودھ پلاتے وقت بچے کے سر کے حصے کو ہمیشہ قدرے اونچا رکھنا چاہئے اور اس بات کا دھیان رہے کہ دودھ بچے کے کان میں نہ جائے۔ اسی طرح بچے کو ایک ہی کروٹ سے دودھ پلانے کے بعد بچے کبھی دائیں کروٹ اور کبھی بائیں کروٹ لیٹ کر دودھ پلانا چاہئے نیز ایک ہی پستان سے دودھ نہیں پلانا چاہئے۔

آئے تو نصف چچھے (g-3) عمدہ قشم کا روغن انہیں لے کر تہاں یا تھوڑے سے شہد کے ہمراہ بچے کو چٹائیں تاکہ دست آکر اس کا پیٹ صاف ہو جائے۔ بچے کو ایسے مکان میں سلاکیں جس میں روشنی زیادہ نہ ہو بلکہ معتدل تاریکی والے کمرے میں سلاکیں اور ابتدائی دنوں میں بچے کی آنکھوں پر کپڑا ڈالے رہنا چاہئے۔

ابن ہبیل بغدادی نے ”كتاب المختارات في الطب“ میں تدبیر نو مولود کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ ناف کاٹنے کے بعد بچے کو سب سے پہلے انگلی میں شہد لگا کر چٹایا جائے اور تاکو صاف کیا جائے، ایک سلاٹی پر زرم روئی پیٹ کراس کے کان اور ناک کی صفائی کی جائے اور ناک میں ٹھوڑا سا تیل ٹپکایا جائے۔ دایہ بچے کے اعضاء خصوصاً سر کو سیدھا کرنے کی طرف دھیان دے، اس کے اطراف کو چھپے اور اس کی ناک اور پیٹشانی کو درست کرے۔

جالینوس نے حمام میں غسل دینے کی وکالت کی ہے لیکن اب ان رشد نے لکھا ہے کہ اگر ہوا معتدل ہو تو حمام کی ضرورت نہیں ہے۔ بچوں کو خلوے معدہ کی حالت میں غسل دینا چاہئے تاکہ غیر منہضم غذا (دودھ) سے اعصاب متاثر نہ ہوں۔ حمام کے لئے مناسب وقت وہ ہے جب بچہ لمبی نیند سے بیدار ہو۔ غسل کے بعد بچے کے جسم کی روغن سے ماش کرنا چاہئے۔ فرزند نرینہ کو چار ماہ تک روغن سے ماش کریں اور بتدریج قوی ماش کرتے جائیں تاکہ بدن قوی اور سخت ہو جائے۔ نو مولود بچے کی روغن بفشنہ سے دو ماہ تک ہلکے ہاتھوں سے ماش کریں تاکہ بچے کا بدن نرم رہے کیونکہ جنس موٹھ تر طیب کی زیادہ محتاج ہوتی ہے۔

بچے کو گھوارہ میں سلاکیں، سلاتے وقت گھوارہ کو آہستہ آہستہ ہلائیں اور خوش لجن آواز میں لوری سنائیں تاکہ بچہ آرام سے سوجائے لیکن گھوارہ میں تین دن کے بعد لٹانا چاہئے۔

### تدبیر رضاعت اور مدت رضاعت

ماں کا دودھ بچے کو دیا جانے والا سب سے عمدہ تھا ہے۔ نوزائیدہ کے لئے سب سے زیادہ موافق و مناسب دودھ ماں کا ہوتا ہے کیونکہ ماں کا دودھ جانوروں یا مصنوعی تیار شدہ دودھ سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور بچے کی اس غذا سے بہت مناسب ہوتا ہے جو قبل از ولادت اس کو حمہ مادر میں پہنچتی تھی اور بچہ اس کے ہضم پر بآسانی قادر بھی ہوتا ہے۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ اگر بچہ ماں کا خالی پستان بھی چوستا ہے تو اس سے بھی اس کی اکثر

دودھ کا گاڑھا پن معلوم کرنے کا طریقہ  
ایک قطرہ دودھ ناخن پر ڈپکائیں، اگر دودھ موتی کے دانے کے مانند  
گول اور ناخن پر رکار ہے اور چھوٹے سے انگلیوں پر چکپتا ہو تو یہ دودھ گاڑھا  
اور غلیظ ہے اور اگر ناخن پر ٹکنے سے چھل یا بہ جائے تو دودھ پتلا ہے اور اگر  
ناخون پر تھوڑا سا چھل لیکن یہ نہیں تو یہ دودھ معتدل القوام ہے۔  
اگر مرضعہ کا دودھ گاڑھا ہے تو اس کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے  
کیونکہ ایسے دودھ کے استعمال سے بچے میں مرگی کا مرض پیدا ہو سکتا ہے۔

### مرضعہ کی غذا

دورانِ رضاعتِ مرضعہ کی غذا کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ مرضعہ  
کے لئے گیہوں کی روٹی مناسب غذا ہے، گوشتِ حلوان (ایک سالہ بکری  
کے بچے کا گوشت)، بھیڑ کا گوشت اور سماں رضاختی اچھی غذا میں ہیں۔  
پرندوں کا گوشت، فواکہات میں سب، کیلا، بیر، انارشیریں، انگور، انجر،  
بادام، فندق، گاجر اور خرمافرید چیزیں ہیں۔ مرضعہ کو جیداً لکھیوں غذا میں  
دینے کے ساتھ اسے معتدل ریاضت بھی کرنا چاہئے۔  
جرجیر (لٹ جیر)، رائی، جنگلی تلیسی اور پودینے کا استعمال دودھ میں  
فساد پیدا کرتے ہیں اس لئے ان چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اسی  
طرح کٹھے، مینخوش اور ترش فواکہات سے اجتناب کرنا چاہئے۔ بیاز، لہسن،  
ادرک، کرفس، ہینگ اور اجوائیں کھانے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ  
مرضعہ کے ان چیزوں کے استعمال سے بچے میں مرگی اور پھوٹے پھنسی  
پیدا ہونے کا اندریشہ ہوتا ہے۔

### شیرزن کے فوائد

عورت کا دودھ نوزائیدہ کی طبیعت کے عین موافق ہوتا ہے۔ یہ بچے  
کو امراضِ حادہ و حارہ سے محفوظ رکھتا ہے خصوصاً ایسی عورت کا دودھ جس  
نے اڑکی جنی ہو کیونکہ ایسے دودھ کا مزانج بار در طب ہوتا ہے اور ایسے دودھ  
میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:  
مرطب، مقوی دماغ، دفع بخوبی، دفع رمد، دفع قروح ریہ، دفع  
حی دق، مدر بول اور دفع سم وغیرہ۔

دودھ پلانے کی کامل مدت دو سال ہے۔ دو سال سے زیادہ دودھ  
نہیں پلانا چاہئے۔ طبِ جدید کے مطابق ابتدائی چھ مہینوں تک بھرپور  
رضاعت کرائی جائے پھر آہستہ آہستہ دودھ چھڑایا جائے۔ دودھ چھڑانے  
کے عمل کو عمل نظام کہا جاتا ہے۔

اگر کسی سبب سے ماں کا دودھ میسر نہ ہو تو ایسا یہ مرضعہ کا دودھ بہترین غذا  
ہے۔ ایسی صورت میں مرضعہ کا درج ذیل خصوصیات کا حامل ہونا ضروری ہے۔  
مرضعہ کی خصوصیات و شرائط

مرضعہ کی عمر 40-25 سال کے درمیان ہو۔

مرضعہ کو بچہ بننے ہوئے 60-40 ایام یا اس سے زیادہ گزر چکے ہوں۔

مرضعہ نیک طبیعت، خوبصورت اور فراخ سینہ ہو۔

مرضعہ معتدل الجثہ ہو اور عضلات گوشت سے پر ہوں۔

مرضعہ کا پستان سخت و نرمی اور صغروں کے اعتبار سے اوسع درجے کا  
جبکہ حلمہ معتدل اور درمیانی ہو۔

مرضعہ عقینہ ہو۔ عقینہ کی شرط اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ وہ بچے کی صحیح  
نگہداشت کر سکے کیونکہ کم عقل، مجنون اور پاگل عورت بچے کی صحیح دیکھ رکھیکہ  
نہیں کر سکتی ہے نیز اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بھی بطور  
استدلال پیش کی جاسکتی ہے کہ آپ نے مجنون عورت کی رضاعت سے منع  
کیا ہے نیز اس کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ایسی عورت کا دودھ پینے سے بچے  
بدخلق ہوگا۔

مرضعہ آتشک، خنازیر، سل و دلق وغیرہ جیسے کسی متعددی مرض میں بتلا

نہ ہو۔

مرضعہ نشیات مثلاً شراب، بھنگ، افیون یا تمبا کو وغیرہ کی عادی نہ ہو۔

مرضعہ کا دودھ اسقاطِ حمل کی وجہ سے نہ ہو۔

اگر دورانِ رضاعت مرضعہ حاملہ ہو جائے تو اس کا دودھ نہ پلا کیں۔

مرضعہ اگر بیمار ہو اور دوائلِ رہی ہو تو بھی اس کا دودھ نہ پلا کیں۔

مرضعہ کا رضاعت کے دوران جماع سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ  
اس سے دودھ شور پیدا ہو جاتا ہے۔

### عمدہ دودھ کی خصوصیات

عمدہ دودھ کی پہچان یہ ہے کہ وہ سفید اور خوش ذائقہ ہو، قوام معتدل ہو،  
یعنی جبنت اور مائیت برابر ہو، نہ بہت زیادہ گاڑھا اور نہ بہت پتلا ہو۔

## حوالہ جات

- ۸ طبری، ابو الحسن علی بن سہل رین، فردوس الحکمت فی الطب (اردو ترجمہ۔ حکیم رشید اشرف ندوی)، ڈائیند بیلکیشفر، لاہور، طبع سوم، ۱۹۹۷، ص: ۷۸-۲۷۳
- ۹ قرشی، محمد حسن، جامع الحکمت، جلد دوم، ادارہ کتاب الشفاء، دریا گن، نئی دہلی، طبع اول ۲۰۱۱، ص: ۶۰-۱۱۵۶
- ۱۰ کریم، محمد نور، کسیر القلوب (اردو ترجمہ مفرح القلوب۔ ارزانی، محمد اکبر)، مطبع مشی نوں کشور، لکھنؤ، ص: ۷۸-۵۶۵
- ۱۱ مجسی، علی بن عباس، کامل الصنایع (اردو ترجمہ حکیم غلام حسین کٹوری)، جلد دوم، ادارہ کتاب الشفاء، دریا گن، نئی دہلی، ۲۰۱۰، ص: ۷۴-۶۹
- 12- Ghai, OP, Essential Pediatrics, 6th Edn (Revised & Enlarged), CBS Publishers & Distributors, New Delhi, 2009, pp.96-98,136-52
- 13- Park, K, Preventive and Social Medicine, 19th Edn. MS Bhandari Das, Jabalpur, India, 2007, pp.423-25, 451
- • •
- ۱ ابن رشد، ابوالولید محمد، کتاب الکلیات (اردو ترجمہ)، سی آر یو ایم، نئی دہلی، طبع دوم ۱۹۸۷، ص: ۳۴۹
- ۲ ابن سینا، ابوعلی، القانون فی الطب (اردو ترجمہ۔ حکیم غلام حسین کٹوری)، جلد اول، ادارہ کتاب الشفاء، دریا گن، نئی دہلی، ص: ۷۰-۱۶۸
- ۳ جرجانی، اسماعیل بن الحسن، ذخیرۃ خوارزم شاہی (اردو ترجمہ)، حکیم ہادی حسین خاں، جلد سوم، ادارہ کتاب الشفاء، دریا گن، نئی دہلی، ۲۰۱۰، ص: ۵۴-۲۴۸
- ۴ بغدادی، ابن ہبل، کتاب اختارات فی الطب (اردو ترجمہ)، جلد اول، سی آر یو ایم، نئی دہلی، طبع اول ۲۰۰۵، ص: ۸۹-۱۸۱
- ۵ جیلانی، غلام، مخزن حکمت، جلد دوم، فیصل بیلکیشفر، پونڈ، ص: ۱۳-۱۱۱۰
- ۶ جیلانی، غلام، مخزن العلاج معروف بیاض جیلانی، ایچ ایم آفیٹ پرلیس، نئی دہلی طبع اول ۲۰۰۵، ص: ۸۵-۶۸۳
- ۷ رازی، ابوکعب محمد بن زکریا، کتاب المصوری (اردو ترجمہ)، سی آر یو ایم، نئی دہلی، طبع اول ۱۹۹۱، ص: ۸۲-۱۸۱

# عرق النسا میں اطباء کے معمولات

☆☆ محمد شیراز

☆☆ اطہر پرویز

☆☆ غفران احمد

کے ذریعہ علاج میں عموماً قطع قرص مفصلي (Hemilaminectomy) کا طریقہ اپنایا جاتا ہے۔<sup>[۱]</sup>

اطبائے عرق النسا کے معالجہ کے ذیل میں دو اور مختلف تدابیر مثلاً دلک، جامد، خماد، حقنے، تکمید، فصل، عمل کتی اور قہ وغیرہ کا استعمال کر کے اس کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔

عرق النسا کے مروجہ ایلوپٹیٹھی طریقہ علاج کی مضرات اور اخراجات کی کثرت نے آج دنیا کو کسی کامیاب اور سستے تبادل علاج کا مثالی بنا دیا ہے نیز لوگ ایسے علاج کے خواہاں ہیں جو مذکورہ مضائقوں سے خالی ہوں۔ عام افادہ کی غرض سے عرق النسا کے باب میں مذکور اطباء کے معمولات مطب کا انتخاب ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اس کے ذریعہ معالجہ میں سہولت ہو۔

## اطباء کے معمولات

### بقراط:

عرق النسا کے ایسے مریض جو دردار افعال کے بگڑ جانے میں مبتلا تھے، ان کے لیے بقراط نے بارکشی (traction) کو مفید تباہا ہے۔<sup>[۲]</sup>

یونانی طب میں ازالہ مرض کے لیے جامع اور مسلم اصول منضبط کیے گئے ہیں جسے بروئے کار لاتے ہوئے امراض کا تدارک پیش کیا جاتا ہے۔ اطبائے عرق النسا اور اس کے معالجاتی پہلو کو نہ صرف اپنے مطالعہ کا موضوع بنایا بلکہ نہایت تفصیلی مواد فراہم کیا ہے۔ عرق النسا ایک ایسا موضوع ہے جس کی طرف ہر دور کے ماہرین طب نے اپنی توجہ مبذول کی ہے اور اس پر مطالعہ کا سلسہ آج بھی جاری ہے۔

عرق النسا ایسا درد ہے جو سرین سے لے کر ٹھنڈے تک محسوس ہوتا ہے۔ اس بیماری کا موقع دور حیات میں انداز ۱۳ سے ۲۰ فیصد ہے۔ عرق النسا کا سالانہ وقوع ۵۔۶ فیصد ہے۔ شمالی امریکہ اور مغربی یورپ میں اس مرض کے علاج کی بھاری قیمت لوگوں کو چکانی پڑتی ہے۔ اکثر یہ مرض مزمن ہو جاتا ہے اور مختلف سماجی اور معاشی مسائل کا سبب بنتا ہے نیز روزمرہ کے معمولات میں دشواری کا بھی باعث ہوتا ہے۔ ایلوپٹیٹھی طریقہ علاج میں عرق النسا کا علاج بالعموم بذریعہ دوایا پھر سرجری کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ دوائے ذریعہ علاج میں این ایس اے آئی ڈی (NSAIDs) کے زمرة کی دوائیں اور مختدرات وغیرہ کا خود دنی یا مقامی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سرجی

☆ ریسرچ آفیسر (یونانی)، ریکلی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

☆☆ لیکچرر، شعبہ کلیات، احمد غریب یونانی میڈیسین کالج، اکل کو، مہاراشٹر

جالینوس:

فصد بالسلیق کے ساتھ طیخ کماذریوں، فطراسالیوں کا استعمال اس مرض میں مفید ہے۔<sup>[۳]</sup>

زکریارازی:

رازی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے سب سے اچھی چیز جو پیدا فرمائی ہے وہ عسل بلادر ہے۔ اس کا کوئی ہے پر طلا کیا جائے تاکہ آبلے پڑ جائیں، اس کے بعد ان کو مدت تک مندل نہ ہونے دیا جائے بلکہ اس سے پانی بہنے دیا جائے۔ یہی افادیت میں داعنے کے قائم مقام ہے۔ عرق النساء اگر کثرت خون کی وجہ سے ہو تو اس صورت میں گھٹنے کے نیچے کی رگ کی فصد کھول دی جائے۔

رازی کے مطابق اس مرض میں سب سے مضر چیز فصد کا ترک کرنا اور سرین پر گرم دواوں کا استعمال ہے، اس صورت میں جبکہ جسم ممتنی ہو، کیوں کہ اس میں مواد اور رطوبات اس مقام تک مزید چکنچ کرائیں گے اور اس کے اندر بہت سی خرابیاں جمع ہو جائیں گی۔ لہذا اس کے علاج کی ابتدا فصد سے کی جائے اور بار بار اسہال کے ذریعے استفراغ کیا جائے۔ پھر گرم دواوں میں مقام ماؤف پر کھی جائیں۔

استفراغ کے لئے پہلے رگ بالسلیق کی فصد کھولی جائے اور دو اکے استعمال سے قبل اس مریض کی مستقل قے کروائی جائے اور شروع میں غذا کم کی جائے نیز ہر دو قے کے درمیان حقنے کیا جائے اور دست بھی لائے جائیں پھر اس بات کا اطمینان کر لینے کے بعد کہ اس طرف اور کوئی مادہ آنے والا نہیں ہے، ضماد خردل لگایا جائے اور ایسے وقت میں جب کہ اخلاط گرم ہوں ادویہ حاڑہ استعمال نہ کرائی جائیں۔ اس سے پہلے بھی ادویہ حاڑہ وغیرہ نہ استعمال کرائی جائیں کیوں کہ اگر وہاں پر مواد اور رطوبات نہیں ہیں تو چکنچ کرائیں گے اور اگر پہلے سے موجود ہیں تو توی درجہ کی مجھف دواوں کو لہے میں جو کچھ ہے اس کو سکھا کر پتھر جیسا سخت بنا دیں گی۔

عرق النساء کا اصول علاج ورم غلیظ کی طرح ہے اور قے کے ذریعہ استفراغ بھی اسہال کے نسبت اس مرض میں نافع ہے، لہذا کھانے کے بعد پہلے قئے کرائی جائے اس کے بعد تقویہ کرنے والی دواوں میں استعمال کی جائیں اگر یہ اندازہ ہو کہ وہاں کچھ مواد چکپے ہوئے ہیں جن کا وہاں سے نکلنا مشکل ہے تو یہی وہ وقت ہے کہ پچھنوں کا استعمال لازم ہو جاتا ہے اور اس سے بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔<sup>[۴]</sup>

ابن سینا:

عرق النساء مولی کے علاج میں فصد کھولنا سب سے زیادہ نافع ہے جس سے فوراً فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن پہلے ہاتھ کی فصد کھول کر پھر پیر کی فصد کھولیں۔ ہاتھ کی فصد سے پہلے پیر کی فصد ہرگز نہ کھولیں۔

عرق النساء بار دمیں مقام ماؤف پر پودینہ کا لیپ کریں، کیونکہ یہ جلد کو جلاتا ہے، مزاج کو بدلتا ہے اور مادہ کو گہرائی سے جذب کرتا ہے۔<sup>[۵]</sup>

مجوسی:

مجوسی کے مطابق حسب ذیل سفوف اس مرض میں مجزب ہے:  
سناء مکی ۳ تولہ، سورنجان ڈیڑھ تولہ، شیطرج ہندی ۱۱ ماشہ، زعفران خالص پونے دو ماشہ، سب کوٹ چھان کر رکھیں اور دس ماشہ شکر سفید ملا کر کھائیں۔<sup>[۶]</sup>

صاحب غنی ممنی:

عرق النساء میں پودینہ کا لیپ بہت نافع ہے۔ قط کو بھی بہی خاصیت ہے۔<sup>[۷]</sup>

زہراوی:

عرق النساء میں کسی کے باب میں زہراوی کہتا ہے کہ ”ٹھنڈک اور رطوبات کی وجہ سے جب حق الورک میں درد لاحق ہو جائے اور بیمار کا علاج کتاب تقشیم میں بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق کیا جا چکا ہو اور فائدہ نہ ہو بلکہ مرض مزمن ہو جائے تو مریض کا حتیت متن یا حتیت الغار کے ذریعہ اخلاق غایظ کا اسہال کرانا چاہیے۔<sup>[۸]</sup>

شمس الدین پغمبینی:

عرق النساء میں بالسلیق اور قیقال کی فصد کریں۔ ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، سورنجان، سناء مکی، شاہترہ اور تنسی کا جوشانندہ پلاٹیں، ان امراض میں لطیف غذا کھانا اور جماع سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

غذا: مزورات آب نخود (چنے کا پانی) کے ساتھ دیں۔

اگر امراض مذکورہ کے ساتھ سردی کی علامتیں ہوں تو اس کا علاج یہ ہے کہ قطع بلغم اشیاء (مثلاً مولی، خردل، سرک وغیرہ) کے ذریعہ کھانے کے بعد ہفتہ میں دوبارہ قے کرائیں۔<sup>[۹]</sup>

اکبر ارزانی:

درج ذیل نسخہ کے ذریعہ مریض کو حقنے کرائیں:

رکھیں، چلنے پھرنے سے مع کر دیں، تانگ کو سیدھا اور گرم رکھیں، کوئی ملٹین دوا کھلانے میں تاکہ ایک دودست ہو جائیں، جب مناسب ادویہ کے استعمال سے مرض کی شدت دور ہو جائے، تو مقام درد پر کسی روغن کی خوب ماش کریں اور اس کے بعد بھی کبھی حمام یا گرم غسل کرتے رہیں، سردی نہ لگنے دیں اور نہ سخت مرطوب زمین پر بیٹھنے دیں، شراب سے پر ہیز کیا جائے۔ اگر ان تداہ پر عمل کیا جائے تو مریض دوبارہ جملہ مرض سے محفوظ رہے گا۔ [۱۳]

غذا:

آش جو، شورپ، چپاتی، ٹنڈے وغیرہ کھلانے جائیں، اور گوشت مچھلی سے پر ہیز کیا جائے۔ [۱۴]

### معمولات مطب دیگر:

حبت سورجان دو عدد ہمراہ مجون سیر علوی خانی پاچ گرام صبح و شام دیں اور بوقت شب بت اسکن دو عدد استعمال کرائیں نیز روغن سرخ کی ماش کرائیں۔ [۱۵]

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، بنگلور:

حکایت: کمار نام کا ۵۲ سالہ ایک مریض، رہائش بنگلور، عرق النسا تشخیص کر دہ، جنوری ۲۰۱۳ء میں حکیم محمد علیم اللہ یں قمری کی زینگرانی آئی پی ڈی مردانہ وارڈ، این۔ آئی۔ یو۔ ایم۔ میں داخل کیا گیا جسے مندرجہ بالا شکایت تھی۔ بطور علاج اسے پہلے کچھ دن منفعت بلغم کا سخن دیا گیا۔ بعد میں انسٹی ٹیوٹ کی فارمیسی میں روغن شفاء تیار کرا کر ماوف حصہ پر اس کی ماش کرائی گئی جس سے مریض شفایاب ہو گیا۔

### مشابہات:

- اگر مریض پیروں میں سن پن اور جھنجھناہٹ کی شکایت کرے تو دلک مفید ہوتا ہے۔
- اگر مرض کا سبب ضربہ و سقطہ ہو تو ضمادات مفید ہوتے ہیں۔
- اگر مرض کا سبب خلع قرص مفصلی خصوصاً قطن کے نقرات کے درمیان (پیشی مہروں کے درمیان کی ڈسک کا نکل پڑنا) ہو تو حمام ناریہ نیز جامہ بالشرط مفید ہوتی ہے۔

Osteoarthritic changes in lumbar vertebrae دنوں ہوں تو

Compression of nerve root اور جامد دنوں ہی مفید ہوتے ہیں۔

- یہ بات ذاتی تجربہ میں آئی کہ اس مرض میں فصل عرق النسا اور پیٹھ پر جامہ بالشرط سے بہت جلد آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ غالباً سیمی ماڈہ کا استفراغ ہے۔

پوست بخ کنیر، پوست حظل، چم حظل، سورجان، قسطوریون دقيق، ماہی زہرج، حرف، بوزیدان، ہزار فشاں، اسپندان، شیطرج، چم ترب، چم ج جیر ہر ایک حصہ پکا کر چھان لیں اور حقنہ کریں۔ [۱۶]

علوی خاں:

ایک مریض کو عرق النسا، چھلی اور زانو میں درد، بے حسی اور بے خوابی شدید تھی، علوی خاں نے صافن ورید کی فصل تجویز کی اور اس میں شیرہ خیارین، شیرہ کاسنی، عرق مکو، شربت نیلو فرنوش کروایا، صندل سرخ کوشنیر کے پانی میں پیس کر ضماد کیا، درد میں ہلکا آرام ملا۔ [۱۷]

محمد حسن قرشی:

منضجھ مسہل کے بعد مجنون سورجان وغیرہ استعمال کریں، اگر لہات میں درم ہو یا مسوڑھوں میں پیپ پڑگی ہو یا ناک میں تکلیف ہو یا مراہ میں تکلیف ہو تو ان کا اعلان ج کریں اگر امتحان قارورہ پر شکر آتی ہو تو اس کو دور کریں۔ بر قی حر گذاری کا عمل کرنا چاہیے عموماً اس سے فائدہ ہوتا ہے حر گذاری کے بعد ماوراء الیفچی شعاوں کا استعمال بھی ممکن نہ ہو تو کوئی کی پشت پر رائی کا ضماد یا تیزاب نمک لگا کیں اور پان کا تیل یا روغن چہار بگ کی ماش کریں، در درفع ہونے کے بعد سردی، گلی زمین، ہتکان اور قبض سے محفوظ رہنا چاہیے کیونکہ ان سے پھر درد شروع ہو جاتا ہے۔ [۱۸]

### اطبائے دہلی

#### نسمہ چوب چینی:

چوب چینی کو پانی میں بھگوئیں، جب نرم ہو جائے، چھری سے ریزہ ریزہ کر کے اس میں سے بقدر چھ ماشے لے کر گرم پانی میں بھگوئیں، صبح کے وقت جوش دے کر چھان کر مصري دو تو لملا کر پلا کیں۔

#### نسمہ ضماد:

چم خشناش سیاہ کوکری کے دودھ میں پیس کر ضماد کریں۔ [۱۹]

#### نسمہ دیگر:

سورجان شیریں، بوزیدان ہر ایک اماشہ، دنوں کو پیس کر جوارش زرعونی کے ماشہ میں ملا کر سرد مڑا دویہ کے ہمراہ دیں۔ [۲۰]

#### ہدایات:

عرق النسا کے مریض کو سردی سے بچائیں اور آرام سے بستر پر لٹائے

سے ماہی جہان طب، نئی دہلی

## مفرد ادویہ برائے عرق النساء:

اسارون، ایارج، نسوت، بوزیدان، سورنجان، ماہی زہر، مقل، بلیلہ زرد، بلیلہ سیاہ، رائی، سوٹھ، چیتہ لکڑی، صتر، انیسون، اجوائن، حمل، قنطوریون، نقط، ایلو، خم خظل، غاریقون، کالی زیری، فریون، زراوند، میٹھ، زوفاۓ خشک، عطنیا، قرنفل، جھیانا، حاشا، تج، پودینہ، فطراسالیون، جعدہ، فراسیون، عاق قرح، سویا، سبوس گندم، تخم قرطم، خربق سیاہ، خربق سفید، مازریون، ہینگ، مرچ سیاہ، جند بیدستر، بادام تلخ، بابونہ، انجر خشک، سداب، نمک ہندی، نمک اندرانی، بورہ، اشق، جاؤ شیر، پرسیا و شاں، بہروزہ، تخم کرفس، تخم ترب، تخم جرجیر، بخ کبر، پوسٹ خظل، غار کے پتے، کربن کے پتے، جوکا آٹا، اٹلے کی زردی، موم، بکری کی میٹنگ، آزادورخت، اسپند، افیون، انزروت، بیش، بلسان، بلاذر، بنور مریم، حب الغیل۔ [۱۶]

## مرکب ادویہ برائے عرق النساء:

حب صبر، حب شمیار، حب ایارج، روغن مجرب برائے عرق النساء، حب مسہل، حب سورنجان، مجون سورنجان، دوائے سنا، روغن سنا، روغن دلی، روغن سرخ، سفوف سورنجان، سفوف سنا، ضماد کچلہ، طلاء کچلہ، مجون کچلہ، روغن خظل، حب شیطرج، روغن خفاش، ضماد برائے عرق النساء، طلاء برائے عرق النساء، روغن شفقاء، روغن سیر، روغن قرطم، روغن کچلہ، روغن کلاں، روغن گل آکھ، روغن مالکانی، ایارج جالینوس، حب ذہب، روغن اسقیل، روغن مبارک وغیرہ۔ [۱۷، ۱۸، ۱۹]

## خلاصہ کلام:

طبع کتب کی ورق گردانی اور مطالعہ سے یہ نتیجا اخذ ہوتا ہے کہ اطباء کے ذریعہ عرق النساء کے ذیل میں پیش کی جانے والی تحقیقات گرانقدر ہیں اور ان کا معالجاتی پہلو آج بھی افادیت کا حامل ہے، یہ موجودہ دور کی کثیرالوقوع یہاری Sciatica عرق النساء کے معالجات میں مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مرض میں بتائے گئے معالجے کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے پیش کیا جائے تاکہ انسانیت اس سے مستفیض ہو سکے۔

- 1- Stafford, M. A., Peng P, Hill DA, Sciatica:a review of history, epidemiology, pathogenesis, and the role of epidural steroid injection in management, Br J Anaesth, 2007, 99 (4): 461-73
- 2- Karampelas, I., Boev , A.N., Fountas, K.N. and Robinson J.S. Jr, Sciatica: a historical perspective on early views of a distinct medical syndrome. Neurosurgical focus,2004,16(1):E6.
- 3- لکھنؤی، آشنا، کتاب عجیب المعروف بعملیہ جالینوس، مطبع حیدری، لکھنؤی، ص: ۳۱
- 4- رازی، الحاوی فی الطب (اردو ترجمہ)، گیارہوائی حصہ، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ص: ۷۵، ۳۸
- 5- ابن سینا، القانون فی الطب (اردو ترجمہ)، جلد سوم ، ادارہ کتاب الشفاء، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ص: ۱۱۲۰-۱۱۲۱
- 6- مجوی، علی ابن عباس، کامل الصناعم (اردو ترجمہ)- غلام حسین کنثوری)، جلد دوم، ادارہ کتاب الشفاء، دریا گنج، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء، ص: ۵۷۲، ۵۳۳
- 7- قمری، حسن بن نوح، الہبیصور، غنی منی مع ترجمہ منہاج العلاج، مطبع نایی، نشی نوکشوار، لکھنؤی، ص: ۲۷۲
- 8- زہراوی، ابوالقاسم، جراحیات زہراوی (اردو ترجمہ)- شناححمد علوی کاکوری)، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص: ۲۱۱
- 9- چھمین، بخش الدین، قانونچہ، فیصل پبلیکیشن، دیوبند، ص: ۱۵۱
- 10- ارزانی، محمد اکبر، قربابادین قادری، اعجاز پیشناگ ہاؤس، نئی دہلی، ۱۹۹۸ء، ص: ۲۲، ۱۰
- 11- علوی خاں، محمد ہاشم، مطب حکیم علوی خاں (اردو ترجمہ- عبدالباری)، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی، ص: ۵۲۹، ۱۰۹
- 12- قرشی، محمد حسن، جامع الحکمت، جلد دوم، ادارہ کتاب الشفاء، دریا گنج، نئی دہلی، ۲۰۱۱ء، ص: ۱۰۲۸
- 13- کبیر الدین، محمد، ترجمہ شرح اسہاب، جلد سوم، فیصل پبلیکیشن، دیوبند، ۲۰۰۷ء، ص: ۲۲۸
- 14- صدیقی، محمد ایوب، مطب دسخنہ نیسی، قومی طبی کونسل، پاکستان
- 15- خاں، محمد شریف، بیاض خاص المعروف بعلاج الامراض، اعجاز پیشناگ ہاؤس، نئی دہلی، ۲۰۰۶ء، ص: ۳۸۲
- 16- مغربی، ابو عیید بن ابراہیم، کتاب الفتح (اردو ترجمہ- عبدالباری)، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی، ۲۰۰۷ء، ص: ۲۸
- 17- خاں، محمد اعظم، قربابادین عظیم (اردو ترجمہ)، اعجاز پیشناگ ہاؤس، نئی دہلی، ۱۹۹۶ء، ص: ۳۸۳
- 18- قربابادین مجیدی، آل اٹھیارپانی طبی کا گنگلیس، دہلی، ۱۹۸۲ء، ص: ۱۵۲

# اشارہ یہ سہ ماہی 'جہان طب'، نئی دہلی

[جوکاری ۲۰۱۵ء—جنون ۱۹۹۹ء]

☆ وسیم احمد اعظمی

نمبر، حکیم عبد الحمید نمبر، حکیم افتخار الحق تکمیلی نمبر، سلور جو بیلی نمبر، یونانی میڈیکل کالج آباد نمبر، غذا نمبر، زچہ پچھی نگہداشت نمبر اور حکیم مظہر سبحان عثمانی نمبر، شامل ہیں۔ اس طبقی جریل کے عام شماروں اور خصوصی اشاعتیں نے طبقی حلقوں سے زبردست خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ یہاں اس جریل کے جوکاری ۲۰۱۰ء—جنون ۱۹۹۹ء کے اداریوں کی مرکزی فکر اور اس میں شامل مقالات اور عام دلچسپی کے مضامین کا ایک اشارہ یہ پیش کیا جا رہا ہے۔

سہ ماہی اردو جریل 'جہان طب'، نئی دہلی کا اجراء جون ۱۹۹۹ء میں عمل میں آیا تھا۔ یونانی طب کا یہ جریل، وزارت آیوش، حکومت ہند، نئی دہلی کے خود مختار ادارہ سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسین [CCRUM]، نئی دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ ہندوستان کا یہ اولین اردو طبعی جریل ہے، جس کو حکومت ہند کی سرپرستی حاصل ہے۔ گذشتہ ۱۶ سالوں میں عام شماروں کے علاوہ اس کی متعدد خصوصی اشاعتیں بھی عمل میں آئی ہیں۔ ان میں ابن سینا نمبر، تکمیل الطبع کالج لکھنؤ نمبر، رازی

ا- ادارے:

میڈیکل سائنس میں تحقیق کی اہمیت، طب یونانی میں تحقیق کا مزاج اور ماحول، حکیم محمد جمل خاں کی مجلس تحقیقات علمی، معالجاتی تحقیق کی اہمیت اور ضرورت	جوکاری—ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۱	جلد: ۱۲	مدیر اعلیٰ
طب یونانی کا اخصاص و امتیاز، نظریہ اخلاط اور طبیعت و مزاج کی اہمیت، معالجہ کے مختلف ضابطے اور طریق، علاج بالتدبر، تصرف غذائی، علاج بالغذاء، علاج بالدوا اور عمل بالید، اسباب ستہ ضروریہ کی اہمیت و افادیت	اکتوبر—دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	مدیر اعلیٰ
طب یونانی میں تجربہ و مشاہدہ کی روایت، نقد و نظر کے بعد اخذ و روا اور تصدیق و تذکرہ کا مزاج، وباء اور وبا کی امراض، کثافتوں اور آلوگیوں کے نقصانات، قدیم طبعی ادب عالیہ کے حوالہ سے ان کی نشاندہی—سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسین (CCRUM) کی معالجاتی تحقیق کا تذکرہ	جنوری—ماрچ ۲۰۱۱ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	مدیر اعلیٰ

☆ سابق ڈپٹی ڈائریکٹر، سنٹرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسین، لکھنؤ، اتر پردیش

جوکاری ۲۰۱۵ء—دسمبر ۲۰۱۶ء

اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	مدیر اعلیٰ	طب بینانی کا منضبط علمی سرمایہ اور اس میں جدت، تنوع اور تخصص کی روایت، مختلف امراض پر اطبائے قدیم کی مستقل علمی کاوشیں اور ان پر نقد و نظر
جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	مدیر اعلیٰ	طبی ادب عالیہ میں ادویہ مفردہ اور اخذیہ کے علمی سرمایہ کی نشاندہی اور اہم مصادر و مأخذ کی تعیین، نباتی دواؤں کے ذریعہ علاج میں ترجیح
اکتوبر—Desember ۲۰۱۱ء، ص ۳-۴	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	مدیر اعلیٰ	طبی مخطوطات کی اہمیت اور افادیت، طب بینانی میں مخطوطات کے ذخائر اور ان کے تحفظ کی ضرورت۔ طبی مخطوطات کے وضاحتی عالمی کیٹلاگ کی اہمیت
جنوری—ماہی ۲۰۱۲ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	مدیر اعلیٰ	ہندوستان میں طب بینانی کی آمد، مختلف ادوار میں اس کی ترویج ترقی کا جائزہ، برطانوی عہد میں یونانی طب اور آیورودیکے ساتھ صرف نظر کا معاملہ، آل انڈیا آیورودیک اینڈ بینانی طبی کانفرنس کا قیام، نصاب تعلیم پر نظر ثانی اور جدید نصاب تعلیم کی روشنی میں نئی کتابوں کی تالیف و تصنیف کی منصوبہ بندی
اپریل—جون ۲۰۱۲ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	مدیر اعلیٰ	علوم و فنون کی ترویج و تشویہ کی ضرورت اور افادیت، ہندوستان میں اردو زبان میں طبی رسالوں اور جریدوں کے آغاز و ارتقاء کا جائزہ، ان رسالوں اور جریدوں میں شائع مقالات اور اطلاعات انکشافات اور تحقیقات کی اہمیت
جولائی—ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	مدیر اعلیٰ	طبی ادب عالیہ میں مأخذ و مصادر اور جدید عصری تناظر میں ان کی تدوین کی ضرورت ساتھ قدمیں مأخذ و مصادر اور جدید عصری تناظر میں ان کی ضرورت
اکتوبر—Desember ۲۰۱۲ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	مدیر اعلیٰ	عصر حاضر میں شناخت ادویہ کی اہمیت، ادویہ کے تحفظ کے غیر معیاری طور طریقے، سیچ پیانے پر منصوبہ بند طور پر دواؤں کی کاشت کی ضرورت، نفلی دواؤں کے استعمال کو روکنے کی ضرورت
جنوری—ماہی ۲۰۱۳ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	مدیر اعلیٰ	طبی اخلاقیات اور عصر حاضر میں اس کی اہمیت، دور جدید میں طبی اخلاقیات سے صرف نظر کا رجحان اور اس کے اسباب، طب کو صنعت اور مریض کو صارف تصور کر لینے سے پیش آمد و اخلاقی بحران کا جائزہ اور اس کا انسداد و تدریک
اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	مدیر اعلیٰ	علوم و فنون کے مطالعہ میں بنیادی مأخذ اور قدمی حوالوں کی اہمیت، بنیادی مأخذ کے انتخاب اور ان کے لوازم کے انجذاب میں حزم و احتیاط، معالجاتی تحقیق میں علمی تحقیق کی اساسی حیثیت اور دانشوارہ شعور کے ساتھ اس کی تجدیب و توثیق
جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۳-۴	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	مدیر اعلیٰ	عصر حاضر میں دواؤں کے حصول اور ان کے تحفظ کا مسئلہ، اصلی اور نفلی دواؤں کے استعمال سے شرح شفایا بلی پر مرتب ہونے والے اثرات، دواؤں کے حصول میں مرکزیت کی اصلاح کی ضرورت۔ آلو دیگیوں اور کثافتوں سے پاک نضامیں ادویہ کی کاشت کے ماحول کی تشكیل
اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۲ء ص ۵-۶	شمارہ: ۲-۳، ۵	جلد: ۱۶	مدیر اعلیٰ	علوم و فنون کی ترقی میں شاہانہ سرپرستی کی حکایت، طب بینانی کے فروع و ارتقاء میں حکمرانوں کا حصہ، آزاد ہندوستان میں طب بینانی کی سرپرستی اور تحقیقی منصوبے
جنوری—جون ۲۰۱۵ء، ص ۵-۶	شمارہ: ۳-۴	جلد: ۱۶	مدیر اعلیٰ	حکیم مظہر سجاد عثمانی کی شخصیت اور فن کے اہمیت جائزہ اور توجہات و ترجیحات کی نشاندہی

## ۲- طبی ادارے اور تحریکات:

جنوری—مارچ ۲۰۱۱ء، ص ۳۶-۳۹	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم محمد راشد قدوالی، حکیم و سید احمد عظی	طب کا دبستان لکھنؤ—ایک تجزیاتی مطالعہ
اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۲۳-۲۵	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	طبیبہ عارفہ خاتون، طبیبہ یاسین فاطمہ، حکیم و سید احمد عظی	اعمال بالیڈ اور مدرسہ تکمیل الطب، لکھنؤ
جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۲۸-۳۰	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم فخر عالم	ہندوستانی دو اخانہ
جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۳۶-۳۸	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم شمس العارفین، حکیم و سید احمد عظی	طبی ادب کی ترویج و اشاعت میں تکمیل الطب کا لجہ لکھنؤ کا حصہ
اکتوبر—Desember ۲۰۱۱ء، ص ۳۸-۴۰	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم فخر عالم	مدرسہ طبیبہ دہلی
جنوری—مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۳۷-۳۹	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم فخر عالم	مدرسہ طبیبہ زنانہ
جولائی—ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۵۳-۶۰	شمارہ: ۱	جلد: ۱۲	حکیم شیم ارشاد عظی، حکیم عبدالودود	عصر حاضر میں طب یونانی کے اہم اشاعتی مراکز
اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۳ء، ص ۳۷-۴۰	شمارہ: ۲-۳، ۱-۲	جلد: ۱۲-۱۵	حکیم نازش اختشام عظی، حکیم محمد ثاقب	علم الجراحت کے احیاء میں خاندان عزیزی کا حصہ: تکمیل الطب کا لجہ کے پس منظر میں

## ۳- شخصیات:

جولائی—ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۲۱-۲۲	شمارہ: ۱	جلد: ۱۲	حکیم و سید احمد عظی	حکیم عبدالحمید: مدروں مفارکر
اکتوبر—Desember ۲۰۱۰ء، ص ۲۷-۳۱	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	حکیم شارق علی خاں، طبیبہ شگفتہ رحمن	ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی اور طبی تحقیق
جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۳۹-۴۱	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم محمد نصیس خاں، حکیم مقبول احمد خاں، حکیم ضیاء الحق صدیقی، حکیم و سید احمد عظی	حکیم رشید اشرف ندوی—احوال و آثار
جنوری—مارچ ۲۰۱۱ء، ص ۱۳-۱۸	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	طبیبہ شگفتہ رحمن، حکیم شارق علی خاں، حکیم لطافت علی خاں	جدید ہندوستان میں طبی تحقیق اور حکیم اجمل خاں
جنوری—مارچ ۲۰۱۱ء، ص ۴۹-۵۱	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم حسیب عالم لاری	حکیم عبدالجلیل—خاندان یعقوبی کا آخری نمائندہ طبیب
جنوری—مارچ ۲۰۱۱ء، ص ۵۶-۶۱	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم و سید احمد عظی	حکیم محمد عبدالرزاق—ایک عورتی شخصیت

اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۵۲-۵۱	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم ضیاء الحق صدیقی، حکیم محمد ارشد، طبیبہ یاسین فاطمہ، حکیم و سید احمد عظی	حکیم سید غلام حسین کٹوری کے اردو تراجم۔ ایک جائزہ
اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۲۲-۲۰	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم و حیدر الزماں، حکیم و سید احمد عظی	حکیم عبد الوحید لکھنؤی - حاذق طبیب، ممتاز معلم اور منفرد مؤلف
اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۲۲-۲۳	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم عبدالناصر فاروقی	اندلس کا ایک ماہر جراحت۔ محمد الشفرا
جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۵۱-۳۹	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم محمد تقی خاں، حکیم مقبول احمد خاں، حکیم ضیاء الحق صدیقی، حکیم و سید احمد عظی	حکیم رشید اشرف ندوی۔ احوال و آثار
جنوری—ماہر ۲۰۱۲ء، ص ۱۹-۱۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم اشهر قدری	مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں۔ ایک نئے زاویہ نگاہ سے
اپریل—جون ۲۰۱۲ء، ص ۳۵-۳۲	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم فخر عالم	جلال الدین امر وہوی اور قرابادین جلالی
اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۲ء، ص ۲۲-۱۸	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	پروفیسر حکیم سید طل الرحمن	شفاء الدولہ حکیم سید افضل علی
اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۲ء، ص ۳۰-۲۳	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم خورشید احمد شفقت عظی	ابن القف۔ سر جری کا دوسرا کلگس
اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۲ء، ص ۲۲-۲۳	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم فخر عالم	حکیم شاہ اہل اللہ پھلت
اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۲ء، ص ۲۷-۲۵	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم و حیدر الزماں	علم الجراحت میں ابوالقاسم زہراوی کی اختراعات۔ ایک جائزہ
جنوری—ماہر ۲۰۱۳ء، ص ۲۸-۲۳	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم فخر عالم	حکیم محمد الغنی خاں رام پوری۔ ایک ہمدرد جہت شخصیت
اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۱۵-۱۳	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم فخر عالم	حکیم نور کریم دریابادی
اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۲۲-۱۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم سید جبیب الرحمن	حکیم محمد الیاس خاں
جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۶-۱۳	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	حکیم شمس العارفین	مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں کے علمی آثار کا مطالعہ
جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۷-۱۹	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	حکیم فخر عالم	مشش الاطبا حکیم غلام جیلانی

نئے الفیہ کا ابن سینا	حکیم خورشید احمد شفقت عظیٰ	جلد: ۱۲، شمارہ: ۲-۳، ص ۱-۲	اکتوبر ۲۰۱۳ء— دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۱۵-۲۷
ابن رشد: فلسفی طبیب	حکیم مقبول احمد خاں	جلد: ۱۲، شمارہ: ۲-۳، ص ۱-۲	اکتوبر ۲۰۱۳ء— دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۲۳-۲۸
شفاء الملک حکیم حبیب الرحمن	حکیم فخر عالم	جلد: ۱۲، شمارہ: ۲-۳، ص ۱-۲	اکتوبر ۲۰۱۳ء— دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۲۹-۳۰
ابن زہر کے مجربات و مشاہدات	پروفیسر حکیم ارشاد احمد، حکیم شیم ارشاد عظیٰ	جلد: ۱۲، شمارہ: ۲-۳، ص ۱-۲	اکتوبر ۲۰۱۳ء— دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۳۱-۳۸
حکیم مظہر سجاد عثمانی کا علمی و فنی تحریر	حکیم خورشید احمد شفقت عظیٰ	جلد: ۱۲، شمارہ: ۳-۴، ص ۱-۱۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجاد عثمانی نمبر، ص ۱۳-۱۶
پکھا اور چاہیے و سعیت میرے بیان کے لیے	پروفیسر حکیم نیشن الرحمن	جلد: ۱۲، شمارہ: ۳-۴، ص ۱۳-۱۶	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجاد عثمانی نمبر، ص ۱۶-۱۷
حکیم مظہر سجاد عثمانی	پروفیسر حکیم سید ظل الرحمن	جلد: ۱۲، شمارہ: ۳-۴، ص ۱۸-۲۰	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجاد عثمانی نمبر، ص ۲۰-۲۱
حکیم مظہر سجاد عثمانی— جس کا انداز نظر اپنے زمانے سے جدا	پروفیسر عبدالحق	جلد: ۱۲، شمارہ: ۳-۴، ص ۲۱-۲۲	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجاد عثمانی، ص ۲۲-۲۳
پروفیسر حکیم مظہر سجاد عثمانی— ایک لائق طبیب و ایک فاضل استاد	پروفیسر حکیم انیس احمد انصاری	جلد: ۱۲، شمارہ: ۳-۴، ص ۲۵-۲۶	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجاد عثمانی نمبر، ص ۲۶-۲۷
حکیم مظہر سجاد عثمانی— خاموش ہو گیا ہے جن بولتا ہوا	ڈاکٹر خاور ہاشمی	جلد: ۱۲، شمارہ: ۳-۴، ص ۲۷-۲۹	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجاد عثمانی نمبر، ص ۲۹-۳۰
طب یونانی کا انسائیکلو پیڈیا— حکیم مظہر سجاد عثمانی	حکیم سید غلام مہدی	جلد: ۱۲، شمارہ: ۳-۴، ص ۳۰-۳۲	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجاد عثمانی نمبر، ص ۳۲-۳۰

حکیم مظہر سجان عثمانی اور ہمارے مراسم	طبیبِ ام الفضل	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۳۲-۳۳
حکیم مظہر سجان عثمانی—ایک گنگ گراں ماہی	حکیم محمد خالد صدیقی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۳۷-۳۵
حکیم مظہر سجان عثمانی—کچھ یادیں کچھ باتیں	پروفیسر حکیم سید شاکر جمیل	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۳۹-۳۸
محسن طب—حکیم مظہر سجان عثمانی	حکیم خالد محمود صدیقی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۴۰-۴۳
حکیم مظہر سجان عثمانی—تکمیل الطب کا لج لکھنؤ کے ایک ماہیہ ناز فرزند مدد	حکیم وسیم احمد عظمی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۵۲-۵۳
کاغذ کاغذ دھول	ایم اے فارقی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۵۳-۵۸
حکیم مظہر سجان عثمانی	پروفیسر حکیم سید مشکو راحمد	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۶۱-۵۹
حکیم مظہر سجان عثمانی—اپنا تاثر	پروفیسر حکیم سید مودود اشرف	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۶۲-۶۳
استاذ محترم حکیم مظہر سجان عثمانی	پروفیسر حکیم خالد زماں خاں	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۶۶-۶۳
حکیم مظہر سجان عثمانی—ایک معترض شخصیت	پروفیسر حکیم منصور احمد صدیقی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۴	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۶۹-۶۷

جباب میں موتی— حکیم مظہر سجان عثمانی	حکیم شمس الافق	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۷-۲۷
حکیم مظہر سجان عثمانی— ایک ہمہ گیر شخصیت	پروفیسر ابو بکر خاں	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۷۲-۷۳
استاذِ محترم پروفیسر حکیم مظہر سجان عثمانی: کچھ یادیں کچھ باتیں	ڈاکٹر محمد سکندر حیات صدیقی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۷۳-۷۷
استاذِ محترم جناب حکیم مظہر سجان عثمانی	حکیم شارق علی خاں	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۷۸-۸۱
طب و ادب کا مظہر— حکیم مظہر سجان عثمانی	حکیم اشهر قدری	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۸۲-۸۵
حکیم مظہر سجان عثمانی کی طبقی نگارشات	حکیم محمد رضی الاسلام ندوی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۸۶-۹۳
حکیم مظہر سجان عثمانی— وہ جن کو دیکھنے کو آنکھیں ترسی ہیں	خوشنود حسن قدوسی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۹۳-۹۵
آنے والی نسلیں تم پر رشک کریں گی	ڈاکٹر اسلام جاوید	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۹۶-۹۸
ٹیپو سلطان کے معالجاتی و تکنیکی تجربات— ایک مطالعہ	حکیم محمد فضیل	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۹۹-۱۰۱
میرے پاپا	ڈاکٹر دانش ریحان عثمانی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری— جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۰۲-۱۰۴

شانہ شمع فروزان	حکیم احمد سعید	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۱۵-۱۰۵
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چن میں دیدہ و پیدا	حکیم سید امام الدین احمد	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۱۷-۱۱۶
حکیم مظہر سجان عثمانی—چند یادیں اور تاثرات	حکیم برکت اللہ ندوی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۱۹-۱۱۸
حکیم مظہر سجان عثمانی—فن اور شخصیت	ڈاکٹر وسیم احمد	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۲۷-۱۲۰
حکیم مظہر سجان عثمانی	حکیم مقبول احمد خاں، حکیم محمد نفیس خاں	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۳۰-۱۲۸
حکیم مظہر سجان عثمانی: میرے استاذ، میرے مرbi	حکیم ضیاء الحق صدیقی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۳۳-۱۳۱
حکیم مظہر سجان عثمانی سے ایک انٹرویو	حکیم خورشید احمد شفقت عظمی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۳۸-۱۳۳
عکس تحریر (حکیم مظہر سجان عثمانی کی تحریریں)	حکیم امان اللہ	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۳۹-۱۳۰
حکیم اجمل خاں کا قومی تصور اور انقلابی کردار	حکیم مظہر سجان عثمانی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۳۲-۱۱۳
الفاظ جگہ پائیں جو دامن میں عمل کے	حکیم مظہر سجان عثمانی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۲۸-۱۲۷

تذکرہ استاذ		حکیم مظہر سجان عثمانی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۵۳-۱۳۹
جنین ہندی—زبدۃ الحکماء علامہ حکیم محمد کبیر الدین		حکیم مظہر سجان عثمانی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۵۶-۱۵۳
حکیم محمد عبدالرازاق—ایک مقناطیسی شخصیت		حکیم مظہر سجان عثمانی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۵۸-۱۵۷
تو تیر آزمائیں جگر آزمائیں		مظہر سجان گور کھپوری	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۵۶-۱۶۲
آئینہ عبرت		مظہر سجان گور کھپوری	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۶۵
یہ بندگان نہ رہو		مظہر سجان گور کھپوری	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۶۶-۱۶۷
خود کشی—مغربی تہذیب کے جوہر سے پھوٹنے والی ایک دبار		م۔س گور کھپوری	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۷۰-۱۶۸
کعبہ سے بت خانے تک (مزاجیہ)		ملامرو دجت شاجی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۷۱-۱۷۲
غزلیں		حکیم مظہر سجان عثمانی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۲۲، ۳۲، ۳۷، ۳۳، ۲۳، ۱۱۷، ۹۸، ۸۱، ۲۳، ۲۲
مرثیہ جناب حکیم مظہر سجان عثمانی مرحوم و قطعہ تاریخ وفات		اجمل صدیقی	جلد: ۱۶	شمارہ: ۳-۳	جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سجان عثمانی نمبر، ص ۱۷۵

## ۳-مباریات:

نہض کے مطابع کا عصری اسلوب	حکیم ایف ایس شیرانی، حکیم فاروق احمدوار، طبیبہ صدف یاسین	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جو لائی۔ ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۱۵-۱۲
ارواح اور قویٰ۔ منافع الاعضاء کی روشنی میں	حکیم غلام منتظری	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جو لائی۔ ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۲۰-۱۲
اخلاط۔ ایک جائزہ	حکیم ملک محمد وامق امین، حکیم محمد صادق	جلد: ۱۲	شمارہ: ۲	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۱۹-۱۰
طب کے فلسفی مباحث: کتاب الحاوی کے تناظر میں	حکیم امان اللہ، حکیم احمد سعید	جلد: ۱۲	شمارہ: ۲	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۹ء، ص ۳۵-۳۲
طب یونانی کے نصاب تعلیم میں منطق و فلسفہ: ایک بحث بہ حوالہ دلالت	حکیم اشهر قادری	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	اپریل۔ جون ۲۰۱۱ء، ص ۲۷-۱۳
مزاج معتدل طیٰ۔ ایک معروضی جائزہ	حکیم فراست علی، حکیم ایس ایم صدر اشرف	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	اپریل۔ جون ۲۰۱۱ء، ص ۳۲-۲۸
ادرار بول اور مررات۔ ایک جائزہ	حکیم امان اللہ، حکیم احمد سعید، حکیم معراج الحق	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	اپریل۔ جون ۲۰۱۱ء، ص ۲۲-۳۸
غذائی تداہیں باعتبار مزاج	حکیم سلیم احمد، حکیم ملک وامق امین، حکیم خالد زمان خاں	جلد: ۱۳	شمارہ: ۲	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۱ء، ص ۵۷-۵۵
استحالة اولی اور قدیم طیٰ نقطہ نظر۔ ایک جائزہ	حکیم محمد صادق، حکیم ملک محمد وامق امین	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جو لائی۔ ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۲۳-۱۶
نظریہ مزاج۔ چند تحقیقی نکات	حکیم سیم احمد، حکیم امان اللہ، حکیم احمد سعید	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جو لائی۔ ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۳۶-۳۳
نبض۔ طب یونانی کا ایک اہم تشنیصی ذریعہ	حکیم محمد ناصر، طبیبہ شنگفتہ کہہت، حکیم جاوید احمد خاں	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جو لائی۔ ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۲۲-۳۲
قوت حیوانیہ۔ بقاۓ حیات کا لازمی جزء۔ دلائل کی روشنی میں	حکیم عبداللہ انصاری، حکیم امیں احمد انصاری، حکیم فواد سعید شیرانی، حکیم تنزیل احمد، طبیبہ نسرین جہاں	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	جنوری۔ مارچ ۲۰۱۳ء، ص ۵۱-۴۹

## ۵- طب نبوی / حفظ ان صحیح:

زخمیل کی طیٰ افادیت۔ احادیث نبوی اور طب قدیم و جدید کی روشنی میں	حکیم سید محمد حسان نگرامی، حکیم احسان روف، حکیم محمد خالد صدقی	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جو لائی۔ ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۱۱-۱۱
---	---	---------	----------	----------------------------------

جوہری—ستمبر ۲۰۱۵ء، ص ۳۲-۲۵	شمارہ: ۱	جلد: ۱۲	حکیم محمد فضیل، طبیبہ سعدی کہت، حکیم محمد اکرم	اسباب ستہ ضروری کی اہمیت و افادیت
اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۵ء، ص ۹-۷	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	طبیبہ عارفہ خاتون، حکیم مقبول احمد خاں	شوئیز کی طبی افادیت: احادیث نبوی کے خصوصی حوالے سے
جنوری—ماہ جنوری ۲۰۱۶ء، ص ۱۲-۷	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم سید محمد حسان غفاری	اراک کی طبی افادیت احادیث نبوی ﷺ اور طب قدیم و جدید کی روشنی میں
جنوری—ماہ جنوری ۲۰۱۶ء، ص ۲۸-۲۳	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	طبیبہ سعدی کہت، حکیم محمد فضیل	اسباب غیر ضروری اور جسم انسانی پر ان کے اثرات
جنوری—ماہ جنوری ۲۰۱۶ء، ص ۲۲-۲۲	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم نیم احمد، حکیم ملک محمد واقع امین، حکیم خالد زمان خاں	موسم سرما کی غذائی تدابیر
جنوری—ماہ جنوری ۲۰۱۶ء، ص ۲۰-۲۲	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم شرق علی خاں، طبیبہ شگفتہ رحمٰن، سہیل مصطفیٰ ادھی، حکیم اطافت علی خاں، حکیم سید شاکر جمیل	ابتدائی طبی نگہداشت: دیہی و قبائلی صحت اور سی سی آر یوا میکی خدمات
جنوری—ماہ جنوری ۲۰۱۶ء، ص ۲۸-۲۲	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم عبد اللہ، حکیم عبد المناں، حکیم عبدالرؤوف	سکون نفسی اور صحت
جنوری—ماہ جنوری ۲۰۱۶ء، ص ۳۳-۲۹	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم عبدالرؤوف، حکیم و سیم الرحمن، حکیم عبید اللہ، حکیم عبد اللطیف	سن کھولت اور انحطاطی تغیرات
اپریل—جون ۲۰۱۶ء، ص ۳۲-۲۹	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم و سیم احمد اعظمی	انجیز: قرآن حکیم، احادیث نبوی اور طب قدیم و جدید کے تناظر میں
اپریل—جون ۲۰۱۶ء، ص ۲۲-۲۱	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	طبیبہ روبی انجم، حکیم عبدالباری	حمل اور غذا—قدیم و جدید نظریات
جوہری—ستمبر ۲۰۱۶ء، ص ۱۵-۷	شمارہ: ۱۰	جلد: ۱۲	حکیم و سیم احمد اعظمی	ہی کی افادیت: احادیث نبوی اور طبی قدریم و جدید کے تناظر میں
اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۶ء، ص ۷-۱	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	محمود حسن اللہ آبادی	قرآن اور طب
اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۶ء، ص ۳۷-۳۱	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	حکیم عبدالحنان، طبیبہ نیم قدوسی	حامله کی تدابیر—عرب اطباء کے حوالے سے
جنوری—ماہ جنوری ۲۰۱۶ء، ص ۱۶-۷	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم و سیم احمد اعظمی	انار: قرآن حکیم، احادیث نبوی اور طب قدیم و جدید کے تناظر میں
جوہری—ستمبر ۲۰۱۶ء، ص ۱۲-۷	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	حکیم و سیم احمد اعظمی	نیز: احادیث نبوی اور طب قدیم و جدید کے تناظر میں

جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۵۷-۶۲	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	حکیم محمد زبیر، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی، حکیم توفیق احمد	استفراغ: ایک مطالعہ
اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۳ء، ص ۱۰۰-۱۰۷	شمارہ: ۲-۳	جلد: ۱۵-۱۶	حکیم محمد شیراز، حکیم محمد علیم الدین قمری	تمدید استفراغ [مصنفات] دم۔ ایک تقابلی مطالعہ
جنوری—جون ۲۰۱۵ء، حکیم مظہر سبحان عثمانی نمبر، ص ۱۵۹-۱۶۱	شمارہ: ۳-۴	جلد: ۱۶	حکیم مظہر سبحان عثمانی	طب یونانی میں استفراغ و تقویہ کی اہمیت

#### ۲- تغذیہ/ علاج بالغذا:

جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۵۲-۵۸	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	طبیبہ رفت خام	غذا کی معالجاتی اہمیت
جنوری—ماਰچ ۲۰۱۲ء، ص ۳۲-۳۶	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم محمد نفس خاں، حکیم شمس العارفین، حکیم سید محمد حسان نگاری، طبیبہ رفت محودہ	کاہو کی بیٹی اور غذائی افادیت۔ طب یونانی اور جدید سائنس کی روشنی میں
جنوری—ماრچ ۲۰۱۲ء، ص ۲۱-۲۳	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم نیم احمد، حکیم ملک محمد وامق امین، حکیم خالد زمال خاں	جسم انسانی اور غذا
جولائی—ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۲۷-۲۹	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم جاوید احمد خاں، طبیبہ شگفتہ نکہت، حکیم محمد ناصر، حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم منصور احمد صدیقی	غذائے اطفال: اطبا کی نظر میں
جولائی—ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۳۲-۳۳	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم نیم احمد، حکیم ملک محمد وامق امین، حکیم خالد زمال خاں	طب یونانی میں علاج بالغدا کی اہمیت
اکتوبر—Desember ۲۰۱۲ء، ص ۸۸-۵۳	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	حکیم جاوید احمد خاں، حکیم منصور احمد صدیقی، حکیم تنزیل احمد، طبیبہ شگفتہ نکہت	غذائے انسانی: فضول اربعہ کے حوالہ سے ایک مطالعہ
اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۵۶-۵۹	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	طبیبہ شگفتہ نکہت، حکیم جاوید احمد خاں	غذا اور اغذیہ المرضی۔ جامع الحکمت کے حوالہ سے

#### ۳- علاج بالتدبیر:

امراض سوداوسیہ میں علاج بالتدبیر کی معالجاتی اہمیت۔ ایک جائزہ	طبیبہ سعدیہ نکہت، حکیم محمد فضیل	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جولائی—ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۵۲-۳۳
---	----------------------------------	---------	----------	-----------------------------

تدایر دو ران محل اور طب یونانی: کتاب تدبیر الحمالی کے حوالے سے	حکیم بلاں احمد، حکیم محبوب السلام	جلد: ۱۲	شمارہ: ۲۰	اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۳۸-۳۱
امراض دمویہ میں علاج بالتدبیر کی اہمیت— ایک جائزہ	حکیم محمد فضیل، طبیبہ سعدیہ نکہت	جلد: ۱۲	شمارہ: ۲۰	اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۵۷-۴۹
علاج بالقصد— ایک جائزہ	حکیم محمد فضیل، طبیبہ سعدیہ نکہت	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳۰	جنوری— مارچ ۲۰۱۱ء، ص ۳۵-۲۲
ذی بیطس میں ورزش کی اہمیت	طبیبہ عارفہ خاتون، حکیم حفظ الرحمن	جلد: ۱۳	شمارہ: ۱	جولائی— ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۳۵-۳۱
قصد: ایک اہم طریقہ علاج	حکیم جاوید احمد خال، طبیبہ شگفتہ نکہت، حکیم منصور احمد صدیقی	جلد: ۱۳	شمارہ: ۳	جنوری— مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۲۰-۵۳
طب یونانی میں دلک کی افادیت اور عصر حاضر کی تحقیق— ایک جائزہ	حکیم خان محمد قیصر، حکیم رفیع احمد چودھری، طبیبہ حبیبہ خال	جلد: ۱۳	شمارہ: ۳	اپریل— جون ۲۰۱۲ء، ص ۲۸-۳۳
حامله کی تدایر— عرب اطباء کے حوالے سے	حکیم عبدالحنان، طبیبہ نیلم قدوسی	جلد: ۱۳	شمارہ: ۲	اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۲ء، ص ۳۷-۳۱
تسکین در بدز ریحہ امالہ: ایک تاطفی مطالعہ	پروفیسر حکیم عبدالقوی، حکیم محمد ارشد جمال، پروفیسر حکیم منصور احمد صدیقی	جلد: ۱۳	شمارہ: ۳	اپریل— جون ۲۰۱۳ء، ص ۵۲-۲۸
جنور: ایک اہم اور مفید طریقہ علاج	حکیم محمد ارشد جمال، حکیم محمد احمد خال، حکیم شیم ارشاد اعظمی	جلد: ۱۶-۱۵	شمارہ: ۲-۳	اکتوبر ۲۰۱۳ء— دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۷۵-۷۱

#### ۸- امراض و علاج:

امراض کبد میں مصفیات دم کا استعمال	حکیم فخر عالم	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جولائی— ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۳۳-۳۱
اصول علاج کی اہمیت— فردوس الحکمت کے حوالے سے	حکیم فیضان الہی، حکیم ارشد کافی، حکیم ملک محمد و امیق امین، حکیم خالد زماں خال	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جولائی— ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۵۲-۵۳
اسہال: طبی اہمیت اور افادیت	حکیم جاوید احمد خال، طبیبہ شگفتہ نکہت، حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم تنزیل احمد، حکیم محمد فاروق	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جولائی— ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۶۲-۵۷
لکھنؤ مطب: تقدیمی و تجزیاتی مطالعہ	حکیم فخر عالم	جلد: ۱۲	شمارہ: ۲	اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۲۰-۳۲
یرقان کا دیہی طریقہ علاج: اتر پردیش کے مشرقی اخلاق کے سروے پر مشتمل ایک جائزہ	حکیم فخر عالم	جلد: ۱۲	شمارہ: ۲	اکتوبر— دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۳۳-۳۰

اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۵۹-۵۵	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	طبیبہ سعدیہ نکہت، حکیم محمد فضیل	حصہ کا علاج طب یونانی میں
جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۲۰-۱۳	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	طبیبہ حمیر اباؤ، حکیم مسرو علی قریشی، حکیم محمد رضا	سرطان کی تحقیق میں درپیش مسائل اور ان کا حل
جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۲۸-۲۳	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم محمد فضیل، طبیبہ سعدیہ نکہت	اہال اطفال—مسئلہ صحت عامہ اور طب یونانی کا کردار
جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۲۶-۵۹	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم بلاں احمد، حکیم محمد یونس صدیقی، طبیبہ تبسم لاطافت	قلت حونیات منویہ: طب یونانی اور طب جدید کے آئینہ میں
اکتوبر—Desember ۲۰۱۱ء، ص ۳۷-۳۲	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم بلاں احمد، حکیم محبوب السلام	عربی عہد میں وباًیات کا موضوع—ایک جائزہ
اکتوبر—Desember ۲۰۱۱ء، ص ۵۲-۳۲	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم محمد فضیل، طبیبہ سعدیہ نکہت	ڈبہ اطفال
جنوری—ماہر ۲۰۱۲ء، ص ۳۸-۳۳	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم لاطافت علی خاں، حکیم فخر عالم	امراض کبد میں نباتی ادویہ کی اہمیت: ایک مطالعہ
اپریل—جون ۲۰۱۲ء، ص ۲۵-۲۱	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم محمد شعیب، حکیم محمد عارف اصلاحی، حکیم توفیق احمد، حکیم محمد زیر	فترالدم—ایک تحقیقی جائزہ
جولائی—ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۲۶-۲۳	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم مقبول احمد خاں، حکیم محمد فیض خاں، لغنی نورین	سرطان رحم، طب یونانی میں اس کا علاج
جولائی—ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۳۱-۳۷	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	طبیبہ شگفتہ نکہت، حکیم جاوید احمد خاں، طبیبہ نسرین جہاں، حکیم غفران احمد	قرود معدہ—اطبا کی نظر میں
جولائی—ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۵۲-۴۵	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم توفیق احمد، حکیم محمد عارف اصلاحی، حکیم محمد شعیب، حکیم محمد زیر	حصہ—ایک مطالعہ
اکتوبر—Desember ۲۰۱۲ء، ص ۶۱-۵۲	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم احسان رواف، طبیبہ تبسم لاطافت، حکیم محمد محسن	ذیا بیٹس کا علاج: اطباق دیم و جدید کے حوالے سے
جنوری—ماہر ۲۰۱۳ء، ص ۳۲-۲۹	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	طبیبہ رفت خانم، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی	سنگ گردہ و مثانہ—چند معالجاتی نکتے
جنوری—ماہر ۲۰۱۳ء، ص ۳۸-۳۳	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم بلاں احمد، حکیم محمد محسن، حکیم یونس صدیقی، طبیبہ شگفتہ علیم	نارفارسی—طب قدیم و جدید کے حوالے سے
جنوری—ماہر ۲۰۱۳ء، ص ۳۸-۳۳	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	طبیبہ حمیر اباؤ، حکیم مسرو علی قریشی، حکیم عرفان احمد، حکیم محمد رضا	فقار پشت کے انحطاطی امراض—قدیم و جدید طب کی روشنی میں

جنوری—ماہر ۲۰۱۳ء، ص ۵۶-۵۲	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم محمد زیر، حکیم توفیق احمد، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی	جدام—ایک مطالعہ
اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۷۲-۷۱	شمارہ: ۴	جلد: ۱۲	حکیم توفیق احمد، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی	ضيق النفس—ایک مطالعہ
اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۵۵-۵۳	شمارہ: ۴	جلد: ۱۲	حکیم محمد ارشاد عظیمی، حکیم زیر احمد خال، حکیم پروفیسر احمد صدیقی، حکیم محمد احسان انصاری، حکیم متاز احمد	ضعف بہا کا اصول علاج
جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۳۲-۳۰	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	حکیم احسان رووف، حکیم محمد حسن، طبیبہ تبسم طافت	شقیقہ کا یونانی علاج
جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۲۸-۲۳	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	حکیم توفیق احمد، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی	حصا اور اغذیہ—معالجاتی و تحفظی تدبیر
جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۵۶-۴۹	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	حکیم محمد انور، حکیم تنزیل احمد، حکیم عبدالودود	امراض جنسیہ—حقائق و ضابطے، تدبیر اور علاج
اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۳ء، ص ۷۰-۶۳	شمارہ: ۲-۱	جلد: ۱۵-۱۲	حکیم مرزا غفران بیگ، حکیم محمد ارشاد جمال، حکیم محمد شاہد خاں	نفسی امراض کے علاج میں طب یونانی کی معنویت
اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۳ء، ص ۷۶-۸۲	شمارہ: ۲-۱	جلد: ۱۵-۱۲	حکیم توفیق احمد، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی	زیر ایمیلی—ایک مطالعہ
اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۳ء، ص ۸۹-۸۲	شمارہ: ۲-۱	جلد: ۱۵-۱۲	حکیم ملک عشرت، حکیم محمد ارشاد جمال، حکیم جاوید احمد خاں	طب یونانی میں وبا کا تصور اور تحفظی تدبیر
اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۳ء، ص ۹۲-۹۰	شمارہ: ۲-۱	جلد: ۱۵-۱۲	حکیم محمد شیراز، حکیم محمد علیم الدین قری	عرق النساء اور زکر یارازی—ایک جائزہ
اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۳ء، ص ۹۹-۹۵	شمارہ: ۲-۱	جلد: ۱۵-۱۲	طبیبہ حمراباٹو، حکیم مسرو علی قریشی	کثرت حیض کی طبی و تحقیقی حیثیت
جنوری—جون ۲۰۱۵ء، مظہر سجان عنانی نمبر، ص ۱۲۳-۱۲۲	شمارہ: ۳-۲	جلد: ۱۶	حکیم مظہر سجان عنانی	اطباءٰ قدیم کے سہل الاستعمال مجرب

## ۹- ادویہ/ دوا سازی:

زنجبل کی طبی افادیت: احادیث نبوی اور طب جدید و قدیم کی روشنی میں	حکیم سید محمد حسان نگرامی، حکیم احسان رووف، حکیم محمد خالد صدیقی	شمارہ: ۱	جلد: ۱۲	جوالی—ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۱۱-۱۰
---	---	----------	---------	-------------------------------

فن صیدلہ اور اخلاقیات—منہاج الدکان کے حوالے سے جولائی۔ ستمبر ۲۰۲۰ء، ص ۳۰-۳۳	شمارہ: ۱	جلد: ۱۲	حکیم بلاں احمد، حکیم محبوب السلام	
علی بن عباس مجوسی اور اعمال ادویہ مرکبہ حکیم احمد حسین، حکیم عبد العزیز، حکیم نیم احسن، حکیم غلام الدین صوفی، حکیم مناج الدین	شمارہ: ۱	جلد: ۱۲	حکیم احمد حسین، حکیم عبد العزیز، حکیم نیم احسن، حکیم غلام الدین صوفی، حکیم مناج الدین	حکیم احمد حسین، حکیم عبد العزیز، حکیم نیم احسن، حکیم غلام الدین صوفی، حکیم مناج الدین
اشکال ادویہ اور عصر حاضر میں اس کی تجدید کی ضرورت حکیم انور بھال، طبیبہ عائشہ صدیقی، حکیم محمد خالد صدیقی	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	حکیم انور بھال، طبیبہ عائشہ صدیقی، حکیم محمد خالد صدیقی	حکیم انور بھال، طبیبہ عائشہ صدیقی، حکیم محمد خالد صدیقی
مزاج ادویہ—ایک تقیدی مطالعہ حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد	حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد
کافور کی طبیی افادیت: قرآن حکیم، حدیث نبوی اور طب کی روشنی میں کافور کی طبیی افادیت: قرآن حکیم، حدیث نبوی اور طب کی روشنی میں	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	حکیم سید محمد حسان نگاری	حکیم سید محمد حسان نگاری
تفہیم تاثیرات ادویہ حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد	حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد
کاہوکی طبیی اور غذائی افادیت—یونانی اور جدید سائنس کی روشنی میں کاہوکی طبیی اور غذائی افادیت—یونانی اور جدید سائنس کی روشنی میں	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم محمد نفسی خاں، حکیم نہش العارفین، حکیم سید محمد حسان، رفتہ محمودہ	حکیم محمد نفسی خاں، حکیم نہش العارفین، حکیم سید محمد حسان، رفتہ محمودہ
یونانی دو اسازی—تاریخ کے آئینہ میں حکیم شمشاد عالم، پروفیسر حکیم نعیم احمد خاں	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	حکیم شمشاد عالم، پروفیسر حکیم نعیم احمد خاں	حکیم شمشاد عالم، پروفیسر حکیم نعیم احمد خاں
انجیر: قرآن حکیم، احادیث نبوی اور طبِ قدیم و جدید کے تاثر میں انجیر: قرآن حکیم، احادیث نبوی اور طبِ قدیم و جدید کے تاثر میں	شمارہ: ۴	جلد: ۳	حکیم و سیم احمد عظیمی	حکیم و سیم احمد عظیمی
مردار سنگ: طبِ یونانی اور جدید سائنس کی روشنی میں حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد	شمارہ: ۴	جلد: ۱۳	حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد	حکیم نعمان انور، حکیم محمد فضیل، حکیم محمد آفتاب احمد
کاسنی طبیبہ رفتہ خانم، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی	شمارہ: ۴	جلد: ۱۳	طبیبہ رفتہ خانم، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی	طبیبہ رفتہ خانم، پروفیسر حکیم محمد عارف اصلاحی
اوزان ادویہ اور معمولات شریفی: ایک مطالعہ حکیم جاوید احمد خاں، حکیم منصور احمد صدیقی، حکیم تنزیل احمد، طبیبہ شکوفۃ تکہت	شمارہ: ۴	جلد: ۱۳	حکیم جاوید احمد خاں، حکیم منصور احمد صدیقی، حکیم تنزیل احمد، طبیبہ شکوفۃ تکہت	حکیم جاوید احمد خاں، حکیم منصور احمد صدیقی، حکیم تنزیل احمد، طبیبہ شکوفۃ تکہت
معیاری مرکبات کے لیے مفرد ادویہ کی شناخت کی اہمیت: تجم ریحان کے خصوصی حوالے سے پروفیسر حکیم ارشاد احمد، پروفیسر حکیم سید ظل الرحمن، حکیم شیم ارشاد اعظمی	شمارہ: ۴	جلد: ۱۳	پروفیسر حکیم ارشاد احمد، پروفیسر حکیم سید ظل الرحمن، حکیم شیم ارشاد اعظمی	پروفیسر حکیم ارشاد احمد، پروفیسر حکیم سید ظل الرحمن، حکیم شیم ارشاد اعظمی
ابدال ادویہ: ضرورت اور اہمیت حکیم شیم ارشاد اعظمی	شمارہ: ۴	جلد: ۱۳	حکیم شیم ارشاد اعظمی	حکیم شیم ارشاد اعظمی
تریاق فاروق: ایک مطالعہ حکیم محمد ارشد جمال، حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم ملک عشرت، حکیم عبد العزیز	شمارہ: ۴	جلد: ۱۳	حکیم محمد ارشد جمال، حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم ملک عشرت، حکیم عبد العزیز	حکیم محمد ارشد جمال، حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم ملک عشرت، حکیم عبد العزیز

پاک اور اس کا استعمال	طبعہ رفت خانم	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۲۰-۲۳
مرکباتِ ادویہ کا تاریخی پس منظر	حکیم شیم ارشاد اعظمی	شمارہ: ۱	جلد: ۱۵	جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۲-۷
ادویہ مسہلہ اور ان کی نوعیت عمل: ایک تجزیاتی مطالعہ	حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم عبدالودود، حکیم محمد ارشد جمال	شمارہ: ۱۵-۱۶	جلد: ۱-۲	اکتوبر ۲۰۱۳ء—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۵۷-۶۳

#### ۱۰- کتاب شناسی:

اشاریہ سہ ماہی جہان طب، نئی دہلی [اپریل ۲۰۰۹ء—جون ۲۰۱۰ء]	حکیم و سیم احمد اعظمی	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	اکتوبر—ستمبر ۲۰۱۵ء، ص ۸۵-۹۲
فارسی زبان میں کلیات طب کا سرماہی	حکیم احمد سعید، حکیم امان اللہ، حکیم معراج الحق، حکیم محمد خالد صدیقی	شمارہ: ۳	جلد: ۱۲	جنوری—ماрچ ۲۰۱۱ء، ص ۱۹-۲۳
طب نبوی کامطبوعہ اور غیر مطبوعہ سرماہی	حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم ارشاد احمد، حکیم عبدالودود	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۱۳-۱۷
من لا محضہ الطیب: ایک تجزیاتی مطالعہ	حکیم بلاں احمد، حکیم محبوب السلام	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۳۵-۳۷
ہدایۃ المصلحین فی الطب: پوچھی صدی بھری کی ایک اہم فارسی طبی تصنیف	حکیم معراج الحق، حکیم امان اللہ، حکیم احمد سعید	شمارہ: ۲	جلد: ۱۲	اپریل—جون ۲۰۱۱ء، ص ۳۶-۵۰
طبی ادب کی ترویج و اشاعت میں تکمیل الطب کا لمحہ کھنڈو کا حصہ	حکیم شمس العارفین، حکیم و سیم احمد اعظمی	شمارہ: ۱	جلد: ۱۳	جولائی—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۳۶-۴۳
طبی مخطوطات کی تلاش کے اہم ذرائع: تذکرے اور تاریخ طب کی کتابیں	حکیم و سیم احمد اعظمی	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	اکتوبر—ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۱۰-۳۳
قرآن حکیم کی طبی تعلیمات	حکیم شیم ارشاد اعظمی	شمارہ: ۳	جلد: ۱۳	جنوری—ماрچ ۲۰۱۲ء، ص ۱۵-۱۷
معمولات حکیم محمد یعقوب: ایک مطالعہ	حکیم سید محمد حسان نگرمائی	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	اپریل—جون ۲۰۱۲ء، ص ۱۷-۲۰
اردو میں طب یونانی کے اہم تراجم	حکیم شیم ارشاد اعظمی	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	اپریل—جون ۲۰۱۲ء، ص ۲۶-۳۱
چوچھی صدی بھری کافارسی نشری ادب: اخوینی کی تصنیف کے حوالے سے	حکیم معراج الحق، حکیم امان اللہ، حکیم احمد سعید	شمارہ: ۲	جلد: ۱۳	اپریل—جون ۲۰۱۲ء، ص ۵۳-۶۰

الحقة الحامدية في الصناعة العقلية: کشة سازی پر ایک اہم رسالہ	حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم عبد الدود	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	جنوری—ماрچ ۲۰۱۳ء، ص ۲۲-۱۷
اردو شعری ادب اور مصطلحات علم الادویہ	حکیم محمد ارشد جمال، حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم منصور احمد صدیقی	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	جنوری—ماрچ ۲۰۱۳ء، ص ۲۲-۵۷
الحاوی الکبیر فی الطب کی معنویت۔ عصر حاضر میں	حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۱۳-۱
مسح الملک حکیم محمد اجمل خاں کے علمی آثار کا مطالعہ	حکیم شمس العارفین	جلد: ۱۵	شمارہ: ۱	جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۶-۱۳
مطالعاتی کتب کے غیر منطقی مندرجات: تذكرة جلیل کی روشنی میں	حکیم محمد ارشد جمال	جلد: ۱۵	شمارہ: ۱	جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۳۹-۳۰
المقالۃ الامینیۃ فی الفصد: فصل کی ایک جامع دستاویز	حکیم معراج الحق، حکیم امان اللہ، حکیم احمد سعید	جلد: ۱۲-۱۵	شمارہ: ۲-۲	اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۴ء، ص ۲۹-۳۱
مقالۃ فی العرس کا مؤلف قسطابن لوقایا محمد بن زکریا رازی؟	حکیم عبدالعزیز فارس	جلد: ۱۶-۱۵	شمارہ: ۱-۲	اکتوبر ۲۰۱۳ء—Desember ۲۰۱۴ء، ص ۵۶-۵۰

## ۱۱۔ علوم کا جائزہ / متفرقہ:

علمِ تشريح کے ارتقائی مرحلے۔ مختلف ادوار کی روشنی میں	حکیم اقبال احمد قادری، حکیم خالد زماں خاں، حکیم عبید اللہ، حکیم محمد افضل	جلد: ۱۲	شمارہ: ۲	اکتوبر—Desember ۲۰۱۴ء، ص ۲۶-۲۰
علم الجراحت کا ارتقاء قرون وسطی میں	حکیم معراج الحق، حکیم امان اللہ، حکیم احمد سعید	جلد: ۱۳	شمارہ: ۲	اکتوبر—Desember ۲۰۱۴ء، ص ۲۳-۵۸
علم الجراحت میں ابوالقاسم زہراوی کی اختراعات۔ ایک جائزہ	حکیم وحید الزماں	جلد: ۱۴	شمارہ: ۲	اکتوبر—Desember ۲۰۱۴ء، ص ۲۷-۲۵
اردو شعری ادب اور مصطلحات علم الادویہ	حکیم محمد ارشد جمال، حکیم شیم ارشاد اعظمی، حکیم منصور احمد صدیقی	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	جنوری—ماрچ ۲۰۱۳ء، ص ۲۲-۵۷

## ۱۲۔ تعارف و تبصرے:

قانون عصری [حصہ اول]، مؤلف محمد الیاس	مبصر: حکیم امان اللہ	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جولائی—ستمبر ۲۰۱۴ء، ص ۲۲-۲۱
مجربات طب اسکندری [اردو ترجمہ معدن الشفا اسکندر شاہی] مؤلف بہوابن خواص خاں	مبصر: حکیم امان اللہ	جلد: ۱۲	شمارہ: ۱	جولائی—ستمبر ۲۰۱۴ء، ص ۲۲-۲۳
اسٹینڈرڈ یونانی میڈیکل ٹرمنولوژی [انگریزی] مرتب: عملہ ادارت	مبصر: حکیم امان اللہ	جلد: ۱۲	شمارہ: ۲	اکتوبر—Desember ۲۰۱۴ء، ص ۲۲-۲۲

اکسیر القلوب [اردو ترجمہ مفرح القلوب] مولف محمد اکبر از انی، مترجم حکیم محمد نور کریم دریابادی	مبصر: حکیم امان اللہ	جلد: ۱۲	شمارہ: ۳	اپریل—جون ۲۰۱۳ء، ص ۶۲-۶۳
احادیث نبوی میں سبز یوں کا تذکرہ، مؤلفہ حکیم و سیم احمد عظیمی	مبصر حکیم سید غلام مہدی	جلد: ۱۳	شمارہ: ۳	جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۶۳
محیط اعظم، جلد اول [اردو ترجمہ] مؤلف حکیم محمد اعظم خاں، مترجم سٹرل کونسل فارریسرچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی	مبصر: حکیم امان اللہ	جلد: ۱۵	شمارہ: ۱	جولائی—ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۶۳-۶۵
تاریخ الحکماء، مؤلف جمال الدین قسطنطیلی، مترجم غلام جیلانی برق	مبصر: حکیم امان اللہ	جلد ۱۶-۱۵	شمارہ ۲-۱	اکتوبر ۲۰۱۳ء—ستمبر ۲۰۱۴ء، ص ۱۱۰-۱۰۸

● ● ●

## تعارف و تبصرہ

ان تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ایک اہم فنی خدمت انجام دی ہے جو تاریخ کے صفات میں ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

طب یونانی کی آفاقیت کی ایک بڑی شہادت یہ ہے کہ یہ ہمیشہ زندہ اور متداول زبانوں کے ذریعے عوامِ الناس تک پہنچی اور اس طرح طبی سرمایہ حفظ ہوتا گیا۔ انسیوین صدی ایک بار پھر اس لسانی انقلاب کی گواہ بنی اور عربی و فارسی زبانوں کا طبی سرمایہ اردو میں منتقل ہونا شروع ہوا۔ ترجمہ نگاری کے ساتھ اردو میں طبعِ زاد کتابیں بھی تصنیف کی گئیں۔ یہی وہ عہد تھا جب صحیح اعظم کی تالیف ہوئی۔ یہ کتاب ادویہ مفرودہ کے موضوع پر تمام سابقہ معلومات کا احاطہ کرتی ہے۔ شاید اسی لئے مؤلف نے اس کو صحیح اعظم کے نام سے موسم کیا۔

‘صحیح اعظم’ کی فنی حیثیت اور مؤلف کے علمی و قارپ ساقبہ تعارف میں لفتگو کی جا چکی ہے۔ اس موقع پر صحیح اعظم کی جلد دوم، سوم اور چہارم کے اردو تراجم کا ایک مختصر تعارف مقصود ہے۔ مذکورہ تینوں جلدوں میں موجود اساماء ادویہ کی محض تعداد سے ہی کتاب کی بے مثال قاموسیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ دوسری جلد میں تقریباً 3500، تیسرا جلد میں تقریباً 6000 اور چوتھی جلد میں 4000 سے زائد اساماء ادویہ کا تذکرہ ہے۔ ان میں دواؤں کے متراوٹ نام بھی شامل ہیں جنہیں حروف ہجاء کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ ہجاءی ترتیب میں ناموں کے ابتدائی تین یا اس سے زائد حروف کی رعایت سے ادویہ مفرودہ کے مطالعے کے لیے یہ کتاب

کتاب : صحیح اعظم، جلد ۲، ۳، ۴ (اردو ترجمہ)

تالیف : محمد اعظم خاں

اردو ترجمہ : سنٹرل کوسل فارریسرچ ان یونانی میڈیس

صفات : جلد دوم: 858، جلد سوم: 977

جلد چہارم: 1045

سن اشاعت : جلد دوم: 2013، جلد سوم: 2014، جلد چہارم: 2018

ناشر : سنٹرل کوسل فارریسرچ ان یونانی میڈیس، نئی دہلی

طابع : انڈیا آفسیٹ پریس، 1-A، انڈسٹریل ایریا، فیز-1،

نئی دہلی - 110064

مبصر : حکیم امان اللہ

سنٹرل کوسل فارریسرچ ان یونانی میڈیس نے اپنے لٹریری ریسرچ پروگرام کے تحت چار حصیم جلدوں پر مشتمل یونانی ادویہ مفرودہ کی عظیم کتاب ‘صحیح اعظم’ کے اردو ترجمے کا بیڑہ اٹھایا اور ایک مختصر مدت میں اسے مکمل بھی کر لیا۔ صحیح اعظم جلد اول کے اردو ترجمہ کی اشاعت 2012 میں عمل میں آئی، جس کا تعارف جہان طب کے جواہی تا ستمبر 2013 کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔ صحیح اعظم جلد دوم 2013 اور جلد سوم 2014 میں زیور طبع سے آ راستہ ہوئی، جبکہ جلد چہارم کی اشاعت 2018 میں عمل میں آئی۔ اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ اس نوعیت کے کام علمی سرپرستی، فنی مہارت، لسانی قدرت اور سخت محنت کے مقاضی ہوتے ہیں۔ کوسل نے سماہی جہان طب، نئی دہلی

ادویہ کے افعال و خواص اور موقع استعمال کے ذیل میں مفہومت ہیں، 'بے عدلیل'، 'قوی الاثر'، 'بغایت نافع'، اور 'بالغ الفاع' جیسے مختلف الفاظ کے استعمال کی اپنی حکمت اور معنی آفرینی ہے۔ دراصل ان الفاظ کے ذریعے مؤلف نے اپنے یادگیر اطباء کی خاص سفارشات اور تجویزات و مشاہدات کو ذکر کیا ہے جس سے کسی مرض میں اس دواء کے فعل خاص کو بتانا مقصود ہے۔ ان الفاظ کی معنویت میں اس وقت اور اضافہ ہو جاتا ہے جب کوئی محقق ان دواوں کے اثرات کا مطالعہ کرنا چاہے۔ ایسی صورت میں تحقیق کے مقصد سے انتخاب دوا کے وقت یا اطلاع مفید ثابت ہو گی کہ مرض مخصوص میں کسی خاص دوا کے تعلق سے اطباء کی کیا سفارشات رہی ہیں۔

سطور بالا میں محیطِ عظیم کے فی کمال اور بعض امتیازی اوصاف کو بیان کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے اس کی حیثیتِ محض ایک اشارے کی ہے۔ کتاب کی چاروں جلدیں دراصل معلومات کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ لسانی مغارہت کی وجہ سے یہ خزانہ تقریباً پوشیدہ تھا۔ سنترل کونسل فارریسرچ ان یونانی میڈیسین کو اس کے اردو ترجمے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان اشاعتوں سے قبل بھی کونسل علم الادویہ کے حوالے سے متعدد تحقیقی کاموں کے علاوہ کلاسیکی کتابوں کا متداول زبانوں میں ترجمہ پیش کرچکی ہے۔

زیر نظر ترجمہ معیاری ہے۔ زبان فنی نزَاتوں کی رعایت کے باوجود سلیمانی ہے۔ ابواب و فصول کی تقسیم کتاب کے شروع میں فہرست کے فن میں کی گئی ہے۔ ادویہ کی صفحہ جاتی تفصیل کو انڈکس کی صورت میں کتاب کے آخر میں مرتب کیا گیا ہے۔ دواوں کے قدیم اوزان کو جدید مروج اوزان سے تبدیل کیا گیا ہے اور دیگر عصری ضرورتوں کو بھی اردو ترجمے میں پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

'محیطِ عظیم' کے اردو ترجمے کے ذریعے علم کی جتوں میں حائل ایک بڑی رکاوٹ دور ہوئی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ طب یونانی سے وابستہ ہر فرد کیساں طور پر اس سے مستفید ہو سکے گا۔

•••

ایک معیاری لغت کا درجہ بھی حاصل کر لیتی ہے۔ مؤلف کی یہ کوشش رہی ہے کہ دواوں کے تقریباً تمام ہی معروف و غیر معروف ناموں کا تذکرہ آجائے جس سے اندر اجاجات کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

کتاب کی خصوصیت اس کی کمیت ہی نہیں بلکہ کیفیت بھی ہے۔ یہ دعویٰ شاید غلط نہ ہو کہ 'محیطِ عظیم' کو یونانی ادویہ مفردہ کے موضوع پر کسی بھی عہد اور کسی بھی زبان میں تالیف کی جانے والی کسی بھی کتاب پر اپنی جامعیت کے سبب تفوق حاصل ہے۔ یہ ہندی عہد کے اضافات کا بخوبی احاطہ کرتی ہے۔ ہر دوا کے مختلف ناموں کے صحیح تلفظ کے ساتھ ہندی اور سنگرہت ناموں کی وضاحت سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ مختلف حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ مؤلف نے اپنے عہد کے سنگرہت کے عالموں سے اس سلسلے میں رجوع کیا تھا۔ زیر تعارف تینوں جلدوں میں اہم اور کثیر الاستعمال ادویہ کا بیان فنی اسلوب میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ دوا کے نام کی لفظی تحقیق، صحیح اعراب و تلفظ، مترادفات کی تشریح، ماہیت کا بیان، ماہیت سے متعلق مختلف اقوال، راجح اور درست قول کی نشان دہی، متشابہ ادویہ کی امتیازی علامات، دوا کے مختلف اجزاء کا بیان، عمدگی و غیر عمدگی کا معیار، مقام پیدائش، زمانہ حصول، طریقہ تحفظ، اجزاء مستعملہ، مزانج، افعال و خواص، موقع استعمال، مقدار خوراک، مضرات، اصلاح، بدل جیسے امور سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

طب یونانی میں دوا اور غذا کی بحث دلچسپ بھی ہے اور سائنسک بھی۔ غذاوں کے ادویاتی خواص اور ادویہ کی غذائی و قوت کا تصور بڑا جامع اور عصری اطلاعیت کا حامل ہے۔ غذائے دوائی اور دوائے غذائی کی باقاعدہ اصطلاحات اور ان کے ذیل میں دواوں اور غذاوں کی درجہ بندی طب یونانی کا امتیاز ہے۔ محیطِ عظیم میں بھی دواوں کے غذائی خواص کو نہ صرف وضاحت سے بیان کیا گیا ہے بلکہ جو دوائیں ہماری غذا کا حصہ ہیں، ان کی بطور غذا تیاری کے مختلف طریقے بھی کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں مشرب و بات، شوربہ جات، حلوے، فالودے، کوئینخ و اچار، نان، کھیر اور قلیہ وغیرہ کے طریقہ تیاری اور خواص کا تذکرہ ہے۔ ادویہ کی اثر پذیری کے بعض غیر مانوس اور پر لطف پہلوؤں کی جانب بھی اشارہ کیا گیا ہے مثلاً کسی مخصوص دوا کو پاس رکھنے سے قبول عام حاصل ہونے یا کسی دوا کو متواتر دیکھتے رہنے سے مرض مخصوص میں افاقے کا دعویٰ!

عہد حاضر ترقی اور اس کے شہرات سے عبارت ہے۔ ترقی کا تصور اعلیٰ معیار کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ اصول زندگی کے ہر شعبج کو لازم ہے۔ طب یونانی کو بھی اس سلسلے میں استثناء حاصل نہیں۔ حالیہ برسوں میں قومی و بین الاقوامی سطحیوں پر روایتی طبوں کے حوالے سے نئی دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ اس دلچسپی نے جہاں نئے موقع فراہم کئے ہیں وہیں خود احتسابی کا بھی تقاضہ کیا ہے۔ سائنسک ذہن، مدلل اور معرفتی انداز میں چیزوں کو سمجھنا چاہتا ہے۔ حوالوں کے بغیر کہی بات اس کے نزدیک بے معنی ہے۔ طب یونانی میں مختلف طی م موضوعات پر جس قدر کلاسیکی سرمایہ ہے، کیت و کیفیت دونوں ہی اعتبار سے اس کا مقابلہ کرنا دیگر روایتی طبوں کیلئے مشکل ہے۔ لیکن بات اگر عصری سائنسک پیاروں پر مبنی تحریروں کی ہوتی صورت حال ذرا مختلف ہو جاتی ہے۔ سائنسک تحریر کے لئے پہلی شرط معیار بندی ہے۔ نظریات، اصطلاحات، ادویہ اور اعمال، سمجھی کو معیار بند کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر بات آگے بڑھتی نہیں سکتی۔ طب یونانی میں اس حوالے سے کام کرنے کی بہت گنجائش ہے۔ کوئی نے کلینیکل ریسرچ، ڈرگ اسٹنڈرڈائزیشن، سروے اینڈ کلائی ویشن آف میڈیسن پلائنس اور لٹریری ریسرچ کے پروگراموں کے تحت وقیع تحقیقی خدمات انجام دی ہیں۔ تحقیق کے نتائج کتابی صورتوں میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ لٹریری ریسرچ میں عصری تقاضوں کو محسوس کرتے ہوئے کوئی نے اس میدان میں بھی مختلف کاموں کی شروعات کی۔ ایک اہم کام طبی اصطلاحات کی معیار بندی کا تھا جو ورلد ہیلتھ آر گناائزیشن کے اشتراک سے انجام پایا۔ اس پروجیکٹ کے تحت طب یونانی کے مختلف مضامین سے متعلق 4028 طبی اصطلاحات کی معیار بندی کی گئی۔ محققین کی ایک بڑی جماعت نے اس پروجیکٹ پر کام کیا۔ معیار بند اصطلاحات کو کوئی نے ڈبلیو ایچ او کے فارمیٹ کے مطابق 2012 میں کتاب کی صورت میں شائع کیا۔

طب یونانی میں علاج و معالجہ کے بعض رہنمای اصول و قوانین بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق طب کے جزء نظری اور جزء عملی دونوں ہی سے ہے۔ متناسب طبی کتابوں میں امراض کی ماہیت، اسباب، علامات، اصول علاج اور علاج کے مختلف طریقوں کا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جن کا ہمہ وقت استحضار ایک طبیب کے لئے لازمی ہے۔ ان کتابوں کے مطالعے سے

**کتاب :** اسٹنڈرڈ یونانی طریقہ کا نہ لائنز فار کامن ڈسیزر، جلد اول و دوم (انگریزی)  
**تالیف :** سنشر کوئل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسین  
**صفحات :** جلد اول: 223، جلد دوم: 213  
**من اشاعت :** جلد اول: 2014، جلد دوم: 2016  
**ناشر :** سنشر کوئل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسین، نئی دہلی  
**طبع :** جلد اول: انڈیا آفیسٹ پریس، نئی دہلی  
**جلد دوم:** راکمو پریس پرائیویٹ لمیٹڈ، نئی دہلی  
**بصر :** امان اللہ

‘اسٹنڈرڈ یونانی طریقہ کا نہ لائنز فار کامن ڈسیزر’ کے عنوان سے ہی یک گونہ انفرادیت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ مطالعے کے بعد احساس یقین میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ دراصل کتاب کی دونوں جلدیں سنشر کوئل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسین کے ایک ایسے لٹریری ریسرچ پروجیکٹ کا نقطہ تکمیل ہیں جس سے بہت سے محققین کی واہنگی رہی۔ اس طرح یہ کتاب کسی فرد مخصوص کا نظریہ نہ ہو کہ اجتماعی کاؤشوں کا شہر ہے۔ علمی حقوق میں یہ طریقہ معروف ہے اور مستحسن بھی۔ سائنسک ریسرچ کے اداروں کے تحقیقی کاموں کی پیش کش عموماً اسی انداز میں ہوتی ہے۔ کوئی ملک میں طبی تحقیق کا اعلیٰ سطحی ادارہ ہے۔ اور اس کے تحقیقی پروگرام ہمہ جہت ہیں۔ محققین کی ایک پوری جماعت ہے جس میں طب یونانی کے علاوہ طب جدید، فارماکولوژی، فزیالوژی، پیتھا لوجی، کیمسٹری، بائیکیمسٹری، باٹنی، بائیو اسٹیٹکس وغیرہ کے ماہرین بھی شامل ہیں۔ طب یونانی کے محققین مختلف طبی شعبوں کے تخصص یافتہ ہیں۔ ان میں ایک منحصری جماعت ایسی بھی ہے جو کلیات، علم الادویہ یا معالجات میں تخصص ہونے کے ساتھ درس نظامی کے فارغ التحصیل ہیں۔ عربی، فارسی، منطق و فلسفہ اور دیگر علوم شرقيہ کا پس منظر ہونے کی وجہ سے طب یونانی کے کلاسیکی لٹریچر پرانی کی گہری نظر ہے۔ فلسفیانہ طبی مباحث کو سمجھنا بھی ان کیلئے نیتاً آسان ہے۔ کوئی نہ ہمیشہ سے ایسی جماعت اہم علمی خدمات انجام دیتی رہی ہے۔ ماضی میں ان کی کاؤشوں کے ذریعے ہی بڑے پیانے پر عربی و فارسی کے طبی سرمایہ کو اردو میں منتقل کرنا ممکن ہوا۔

سہ ماہی جہاں طب، نئی دہلی

بہق ابیض	نقرس	قلت طمث
بہق اسود	حصہ	عسر طمث
قوبا	شرمی	کثرت طمث
جرب	حرماز	ورم رحم
حلہ	انٹار شعر	اختناق رحم
	کلف	وجع مفاصل
	برص	عرق النساء

دوسری جلد درج ذیل 60 امراض کی معلومات کا احاطہ کرتی ہے:

صداع شرکی معدی	جوع البقر	عقر
کثرت استقطاب	قرود معدہ	صداع سمشی
تنے الحوال	وجع الغواد	دوار
تجھر مفاصل	مانخولیا	حوضت معدہ
داء الـفیل	ورم تجوافیف انف مزمن	ضعف کبد
ڈل	سوء القنیہ	رعاف
پھور لبیہ	استستقاء الحجی	فسادہم
نمله	تغیر لون انسان	استستقاء ذاتی
بنات اللیل	سچ و قروح امعاء	بجز افم
نارفارسی	ذو سلطار یا کبدی	لکھ دامیہ
سعده رطبه	ذو سلطار یا معموی	سقوط الہاہة
سعده یا پسہ	ورم کلیہ	بحت الصوت
آثار قروح	ذیابیطس شکری	نفث الدم
تقرش چلد	حصاة مثانہ	ذات الحجب
تقرش قدیم	ضعف مثانہ	ضيق الانفس
داء الشعلب	تقطیر المبول	ذات الریه
شیب	بول الدم	ضغط الدرم قوی
دو نوں جلدوں کی فہرست پر ایک نگاہ ڈالنے سے اندازہ ہو جاتا ہے	عظم غده مذہی سادہ	ورم شدی

بھرپور فنی رہنمائی حاصل ہوتی ہے لیکن ان کی زبان، بیان اور تفصیل کو کما حقہ سمجھ لینا ہر ایک کے لئے آسان نہیں۔ عرصے سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ علاج و معالجہ سے متعلق بنیادی معلومات کو ماغذی کتابوں سے جمع کر کے مختصر اور جامع انداز میں ترتیب دیا جائے جو طب یونانی کے طلباء، اساتذہ، محققین اور معلجین سب کے لئے یکساں طور پر مفید ہو بلکہ وہ اہل علم بھی اس سے مستفید ہو سکیں جنہوں نے طب یونانی کی روایتی تعلیم تو حاصل نہ کی لیکن وہ اس کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ کوسل نے ان تمام عوامل کے پیش نظر اپنے شریری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ واقع نئی دہلی میں استیڈرڈ یونانی ٹریننگ گاہڈا لائز فار کامن ڈسیز'ز کے پروجیکٹ پر کام شروع کیا۔ پہلے مرحلے میں مختلف نظام ہائے جسمانی سے متعلق ان کثیر الوقوع امراض کو منتخب کیا گیا جن میں موثر یونانی علاج دستیاب ہے۔ کتاب کی پہلی جلد مندرجہ ذیل 70 امراض کے بیان پر مشتمل ہے:

شقيقة	نزلہ	ریقان اصغر
سمہر	زکام	قبض
نسیان	سعال	اسہال
صرع	زحیر	نخفقان
فانج	قلت لین	دیدان امعاء
لقوہ	فوق	رتخ البواسیر
رعشه	وحم و فساد شہوت	بواسیر عمیا
حدر	ضعف هضم	بواسیر دامیہ
رمد	نفع معدہ	حصہ کلیہ
سلامق	ورم معدہ	حرقت بول
شعیرہ	حرقت معدہ	بول فی الفراش
عشاء	ہیضہ	جریان
شقیقلاع	ورم کبد دموی	کثرت احتلام
وجع الاستان	ورم کبد صفراؤی	سرعت ازال
ورملہ	ورم کبد بلغمی	قلت منی
نواسیر لہ	ورم کبد سوداوی	سیلان رحم
ورم اوزتین	صلابت کبد	اعتباں طمث

یونانی ٹریٹمنٹ گاڈلاسنس فار کامن ڈسیز، میں معیار بند اصطلاحات کو ہی پیش کیا گیا ہے۔ نظریات، امراض، علامات، تشخیص، ادویہ، معالجہ؛ ہر شعبے سے متعلق طبی اصطلاحات کو اصل اصطلاح کی حیثیت سے جبکہ مساوی انگریزی اصطلاحات کو تو سین میں پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح طب یونانی کا پس منظرنہ رکھنے والے قارئین کے درمیان طبی اصطلاحات کا تعارف اور اطبا میں مساوی انگریزی اصطلاحات کی ترویج کے مقاصد بہ یک وقت حاصل ہوتے ہیں۔

زیر تعارف کتاب کی خصوصیت اس کے حوالے بھی ہیں جنہیں کتاب کے آخر میں جمع کرنے کی بجائے مرض کا بیان کامل ہونے کے بعد اسی مقام پر قدم کیا گیا ہے۔ صرف کلاسیکی لٹریچر کو ہی ماذنے کے طور پر برداشت گیا ہے۔ جن کتابوں سے نیادی طور پر رجوع کیا گیا ان میں کتاب الحاوی فی الطب، "المعالجات البقراطیہ، کامل الصناعۃ، غنیٰ منی، القانون فی الطب،" الموجز فی الطب، "تذكرة الکحالین،" کتاب اتسییر فی المداواۃ والتدبیر، "کتاب المختارات فی الطب،" شرح اسباب و علامات، "بحرا الجواہر،" میزان الطب، "حدود الامراض،" اکسیر اعظم، اور رمز عظم، شامل ہیں۔ یہ تمام کتابیں اپنے مؤلفین کے مشاہدات و تجربات کو پیش کرنے کے ساتھ یونانی، رومی، عربی، ایرانی اور ہندی عہد کی معالجاتی سرگرمیوں کا آئندہ بھی ہیں۔ ان کی روشنی میں ترتیب دی گئی اسٹینڈرڈ یونانی ٹریٹمنٹ گاڈلاسنس فار کامن ڈسیز کے مطالعے سے دراصل معالجے کی ہزاروں برس قدیم روایتوں سے روشناس ہونے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب کے اخیر میں ایک فرہنگ بھی ہے جس میں مختلف امراض کے ذیل میں وارد ہونے والی اصطلاحات کو ان کے تفصیلی معانی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

"اسٹینڈرڈ یونانی ٹریٹمنٹ گاڈلاسنس فار کامن ڈسیز" بلاشبہ طب یونانی کے لٹریچر میں اہم اضافہ ہے بالخصوص انگریزی زبان میں تو اس کی حیثیت نقش اول کی ہے۔ ان اشاعتوں کے ذریعہ یونانی طریقہ علاج کے وہ رہنمای خلوط منظر عام پر آئیں گے جن سے واقفیت طلباء، اساتذہ، محققین اور ملکیتیں بھی کے لیے سودمند ثابت ہو گی۔

•••

کہ امراض کا تذکرہ قدیم طرز کے مطابق کیا گیا ہے جس میں امراض کو اعضاء کے اعتبار سے، سر سے پاؤں کی ترتیب پر بیان کیا جاتا ہے۔ ذہن میں خیال آیا کہ ایک عضو مخصوص کو لاحق ہونے والے مختلف امراض کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا گیا ہوتا اور دونوں جلدیوں میں منتشر نہ کیا جاتا تو اچھا ہوتا۔ وضاحت پہلی جلد کی ابتداء میں موجود تعارف، میں ملی۔ دراصل اختصار کو اس کتاب میں ہر سطح پر اپنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ سائز اور خامات بھی ایک دستی کتاب کی سی ہے۔ امراض کی تعداد کو بھی محدود رکھا گیا ہے اور محض انہی امراض کو منتخب کیا گیا ہے جن سے ایک طبیب کا سابقہ روزمرہ کے مطب میں پیش آتا ہے۔ پہلی جلد میں ان امراض کا بیان ہے جن کا تذکرہ کلاسیکی لٹریچر میں ملتا ہے جبکہ دوسرا جلد میں ورم تجوایف انس، ضغط الدم توی، ذیابیطش شکری، عظم غدرہ ندی سادہ جیسے امراض غیر مدونہ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

امراض کو چند سرخیوں؛ تعارف، اصول علاج، علاج بالدوا، مرکب ادویہ، علاج بالتدبیر، غذائی سفارشات، پرہیز اور تحفظ کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔ جلد دوم میں مذکورہ سرخیوں کے علاوہ "تفصیل" کی ایک اضافی سرخی بھی قائم کی گئی ہے جس میں متعلق مرض کی تشخیص کے بعض جدید ذرائع کی نشان دہی کی گئی ہے۔ تعارف کی سرخی تین حصوں؛ ماہیت مرض، اسباب اور علامات میں منقسم ہے۔ مرض کے بنیادی سبب اور اہم علامات کے بیان پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ اسلوب کچھ اس طرح کا ہے کہ سبب مرض، اصول علاج اور علاج میں ایک ربط قائم ہو جاتا ہے۔ علاج بالدوا کو دو حصوں میں قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں مفرد ادویہ اور ان کی سادہ ترکیب کا تذکرہ ہے جبکہ دوسرا حصہ بازار میں دستیاب قرابادینی مرکبات کے بیان پر مشتمل ہے۔ علاج بالدوا کے بعد علاج بالتدبیر کے مزووں و مفید طریقوں کا ذکر ہے نیز ففع بخش اور ضرر ساں غذاوں کی بھی نشان دہی کی گئی ہے کہ یہ علاج کلی کے اہم اجزاء ہیں۔ تحفظی و احتیاطی تدابیر کے بیان کے ساتھ معلومات کو مکمل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

طبی اصطلاحات اور ان کی مساوی انگریزی اصطلاحات کا مسئلہ بڑا نازک ہے۔ گونسل نے ڈبلیو ایچ او کی انگریزی میں ایک دستاویز مرتب کر کے برسوں پہلے شائع کر دی ہے پھر بھی طبی حلقوں میں اس حوالے سے وہ احتیاط دیکھنے کو نہیں ملتی جس کا اہتمام دیگر روایتی طبوں میں کیا جا رہا ہے۔ اسٹینڈرڈ

Registration No. DELURD/2000/7464

## Jahan-e-Tib

(Volume 17-21 • July 2015 – December 2019)

A Quarterly Urdu Journal of  
CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE



### CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE

Ministry of AYUSH, Government of India

61 - 65, Institutional Area, Janakpuri, New Delhi - 110 058, India

Telephone: +91-11-28521981, 28525982

Email: [unanimedicine@gmail.com](mailto:unanimedicine@gmail.com)

Website: <http://ccrum.res.in>